

ہے نہ نظر۔ بعض کا قول یہ ہے کہ وہ اپنے علم میں منفرد ہے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ اللہ کیفیت اور کیمت سے بے نیاز ہے۔ یعنی اللہ اپنی ذات اور صفات میں کی ویشی اور تغیرات سے بالاتر ہے اور اس کی ذات این واب کی تقیم سے بھی پاک ہے۔ اس کی صفات تشبیہ سے منزہ ہیں۔ اس کی معبدیت اور حکومت و تدبیر خلائق میں کوئی شریک نہیں۔ نہ اس کے سوا کوئی رب اور خالق ہے۔ این بطل نے اتنا اضافہ اور کیا کہ اللہ کی ذات جسم سے بے نیاز ہے کیونکہ جسم کی تعریف یہ ہے کہ وہ چند اشیاء مختلف اور مختلفے سے مرکب ہو جس سے جہیہ کی تردید ہوتی ہے جو جسم کو تسلیم کرتے ہیں اور غالباً اس سے مشتمل کے قول کی تردید بھی مراد ہے۔ فرقہ جہیہ کی ساری کتابوں میں بلا اختلاف یہ عقیدہ تحریر ہے کہ اللہ کی ساری صفتیں جو بیان کی جاتی ہیں غلط ہیں اور انہوں نے اللہ کی ذات کو معطل (بے کار) قرار دیا۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرقہ جہیہ اس عقیدہ میں بہت غلوکر گئے کہ اللہ کی کوئی ہستی نہیں۔ کسانی کا قول ہے کہ یہ فرقہ جہیہ نیا فرقہ ہے جو جمیں بن صفویان کی طرف منسوب ہے۔ پہلے وہ جبریہ عقیدہ کا قائل تھا کہ بندہ مجبور محض ہے جو جنم ہشام بن عبد الملک کے زمانہ میں قتل کیا گیا جن وجہ پر لوگوں نے اس فرقہ جہیہ کی تردید کی ہے، ان میں جبر کا خاص مقام ہے اور سلف نے ان کی ذمۃ پر جو اتفاق کیا ہے وہ ان کے انکار صفات کی بنا پر ہے۔ وہ یہاں تک کہ گئے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بلکہ جملہ مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہے۔ ”فرقہ معززلہ کا بانی ایک شخص واصل بن عطاء نامی گزارا ہے جو بنی امیہ کے آخری خلیفہ مروان الحمار کے عمد میں فوت ہوا۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت حسن بصری سے کسی نے کہا کہ (کبیرہ گناہ کفر ہے اور صاحب کبیرہ کافر ہے) اور مرجیہ کے قول (مومن کو گناہ سے مطلق ضرر نہیں جس طرح کہ کافر کو احاطت سے کوئی نفع نہیں) ان دونوں میں آپ فیصلہ فرمائیں آپ ابھی خاموش تھے کہ آپ کا ایک شاگرد واصل بن عطاء نامی بول اٹھا کر صاحب کبیرہ کا حکم دونوں کے درمیان ہے نہ وہ مومن ہے اور نہ کافر۔ واصل یہ کہتا ہوا ایک ستون کی طرف الگ ہو گیا۔ اس پر حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اعتزل عنا واصل یعنی واصل معززل (ہم سے الگ ہو، وہ ہو گیا) واصل نے اپنے خیالات کی اشاعت شروع کی اور کئی ایک اشخاص جو پہلے بھی مسئلہ تقدیر وغیرہ میں اس کے ہم خیال اس کے ساتھ ہو گئے۔ ان کا گروہ ایک فرقہ بن گیا۔ جن کا نام حضرت امام حسن بصری کے قول کے مطابق دوسروں کی زبان پر معززلہ پر گیا لیکن خود انہوں نے اپنے لیے اہل العدل والتوحید رکھا۔ اس لیے کہ ان کے نزدیک خدا پر واجب ہے کہ مطیع کو ثواب دے اور عاصی کو اگر وہ بغیر توبہ کے مر گیا ہو تو عذاب کرے ورنہ اس کا عدل قائم نہیں رہے گا۔ نیزان کے نزدیک بھی جہیہ کی طرح صفات باری کا مفہوم مفہوم ذات پر کوئی زائد امر نہیں اس کی صفات میں اس کی ذات ہے ورنہ تعدد لازم آئے گا اور توحید قائم نہیں رہے گی یہ فرقہ ایک وقت میں بہت بڑھ گیا تھا اور خلیفہ مامون رشید کے دربار میں ان خیالات فاسدہ کے معززل عالم ابو بدیل علاف اور ابراہیم نظام تھے۔ ان ہی لوگوں نے یہ عقیدہ نکلا کہ قرآن مجید مخلوق ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو مامون کے دربار میں اتنا لئے ڈلوانے والے یعنی علماء سوئے تھے۔ مزید تفصیلات کے لیے کتاب تاریخ اہل حدیث مولانا میر سیالکوئی کاظم العالج کیا جائے۔ حضرت امام تخاری رضی اللہ عنہ نے اس کتاب میں ان چاروں گمراہ فرقوں کا مختلف طریقوں سے رو فرمایا ہے۔ جبریہ، تدریسیہ، جہیہ، معززلہ۔ ان کے عقائد فاسدہ کی تردید قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کتاب کا خاص موضوع ہے جو بغور مطالعہ کرنے پر بخوبی واضح ہو جائے گا۔

## ۱ - بَابُ آخْضُرَتِ مُتَّهِلِّمٍ كَا اَنْيَى اَمْتَ كَوَالِلَهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَيْ أَمْتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

امت میں امت دعوت اور امت اجابت دونوں داخل ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی اویں دعوت دعوت توحید ہے اور سارے انبیاء کی بھی اویں دعوت یہی رہی ہے جیسا کہ آیت و ما وار سلنا من قبلک من رسول الا نوحیہ الیہ انه لا اله الا انا فاعبدون سے ظاہر ہے۔

۷۳۷۱ - حدثنا أبو عاصم، حدثنا زكريا (اے ۳۷) ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے

زکریا بن احراق نے بیان کیا، ان سے بھی بن عبد اللہ بن صیفی نے بیان کیا، ان سے ابو معبد نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس بھی نہیں نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کے بھیجا (دوسری سند)

(۷۳۷۲) اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن ابی الاسود نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے فضل بن العلاء نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن امیس نے بیان کیا، ان سے بھی بن عبد اللہ بن محبون صیفی نے بیان کیا، انسوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابو معبد سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انسوں نے کہا کہ جب رسول کرم ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو میں بھیجا تو ان سے فرمایا کہ تم اہل کتب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو۔ اس لیے سب سے پہلے انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں (اور میری رسالت کو مانیں) جب اسے وہ سمجھ لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے یک دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے، جوان کے امیروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں کو لوٹادی جائے گی۔ جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ لینا اور لوگوں کے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا۔

بنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيِّ، عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ، عَنْ أَبْنَى عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ۔ [راجع: ۱۳۹۵]

(۷۳۷۲) - وَحَدَّثَنِي عَنْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِّيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُودَ مَوْلَى أَبْنَى عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبْنَى عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَاذًا نَحْرَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ: إِنْكَ تَقْدِمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَيْكُنْ أُولَئِكُمْ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا صَلَوُا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَيْرِهِمْ فَتَرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ، فَإِذَا أَفَرُوا بِذَلِكَ فَحُذِّرُهُمْ وَتَوَقُّعُ كَرَاهِيمَ أَمْوَالِ النَّاسِ۔

[راجع: ۱۳۹۵]

**تَشْرِيق** (۷۳۷۳) توحید کی دو قسمیں ہیں۔ توحید روہیت، توحید الہیت۔ اللہ کو رب مانا یہ قسم تو اکثر کفار و مشرکین کو بھی تسلیم رہی ہے۔ دوسری توحید کے معنی یہ کہ عبادت بندگی کے جتنے کام ہیں ان کو غالباً ایک اللہ کے لیے بجالانا۔ مشرکین کو اس سے انکار رہا اور آج اکثر نام نہاد مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ عبادت و بندگی اللہ کے سوا بزرگوں اور اولیاء کرام کی بھی بجالاتے ہیں۔ اکثر مسلمان نما مشرکین قبروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ بزرگان اسلام کے نام کی نذر و نیاز کرتے ہیں۔ اس حدیث میں بہ سلسلہ تبلیغ پہلے توحید الہیت کی دعوت دینا ضروری قرار دیا ہے پھر مگر ارکان اسلام کی تبلیغ کرنا۔ کتاب التوحید سے حدیث کا یہی تعلق ہے کہ بہر حال توحید الہیت مقدم ہے۔

(۷۳۷۴) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر نے بیان

حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا

کیا، کما تم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو حسین اور اشعت بن سلیم نے، انہوں نے اسود بن ہلال سے تنا، ان سے معاذ بن جبل وہنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کا کوئی شریک نہ ہمارا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ پھر بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

**تَسْبِيحُ** واجب قرار دیا ہے۔ بندے ایسا کریں تو ان کا حق بزم اللہ پاک یہ ہے کہ وہ ان کو بخش دے اور جنت میں داخل کرے۔ (۳۷۳) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن عبد اللہ ابن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص قاتدہ بن نعمان کو بار بار قل هو اللہ احد پڑھتے سن۔ صحیح ہوئی تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس طرح واقعہ بیان کیا جیسے وہ اسے کم سمجھتے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے؟ یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسماعیل بن جعفر نے امام مالک سے یہ بڑھایا کہ ان سے عبدالرحمن نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے میرے بھائی قاتدہ بن نعمان نے خبر دی نبی کریم ﷺ سے۔

**تَسْبِيحُ** اس سورت کو سورہ اخلاص کہا گیا ہے۔ اس میں جملہ اقسام کے شرک کی تردید کرتے ہوئے غالص توحید کو پیش کیا گیا ہے۔ اس کا ہر لفظ توحید کا مظہر ہے۔ مضامین قرآن کے تین ہیں۔ ایک حصہ توحید اللہ اور اس کے صفات و افعال کا بیان، دوسرا قصص کا بیان، تیسرا احکام شریعت کا بیان تو قل هو اللہ احد میں ایک حصہ موجود ہے اس لیے اس سورت کا مقام تہائی قرآن کے برابر ہوا۔ سورہ اخلاص کی تفسیر میں حضرت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں ”بعضی از علماء گفتہ انکہ شرکت گاہے در عدوی باشد و آزر بالمعنی احمد نقی فرمود و گاہے در مرتبہ و منصب می باشد و آزر بالمعنی لم یلد ولم یولد نقی فرمود و

غندز، حدثنا شعبة عن أبي حصين والأشعث بن سليم سمعا الأسود بن هلال، عن معاذ بن جبل قال: قال النبي: ((يا معاذ أتدري ما حق الله على العباد؟)) قال: : الله ورسوله أعلم قال: ((أن يعتقدوا ولا يشركوا به شيئا، أتدري ما حقهم عليه؟)) قال: الله ورسوله أعلم. قال: ((أن لا يعبدتهم)).

[راجع: ۲۸۵۶]

٧٣٧٤ - حدثنا إسماعيل، حدثني مالك، عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صفعه عن أبيه، عن أبي سعيد الخذري أن رجلاً سمع رجلاً يقرأ: ﴿فَلْنَّهُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يردد ذا فلما أصبح جاء إلى النبي ﷺ فذكر له ذلك، وكأن الرجل يتلقاها فقال رسول الله ﷺ فذكر له ذلك، وَكَانَ الرُّجُلُ يَتَلَقَّا هُنَّا فَذَكَرَ لَهُ ثُلَثُ الْقُرْآنِ). وزاد إسماعيل بن جعفر، عن مالك، عن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي سعيد أخبارني أخي قنادة بن العماني عن النبي ﷺ. [راجع: ۵۰۱۳]

[راجع: ۵۰۱۳]

گا ہے درکار و تائیری پاشند و آزاراً بول میکن لہ کفواحد نبی فرمود و نہیں جوت ایں سورہ را سورۃ اخلاص می گویند۔ ”یعنی بعض علماء نے کہا ہے کہ شرکت کبھی عدد میں ہوتی ہے جس کی لفظ احاد سے نبی کردی گئی ہے اور کبھی شرکت مرتبہ اور منصب میں ہوتی ہے اس کی نبی لفظ صدر سے کی گئی ہے۔ کبھی شرکت نسبت میں ہوتی ہے جس کی لفظ لم بل و لم بولد سے نبی کی گئی ہے اور کبھی شرکت کام اور تائیری میں ہوتی ہے اس کی نبی لفظ لم یکن لہ کفواحد سے کی گئی ہے۔ آگے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ دنیا کے مذاہب بالعلم پانچ ہیں۔ اول دہریہ، دوم فلاسفہ، سوم شویہ، چہارم یہود و نصاریٰ پنجم جو سیاں اور ہر ایک کے ذکر میں حضرت شاہ صاحب نے اس سورہ کا وہ کلمہ ذکر کیا ہے جس سے اس فرقہ کی تردید ہوتی ہے۔ پس اس سورہ کو مسئلہ توحید میں جامع و مانع قرار دیا گیا ہے اسی لیے اس کی فضیلت ہے جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

(۵۷) ہم سے محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے ابو ہلال نے اور ان سے ابو الرجال محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمن نے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی پروردگار میں تھیں۔ انہوں نے عائشہ پیشخواست سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب کو ایک موم پر روانہ کیا۔ وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں ختم قل حوا اللہ احمد پر کرتے تھے۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو کہ وہ یہ طرز عمل کیوں اختیار کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ یہ اللہ کی صفت ہے اور میں اسے پڑھنا عزیز رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بتا دو کہ اللہ بھی انہیں عزیز رکھتا ہے۔

**تشریح** اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی اوپری صفت وحدانیت دوسری صفت صدرانیت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ معرفت الہی کے سمجھنے کے سلسلے میں وجود باری تعالیٰ کو تسلیم کرنے کے بعد ان دو صفتیں کو سمجھنا ضروری ہے تو الاد و تاصل کا سلسلہ بھی ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بالکل پاک ہے کہ وہ اولاد میں خلق کے رکھتا ہو یا کوئی اس کا جتنے والا ہو وہ ان ہر دو سلسلوں سے بہت دور ہے۔ اس سلسلہ کے لیے مذکور ہو یا مونث ہم ذات ہوتا ضروری ہے اور ساری کائنات میں اس کا ہم ذات کوئی نہیں ہے۔ وہ اس بارے میں بھی وحده لا شریک ہے۔ ان جملہ امور کو سمجھ کر معرفت الہی حاصل کرنا انبیاء کرام کا یہی اوپری پیغام ہے۔ یہی اصل دعوت دین ہے لا الہ الا اللہ کا یہی مفہوم ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورۃ بنی اسرائیل میں کہ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو، جس نام سے بھی پکارو گے تو

7375 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَخْمَدَ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ أَبْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبْنَ الرَّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمَّةِ عُمْرَةِ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ فِي حَجَرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعْثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فِي خِيمَتِ بَقْلَنْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((سُلُوْهُ لَأِيْ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟)) فَسَأَلَوْهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أَحَبُّ أَنْ أَفْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ)).

۲- باب قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : هُوَ الْقَلِيلُ اذْعُوا اللَّهَ أَوْ اذْعُوا الرَّحْمَنَ أَيَّامًا تَدْعُوا

## اللہ کے سب اچھے نام ہیں

فَلَلَّهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ﴿١١٠﴾ [الأسراء: ١١٠]

**لِتَشْرِعَ مَعَنِّي** ننانوے نام تو بت مشور ہیں جو تنقی کی حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت اسماء اور صفات قرآن و حدیث میں وارد ہیں۔ ان سب سے اللہ کی یاد کر سکتے ہیں لیکن اپنے طرف سے کوئی نام یا صفت تراشا جائز نہیں۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے مبارک ناموں میں عجیب آثار ہیں بشرطیکہ آدمی بالہمارت ہو کر ادب سے ان کو پڑھا کرے اور یہ بھی ضرور ہے کہ حلال کا لفظ کھاتا ہو، حرام سے پرہیز کرتا ہو۔ مثلاً غنا اور توگری کے لیے یا غنی یا مغنى کا ورد رکھے۔ شفا اور تدرستی کے لیے یا شافی یا کافی یا معافی کا، حصول مطالب کے لیے یا قاضی الحاجات یا کافی المحتاجات کا، دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے یا عزیز یا قمار کا، ازدواج عزت اور آبرو کے لیے یا رافع یا معزز کا، علی ہذا القیاس۔ (وہیدی)

(۲۷۳) ہم سے محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں زید بن وہب اور ابو ظبیان نے اور ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کھاتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کھاتا۔

باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اللہ کی ایک صفت رحم بھی ہے تو رحمان و رحیم ناموں سے بھی اسے پکار سکتے ہیں۔

(۲۷۴) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے عاصم احوال نے، ان سے ابو عثمان نبی نے اور ان سے اسامہ بن زید بھی اپنے نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی حضرت زینب کے بھیجے ہوئے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کے لڑکے جان کی میں بٹلا ہیں اور وہ آنحضرت ﷺ کو بلا رہی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انہیں بتاؤ کہ اللہ ہی کا سب مال ہے جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے دے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ پس ان سے کو کہ صبر کریں اور اس پر صبر ثواب کی نیت سے کریں۔ صاحبزادی نے دوبارہ آپ کو قسم دے کر کہا بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لا لیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن معاذ اور معاذ بن جبل بھی اپنے بھی کھڑے ہوئے (پھر جب آپ صاحبزادی کے گھر پہنچے تو) پھر آپ کو دیا گیا اور اس کی سانس اکھڑہی تھی جیسے پرانی مشک کا حال ہوتا ہے۔ یہ

۷۳۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو معاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبَيَانٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ)). [راجع: ۶۰۱۳]

۷۳۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ، حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيِّ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِنْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذْ جَعَنَ فَأَخْبَرَهَا أَنَّ اللَّهَ مَا أَخْدَى، وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجْلٍ مُسَمٍّ، فَمَرْهَا فَلَتَصِيرَ وَلَتَخْتَسِبَ)) فَأَعْدَاتَ الرَّسُولُ أَنَّهَا أَفْسَمَتْ لِتَأْتِيهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلَ فَدَفَعَ الصَّبِيُّ إِلَيْهِ وَنَفَسَهُ تَفَعَّقَ كَانَهَا فِي شَنَّ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهَا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ :

دیکھ کر آنحضرت ﷺ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بنوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ بھی اپنے انہیں بنوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔

ترجمہ باب میں سے تلاکہ اللہ کے لیے صفت رحم کا اثاث ہوا۔

### باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ والذاریات میں ”میں بست روزی دینے والا“ زوردار مضبوط ہوں۔”

**لَشِّيق** قرآن مجید میں یوں ہے ان الله هو الرزاق ذوالقوة المتنی (الذاریات: ۵۸) حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے یہاں لفظ انا الرزاق لکھے ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہی قرات ہے۔

(۷۳۷۸) ہم سے عبدالنے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابو عبد الرحمن سلمی نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تکلیف وہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ کم بخت مشرک کرتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے اور پھر بھی وہ انہیں معاف کرتا ہے اور انہیں روزی دیتا ہے۔

((هُنَّا رَحْمَةً جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحْمَاءُ)).

[راجح: ۱۲۸۴]

### ۳- باب قول اللہ تعالیٰ:

﴿أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمُتَّيْنُ﴾

۷۳۷۸ - حدثنا عبدان، عن أبي حمزة، عن الأعمش، عن سعيد بن جبير، عن أبي عبد الرحمن السلمي، عن أبي موسى الأشعري قال: قال النبي ﷺ: ((ما أحذ أصيـر على أذى سمعـة من الله يدعـون له الولـد، ثم يعـافـهم ويزـفـهم)).

[راجح: ۶۰۹۹]

### ۴- باب قول اللہ تعالیٰ:

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا﴾ [الجن: ۲۶]. ﴿وَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾، وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ - ﴿وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أَنْتَ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ﴾ - ﴿إِنَّهُ يُرِدُ عِلْمَ السَّاعَةِ﴾. قال يحيى بن زياد الظاهـر عـلـى كـلـ شـيء عـلـى ما وـاـطـنـ عـلـى كـلـ شـيء عـلـى ما.

۷۳۷۹ - حدثنا خالد بن مخلد، حدثنا سليمان بن بلاـلـ، حدثـني عبدـ اللهـ بنـ دينـارـ

### باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ جن میں کہ ”وہ غیب کا جانے والا ہے اور اپنے غیب کو کسی پر نہیں کھو لتا“

اور سورہ لقمان میں فرمایا ”بلاشبہ اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے“ اور ”اس نے اپنے علم ہی سے اسے نازل کیا۔ اور عورت حصے اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے اور جو کچھ جنتی ہے وہ اسی کے علم کے مطابق ہوتا ہے اور اسی کی طرف قیامت میں لوٹایا جائے گا۔“ یعنی بن زیاد فراء نے کہا ہر چیز پر ظاہر ہے یعنی علم کی وجہ سے اور ہر چیز پر باطن ہے یعنی علم کی وجہ سے۔

(۷۳۷۹) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سليمان بن بلاـلـ نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے عبدـ اللهـ بنـ دینـارـ

نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں، جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا، اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مرے گا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہو گی۔

دینار، عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((ما يَعْلَمُ الْغَيْبُ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَعْلَمُ الْأَرْجَامُ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَيْرِهِ، إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطْرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا تَذَرِي نَفْسَكَ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ)).

[راجع: ۱۰۳۹]

**لشیعیج** اس پرب مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ غیب کا علم آخر پرست میثیل کو بھی نہ تھا مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ کو بتا دیا وہ معلوم ہو جاتی۔ ابن اسحاق نے مخازی میں نقل کیا کہ آخر پرست میثیل کی اوپنی گم ہو گئی تو ابن صلیت کرنے لگا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے تین پیغمبر کرتے ہیں اور آسمان کے حالات تم سے بیان کرتے ہیں لیکن ان کو اپنی اوپنی کی خبر نہیں وہ کہاں ہے؟ یہ بات آخر پرست میثیل کو کچھی تو فرمایا ایک شخص ایسا ایسا کرتا ہے اور میں تو تم خدا کی وہی بات جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتائی اور اب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتا دیا وہ اوپنی فلاں گھٹائی میں ہے، ایک درخت پر اکنی ہوئی ہے، آخر صحابہ گئے اور اس کو لے کر آئے۔

(۳۸۰) ۳۸۰) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے شعبی نے بیان کیا، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ کتا ہے کہ محمد میثیل نے اپنے رب کو دیکھا تو وہ غلط کہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خود کہتا ہے کہ نظریں اس کو دیکھ نہیں سکتیں اور جو کوئی کتا ہے کہ آخر پرست میثیل غیب جانتے تھے تو غلط کہتا ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ خود کہتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں۔

۷۳۸۰ - حدثنا محمد بن يوسف، حدثنا سفيان، عن إسماعيل، عن الشعبي، عن مسروق، عن عائشة رضي الله عنها قالت : من حدثك أن محمد رأى ربه فقد كذب وهو يقول : ﴿لَا تذر كه الأنصار﴾ [الأعراف: ۱۰۳] ومن حدثك أنه يعلم الغيب فقد كذب، وهو يقول : ﴿لَا يعلم الغيب إلا الله﴾.

[راجع: ۳۲۲۴]

**لشیعیج** ہے۔

علم غیبی کس فنی و اندیزہ پر ورد گار گر کے دعویٰ کہ ہر گز ازو باوردار جو غالی لوگ رسول کریم میثیل کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں وہ قرآن مجید کی تحریف کرتے ہیں اور از خود ایک غلط عقیدہ گھڑتے ہیں۔ لوگوں کو ایسے خناس لوگوں سے دور رہ کر اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ رسول کریم میثیل نے جو بھی عاتیانہ خبر س دی ہیں وہ سب وحی الہی سے ہیں۔ ان کو غیب کہنا لوگوں کو دھوکا رینا ہے۔

۵- باب قول الله تعالى : ﴿السلام

ب السلام﴾

”اللہ سلامتی دینے والا (السلام) امن دینے والا (امن) ہے۔“ [الحضر: ۲۳].  
سب کو سلامت رکھنے والا اور سب کو امن دینے والا۔

(۳۸۷) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے مخیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم (ابتداء اسلام میں) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے السلام علی اللہ تو آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اللہ تو خود ہی ”السلام“ ہے۔ البتہ اس طرح کما کرو۔ ”التحیات لله والصلوات والطیبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله“

۷۳۸۱ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زَهْيِرٌ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ، حَدَّثَنَا شَفَّيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَعْنَى نُصَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ فَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ قُولُوا التَّحَمِياتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

[راجع: ۸۳۱]

۶ - باب قول الله تعالى : ﴿مَلِكُ النَّاسِ﴾

فِيهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۷۳۸۲ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمْيُونِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلْوَكُ الْأَرْضِ؟)). وَقَالَ شَعْبٌ وَالرُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الرُّهْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

[راجع: ۴۸۱۲]

۷ - باب قول الله تعالى :

باب اللہ تعالیٰ کا رشا سورۃ ناس میں کہ ”لوگوں کا بادشاہ“  
اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بنی کشمیث بن شعبان

سے مردی ہے

(۳۸۲) ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن وهب نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی، انہیں ابن شاہ نے، انہیں سعید نے، انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کشمیث بن شعبان نے فرمایا اللہ قیامت کے دن زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔ شعیب اور زبیدی بن مسافر اور اسحاق بن حیثی نے زہری سے بیان کیا اور ان سے ابو سلمہ بن شہر نے۔

باب اللہ تعالیٰ کا رشا ”اور وہی غالب ہے، حکمت والا۔“

اور فرمایا ”اے رسول! تیرا مالک عزت والا ہے، ان بالوں سے پاک ہے جو یہ کافر بنتاتے ہیں“ اور فرمایا ”عزت اللہ اور اس کے رسول ہی کے لیے ہے“ اور جو شخص اللہ کی عزت اور اس کی دوسری صفات کی قسم کھائے تو وہ قسم منعقد ہو جائے گی، اور انس بن شعبہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو جنم کے لیے کہ بس بس تیری عزت کی قسم! اور ابو ہریرہ بن شعبہ نے نبی کریم ﷺ کے لیے کہ سو اور میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ ابو سعید بن شعبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کے گا کہ تمہارے لیے یہ ہے اور اس سے دس گنا اور ایوب عليه السلام نے دعا کی ”اور تیری عزت کی قسم! کیا میں تیری عنایت اور سرفرازی سے کبھی بے پرواہ ہو سکتا ہوں“

﴿وَهُوَ الْغَفِيرُ الْحَكِيمُ﴾ (سبحان ربک رب العزة عما يصفون) [الصافات: ۱۸۰]   
 ﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ﴾ (المافقون: ۸)   
 وَمَنْ حَلَّفَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ。 وَقَالَ أَنَّسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (يُتَقَى رَجُلٌ يَنْبَغِي إِلَيْهِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ ذُخُولًا الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: رَبُّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ : ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةً أَمْثَالَهِ)) وَقَالَ أَبُو يُوبُ : ((وَعِزَّتِكَ لَا غَنِيٌّ لِي عَنْ بَرَكَتِكَ)).

حضرت امام نے صفات الہیہ کا اثبات فرمایا جو مختزلہ کی تردید ہے۔

(۳۸۳) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے حسین معلم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے، ان سے میخی بن یعنی نے اور انیس ابن عباس بن شعبہ نے کہ نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے۔ ”تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی معبد تیرے سوا نہیں، تیری ایسی ذات ہے جسے موت نہیں اور جن و انس فتاہ جائیں گے۔“

۷۳۸۳ - حدثنا أبو مغمر، حدثنا عبد الوارث، حدثنا حسین المعلم، حدثني عبد الله بن بُرَيْدَةَ، عن يَحْيَى بْنِ يَغْمَرَ، عن ابن عباسِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَقُولُ ((أَغُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ)).

۷۳۸۴ - حدثنا ابن أبي الأسود، حدثنا حرمي، حدثنا شعبة، عن قتادة، عن أنسِ بن النبی ﷺ قال: ((يُلْقَى فِي النَّارِ)) ح. وَقَالَ لِي خَلِيفَةً حَدَّثَنَا يَزِيدَ بْنَ زُرْبَعَ، حدثنا سعيد، عن قتادة، عن أنسِ ح وَعَنْ مُقْتَمِرْ سَمِعْتَ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَّسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۸۴) ہم سے عبد اللہ بن الاصود نے بیان کیا، کہا ہم سے حری بن عمار نے، کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن شعبہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا (دوسری سند) اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زربع نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی عربہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن شعبہ نے۔ (تمیری سند) اور خلیفہ بن خیاط نے اس حدیث کو معترض بن سلیمان سے روایت کیا، کہا میں نے اپنے والد سے

سنا، انہوں نے قادہ سے، انہوں نے انس بھٹک سے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا دوزخیوں کو برابر دوزخ میں ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کے جائے گی کہ کیا بھی اور ہے۔ یہاں تک کہ رب العالمین اس پر اپنا قدم رکھ دے گا اور پھر اس کا بعض بعض سے سست جائے گا اور اس وقت وہ کے گی کہ بس بس، تمیری عزت اور کرم کی قسم! اور جنت میں جگہ باقی رہ جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ اس کے لیے ایک اور مخلوق پیدا کر دے گا اور وہ لوگ جنت کے باقی حصے میں رہیں گے۔

[راجع: ۴۸۴۸] **لشیخ** دوزخ یوں کہے گی کہ ابھی بست جگہ خالی ہے اور لا اور لا۔ اس حدیث سے قدم کا ثبوت ہوتا ہے۔ اہل حدیث نے یہ اور وجہ اور عین اور حق اور اصح کی طرح اس کی بھی تاویل نہیں کی لیکن تاویل کرنے والے کہتے ہیں قدم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا لیکن یہ تاویل نہیں نہیں ہے۔

**باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ انعام میں**  
”اور وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔“

قال ((لَا يَرَانَ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مُزِيدٍ؟ حَتَّى يَضْعَفَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدْمَهُ، فَيُنْزِلُهُ بِعَصْفَهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ: قَدْ قُدِّبَهُ بِعَزْتِكَ وَسَكَرْمَكَ، وَلَا تَرَالُ الْجَنَّةَ تَفْعَلُ حَتَّى يُنْشَئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَعْلَمَ الْجَنَّةَ)).

[راجح: ۴۸۴۸]

**لشیخ** - ۸ - باب قولِ اللہ تعالیٰ:

”وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

بِالْحَقِّ“ [الأنعام : ۷۳]

**لشیخ** یعنی اپنے وجود کی پہچان کروانے کے لیے اس لیے کہ مصنوع سے صاف پر استدلال ہوتا ہے۔ بعضوں نے کام مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ اس آیت سے یہ ثابت کریں کہ اس کے کلام پر حق کا اطلاق ہوتا ہے۔ یعنی آسمان زمین کو کلمہ کن سے جو حق ہے پیدا کیا حق کا اطلاق خود پر و دگار پر بھی ہوتا ہے یعنی یہی شرکم رہنے والا اور بالی رہنے والا کبھی فائدہ ہونے والا۔ وہ اپنی ان جملے صفات میں وحدہ لا شریک لہ ہے۔

(۳۸۵) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے این جرئت نے، ان سے سلیمان احوال نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے این عباس ع نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ رات میں یہ دعا کرتے تھے۔ ”اے اللہ! تمیرے ہی لیے تعریف ہے تو آسمان و زمین کا مالک ہے۔ حمد تمیرے لیے ہی ہے تو آسمان و زمین کا قائم کرنے والا ہے اور ان سب کا جواں میں ہیں۔ تمیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمان و زمین کا نور ہے۔ تمرا قول حق ہے اور تمیرے ہی لیے تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تمیرے ہی سامنے سرجھا دیا، میں تجوہ ہی پر ایمان لایا، میں نے تمیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تمیری

۷۳۸۵ - حَدَّثَنَا قَيْصَرَةُ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ، عَنْ أَبْنِ جُرْيَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاؤُوسِ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْعُو مِنَ الظَّلَلِ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقُّ وَالْجَنَّةَ حَقُّ وَالنَّارُ حَقُّ، وَالسَّاعَةُ حَقُّ، اللَّهُمَّ لَكَ

ہی طرف رجوع کیا۔ میں نے تیری ہی مدد کے ساتھ مقابلہ کیا اور میں جنمی سے انصاف کا طلب گار ہوں۔ پس تو میری مغفرت کر، ان تمام گناہوں میں جو میں پسلے کرچکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں جو میں نے چھپا رکھے ہیں اور جن کامیں نے اظہار کیا ہے، تو ہی میرا معبدوں ہے اور تیرے سوا اور کوئی معبد نہیں۔“ اور ہم سے ثابت بن محمد نے بیان کیا اور کہا کہ ہم سے سفیان ثوری نے پھر کی حدیث بیان کی اور اس میں یوں ہے کہ تحقق ہے اور تیرا کلام حق ہے۔“

باب اور حدیث میں مطابقت یہ ہے کہ اللہ پاک پر لفظ حق کا اطلاق درست ہے۔

## ۹۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى 『وَكَانَ

وَالاَيْهَـ۔“

اور اعمش نے تمیم سے بیان کیا، ان سے عربہ بن زید نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے کما ساری حمد اسی اللہ کے لیے سزاوار ہے جو تمام آواز دوں کو ستاہے پھر خولہ بنت ثعلبہ کا قصہ بیان کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے اسکی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھੁڑا کرتی تھی۔“

(۳۸۷) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے ابو عثمان ندی نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور جب ہم پلندی پر چڑھتے تو (زور سے چلا کر) تکبیر کرتے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! اپنے اور پر رحم کھاؤ! اللہ برا نہیں ہے اور نہ وہ کہیں دور ہے۔ تم ایک بست سننے، بست واقف کار اور قریب رہنے والی ذات کو بلاستے ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ میرے پاس آئے۔ میں اس وقت دل میں لااحوال ولا قوہ الا بالله کہہ رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا عبد اللہ بن قیس! لااحوال ولا قوہ الا بالله کہا کرو کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمیس یہ نہ بتا دوں۔

أَسْنَمْتُ وَبِكَ أَمْتُ وَعَنِيكَ تَوَكَّلْتُ  
وَإِلَيْكَ أَنْتُ، وَبِكَ حَاصِنْتُ وَإِلَيْكَ  
حَاكِمْتُ، فَأَغْفِرْنِي مَا قَدْمَتُ وَمَا أَخْرَنْتُ  
وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ لِي  
غَيْرُكَ). حَدَّثَنَا ثَابَتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ بِهَذَا وَقَالَ: أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ  
الْحَقُّ. [راجع: ۱۱۲۰]

## ۹۔ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى 『وَكَانَ

اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾.

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَبِيمٍ، عَنْ عَزْرَوَةَ، عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسَعَ  
سَعْفَةَ الْأَصْوَاتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى  
النَّبِيِّ ﷺ: ((قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ النَّبِيِّ  
تَجَادِلُكَ فِي زَوْجِهِ)). [اجمادله: ۱]

۷۳۸۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزَبٍ،  
حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُوبَ، عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ: كَمَا مَعَ  
النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَكَمَا إِذَا عَلِمْنَا كُبُرَنا  
فَقَالَ: ((ارْتَبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا  
تَذَعُونَ أَصْمَمَ وَلَا غَائِبًا تَذَعُونَ سَمِيعًا  
بَصِيرًا قَرِيبًا) ثُمَّ أَتَى عَلَيْيَ وَأَنَا أَقُولُ فِي  
نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ لِي:  
((بِاَبِدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَلَ: لَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا كَثُرَ مِنْ كُثُرِ الْجَنَّةِ  
أَوْ قَالَ - أَلَا أَذْلُكَ بِهِ)).

[راجع: ۲۹۹۲]

وہ یہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ غالب نہیں ہے۔ اس کا یہ معنی ہے کہ وہ ہر جگہ ہر چیز کو ہر آواز کو دیکھے اور سن رہا ہے۔ آواز کیا چیز ہے وہ تو لوں تک کی بات جانتا ہے۔ یہ جو کما کرتے ہیں اللہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اس کا بھی یہی معنی ہے کہ کوئی چیز اس کے علم اور سمع اور بصر سے پوشیدہ نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسے جہیہ ملاعنة بحثت ہیں کہ اللہ اپنی ذات قدسی صفات سے ہر مکان یا ہر جگہ میں موجود ہے، ذات مقدس تو اس کی بالائے عرش ہے مگر اس کا علم اور سمع اور بصر ہر جگہ ہے، حضور کا یہی معنی ہے۔ خود امام ابو حنفیہ فرماتے ہیں اللہ آسمان پر ہے نہیں میں ہے یعنی اس کی ذات مقدس بالائے آسمان اپنے عرش پر ہے اور دین کے کل انسوں کا یہی مذہب ہے جیسے اور بیان ہو چکا ہے۔ یہ کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ عزیز پر اثر کلمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کلمے میں یہ اثر رکھا ہے کہ جو کوئی اس کو بھیش پڑھا کرے وہ ہر شر سے محفوظ رہتا ہے۔ ہمارے چیرد مرشد حضرت محمد کا ختم روزانہ یہی تھا کہ سو سوار اول و آخر درود شریف پڑھتے اور پانچ سو مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور دینا اور آخرت کے تمام ممارات اور مقاصد حاصل ہونے کے لیے یہ بارہ کلمے میں نے تجوہ کئے ہیں جو کوئی ان کو ہر وقت جب فرست ہو بلا قید عدو پڑھتا رہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی کل مرادیں پوری ہوں گی۔ «سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم». استغفار اللہ لا اله لا اله لاحول ولا قوۃ الا باللہ یارافع یامعری یامغنى یامغنى یاحی یاقیوم برحمتك استغیث یا رحم الراحمین لا اله الا انت سبحانك انت من الظالمین حسبنا الله ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر۔ ایسا ہوا کہ ایک مخدوبے دین شخص ایجادیت اور اہل علم کا بڑا دشمن تھا اور اس قدر طاقت و رہ گیا تھا کہ اس کا کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ ہر شخص کو خصوصاً دین داروں کو اس کے شر سے اپنی عزت و آبرو سنبھالنا دشوار ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انی کلموں کے طفیل سے اس کا قلع قلع کر دیا اور اپنے بندوں کو راحت دی۔ جب اس کے فی النار والسر ہونے کی خبر آئی تو دفعتا یہ مادہ تاریخ دل میں گزرنا۔

چونکہ بوجمل رفت ازویا گشتہ تاریخ او بما ذمه  
رأیے بیرون کن و بگیر حدیث مات فرعون هذه الامه۔

۷۳۸۸ - حدثنا يحيى بن سليمان، حدثنا يحيى بن سليمان، حدثني ابن وهب، أخبرني عمرو، عن يزيد عن أبي الخير سمع عبد الله بن عمرو أن أبا بكر الصديق رضي الله عنه قال للنبي ﷺ: يا رسول الله علمتني دعاء أذغوه في صلاتي قال ((قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا، ولا يغفر الذنب إلا أنت فاغفر لي من عندك مفيرة إنك أنت الغفور الرحيم)). [راجع: ۸۳۴] اس حدیث کی مناسبت ترجیح باب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کما اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ہے دعا کرنا اسی وقت فائدہ دے گا

لشیخ [راجح: ۸۳۴]

جب وہ سنتا رکھتا ہو تو آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ دعا مانگتے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ وہ سنتا رکھتا ہے۔ میں کہتا ہوں سچان اللہ امام بخاری کی باریکی فرم اس دعائیں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کیا ہے بے صیغہ امر اور بکاف خطاب اور اللہ تعالیٰ کا مخاطب کرنا اسی وقت صحیح ہو گا جب وہ سنتا رکھتا ہے اور حاضر ہو ورنہ غائب شخص کو کون مخاطب کرے گا پس اس دعا سے باب کا مطلب ثابت ہو گیا۔ وسرے یہ کہ حدیث میں وارد ہے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے اور سرگوشی کی حالت میں کوئی پات کہنا اسی وقت مؤثر ہو گی جب مخاطب بخوبی سنتا ہو تو اس حدیث کو اس حدیث کے ساتھ ملانے سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کا سچع بے انتہا ہے وہ عرش پر رہ کر بھی نمازی کی سرگوشی سن لیتا ہے اور یہ باب کا مطلب ہے۔ (وحیدی)

(۳۸۹) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی، انہوں نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی، انہیں ابن شاہب نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مل مل علیہ السلام نے مجھے پکار کر کہا کہ اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی اور وہ بھی سن لیا جو انہوں نے آپ کو جواب دیا۔

**باب اللہ تعالیٰ کا سورہ النعام میں فرمانا کہ ”کہہ دیجئے کہ وہی قدرت والا ہے۔“**

(۳۹۰) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبد الرحمن بن ابی المواتی نے بیان کیا، کہا کہ میں نے محمد بن المکدر سے سنا، وہ عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی علیہ السلام سے بیان کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ جابر بن عبد اللہ سلمی علیہ السلام نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ السلام اپنے صحابہ کو ہر مباح کام میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جس طرح آپ قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کاقصد کرے تو اسے چاہیئے کہ فرض کے سوا درکعت نفل نماز پڑھے، پھر سلام کے بعد یہ دعا کرے ”اے اللہ! میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیریت طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے طفیل طاقت مانگتا ہوں اور تیرا فضل۔ کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے نہیں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیوب کا بست بست جانے والا ہے۔

۷۳۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عَرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَنِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُوا عَلَيْكَ)). [راجح: ۲۲۲۱]

۱۰ - باب قولِ اللہ تعالیٰ : ﴿فَلَنْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ [الأنعام : ۶۵]

۷۳۹۰ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِيرِ، حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَىٰ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ الْمَوَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَحْدُثُ عَنْدَ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَيْمَىٰ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَعْلَمُ أَصْحَابَةَ الْإِسْتِخَارَةِ فِي الْأُمُورِ كُلُّهَا، كَمَا يَعْلَمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: ((إِذَا هُمْ أَحْدَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلَا يَرْكَعُونَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لَيَقُلُّ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَفِدُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِيرُ وَلَا أَقْدِيرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا

اے اللہ! پس اگر تو یہ بات جانتا ہے (اس وقت استخارہ کرنے والے کو اس کام کا نام لینا چاہیے) کہ اس کام میں میرے لیے دنیا و آخرت میں بھلائی ہے یا اس طرح فرمایا کہ ”میرے دین میں اور گزر ان میں اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے بھلائی ہے تو اس پر مجھے قادر ہنا دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے“ پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرم۔ اے اللہ! اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے۔ میرے دین اور گزارہ کے اعتبار سے اور میرے انجام کے اعتبار سے یا فرمایا کہ میری دنیا و دین کے اعتبار سے تو مجھے اس کام سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی مقرر کر دے جمال بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس پر راضی اور خوش رکھ۔

[راجع: ۱۱۶۲] یہ حدیث پچھے گز رچکی ہے یہاں اس کو اس لیے لائے کہ اس میں قدرت الہی کا بیان ہے۔ استخارہ کے معنی خیر کا طلب کرنا یہ نماز اور دعا منسون ہے۔

باب اللہ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ دلوں کا پھیرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا سورہ انعام میں فرمان ”اور ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے۔“

(۳۹۱) مجھ سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ ابن المبارک نے بیان کیا، ان سے موئی بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ قسم اس طرح کہاتے ”قم اس کی جو دلوں کا پھیر دینے والا ہے۔“

[راجع: ۶۶۱۷] میں یہ بات نہیں کوں گایا یہ کام نہیں کروں گا دلوں کے پھیرنے والے کی قسم دلوں کا پھیرنا یہ بھی اللہ کی صفت ہے اور یہ اسی کے ہاتھ میں ہے وہ اس صفت میں بھی وحدہ لا شریک لہ ہے۔

باب اس بیان میں کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ذوالجلال کے معنی جلال اور عظمت والا۔ بر کے معنی لطیف اور باریک ہیں۔

یہ ننانوے نام ایک روایت میں وارد ہیں لیکن اس کی اسناد ضعیف ہے۔ اس لیے امام بخاری رضی اللہ عنہ اس کو اس کتاب میں نہ لشیخ

أَغْلَمْ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْفَيْوَبِ، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ، ثُمَّ يُسْمِيهِ بِعِنْدِهِ خَيْرًا لِي فِي عَاجِلٍ أَمْرِي وَآجِيلٍ، قَالَ - أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - فَأَفْدَرْنَاهُ لِي وَبِسَرَّهُ لِي ثُمَّ بَارِكْنَاهُ لِي فِيهِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ لِي عَاجِلٍ أَمْرِي وَآجِيلٍ - فَاصْنُرْفِنِي عَنْهُ وَافْدَرْنِاهُ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ). [راجع: ۱۱۶۲]

۱۱- باب مُقلَّبِ الْقُلُوبِ  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: 『وَنَفَّلَبَ أَفِيدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ』 [الانعام : ۱۱۰]

۷۳۹۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ابْنِ الْمَبَارِكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَفْقَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ ((لَا وَمُقلَّبِ الْقُلُوبِ)).

۱۲- باب إِنَّ اللَّهَ مِائَةً أَسْمَ إِلَّا  
وَاحِدَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ذُو الْجَلَالِ :  
الْعَظِيمَةُ، الْبُرُّ : الْلَّطِيفُ.

سکے۔ احادیث کے نزدیک اللہ کے اسماء اور صفات اس کی ذات کی طرح غیر مخلوق ہیں اور جمیعہ نے ان کو مخلوق کہا ہے۔ لعنهم اللہ تعالیٰ۔ ننانوے کا عدد کچھ حصر کے لیے نہیں ہے، ان کے سوا بھی اور نام قرآن اور احادیث میں وارد ہیں۔ جیسے مقلب القلوب، 'ذوالجروت'، 'ذوالملکوت'، 'ذوالکبراء'، 'ذوالخطم'، 'کافی'، 'دام'، 'صادق'، 'ذی الفضل'، 'ذی المعارض'، ' غالب' وغیرہ۔

(۳۹۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شیعہ نے خبودی، کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو انہیں یاد کر لے گا وہ جنت میں جائے گا۔

احصیناہ کے معنی حفظناہ کے ہیں۔

سورہ نین کی آیت و کل شیئی احصیناہ فی امام مبین (نین: ۱۲) میں یہ لفظ وارد ہوا ہے۔

### باب اللہ کے ناموں کے وسیلہ سے مانگنا اور ان کے ذریعہ

پناہ چاہنا

یہ باب لا کر حضرت امام بخاری رض نے احادیث کا نامہ ب ثابت کیا کہ اسم میں مسمی ہے اور مسمی کی طرح غیر مخلوق ہے اور ہمیوں کا رد کیا کیونکہ اگر اسم مخلوق ہوتا اور مسمی کا غیر ہوتا تو غیر خدا سے مانگنا اور غیر خدا سے پناہ چاہنا کیوں نکر جائز ہو سکتا ہے۔

(۳۹۳) ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے سعید ابن ابی سعید مقری نے اور ان سے ابوہریرہ رض نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر جائے تو اسے چاہیئے کہ اسے اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ صاف کر لے اور یہ دعا پڑھئے "اے میرے رب! تیرا نام لے کر میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے نام ہی کے ساتھ اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو باقی رکھتا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے (اپنی طرف سوتے ہی میں) اٹھالیا تو اس کی حفاظت اس طرح کرنا جس طرح تو اپنے نیکوکار بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔" اس روایت کی متابعت یکی اور بشیر بن الفضل نے عبید اللہ سے کی ہے۔ ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رض نے اور ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زہیر، ابو ضمہرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبید اللہ سے یہ اضافہ کیا کہ ان

۷۳۹۲ - حدَثَنَا أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَغِيبٌ، حَدَثَنَا أَبُو الزَّنَادُ، عَنِ الْأَغْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تِسْعَةُ وَتِسْعَينَ اسْمًا مَا تَهَاجِلْ إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَخْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

احصیناہ : حفظناہ۔ [راجع: ۲۷۳۶]

سورہ نین کی آیت و کل شیئی احصیناہ فی امام مبین (نین: ۱۲) میں یہ لفظ وارد ہوا ہے۔

### ۱۳ - باب السُّؤالِ بِاسْمَاءِ اللَّهِ

تعالیٰ والا سنتغاذه بہا

یہ باب لا کر حضرت امام مالک، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ص قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَيْيَ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفَضُهُ بِصَفَّةِ تَوْبَةِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ وَلَيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبَلَّ أَرْفَعَهُ، إِنْ أَفْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاقْحَفَهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)). تَابَعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضْلِ، عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ص . وَزَادَ زَهْرَةُ وَأَبُو مَرْأَةُ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَاً عَنْ عَبِيدِ

سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور اس کی روایت ابن عجلان نے کی، ان سے سعید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

اللَّهُ، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْثَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ۶۳۲۰]

تابعہ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَ الدَّئْرَاوَزِيُّ وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ

محمد بن عبد الرحمن طفاری اور اسامہ بن حفص کی روایتیں خود اس کتاب میں موصولة گزر چکی ہیں اور عبد العزیز کی روایت کو عدی بن الحسن نے وصل کیا ہے۔

(۳۹۷) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن عیمر نے، ان سے ربیعی بن حراش نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹنے جاتے تو یہ دعا کرتے ”اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوں اور اسی کے ساتھ مروں گا“ اور جب صحیح ہوتی تو یہ دعا کرتے ”تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اس کے بعد زندہ کیا کہ ہم مر چکے تھے اور اسی کی طرف اٹھ کر جاتا ہے۔“

۷۳۹۴- حدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعَيٍّ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَخْيَا وَأَمْوَاتُ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

[راجع: ۶۳۲۱]

مرنے سے یہاں سونا مراد ہے۔ نید موت کی بن ہے کماورہ۔

(۳۹۵) ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے شبیان نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ربیعی بن حراش نے، ان سے خرشہ بن الحرنے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں لیٹنے جاتے تو کہتے ”ہم تیرے ہی نام سے مرس گے اور اسی سے زندہ ہوں گے“ اور جب بیدار ہوتے تو کہتے ”تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جاتا ہے۔“

۷۳۹۵- حدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شبیان، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعَيٍّ بْنِ حِرَاشٍ. عَنْ حَرَشَةَ بْنِ الْحَرْ، عَنْ أَبِيهِ ذَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ الْلَّيلِ قَالَ: ((بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا)) فَإِذَا اسْتَيقَظَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

[راجع: ۶۳۲۵]

اللہ کے نام کے ساتھ برکت لینا اور مدد طلب کرنا ثابت ہوا یہی باب سے مطابقت ہے۔

(۳۹۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے سالم نے، ان سے کربنے

۷۳۹۶- حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ

اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھ لے "شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور تو جو ہمیں بچھ عطا کرے اسے بھی شیطان سے دور رکھنا" تو اگر اسی صحبت میں ان دونوں سے کوئی بچھ نصیب ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بوقت جماع بھی اللہ کے نام کے ساتھ برکت طلب کرنا ثابت ہوا، یہی باب سے مطابقت ہے۔

(۳۹۷) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے فضیل نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ہمام نے، ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما نے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار کے لیے چھوڑتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سدھائے ہوئے کتے چھوڑوا اور ان کے ساتھ اللہ کا نام بھی لے لو، پھر وہ کوئی شکار پکڑیں اور اسے کھائیں نہیں تو تم اسے کھا سکتے ہو اور جب شکار پر بن پھال کے تیر یعنی لکڑی سے کوئی شکار مارے لیکن وہ نوک سے لگ کر جانور کا گوشت چیر دے تو ایسا شکار بھی کھاؤ۔

(۳۹۸) ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو خالد احرمنے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے نہ اس نے اپنے والد (عروہ بن زیبر) سے بیان کرتے تھے کہ ان سے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں نے کما یا رسول اللہ! وہاں کے قبیلے ابھی حال ہی میں اسلام لائے ہیں اور وہ ہمیں گوشت لا کر دیتے ہیں۔ ہمیں یقین نہیں ہوتا کہ ذبح کرتے وقت انہوں نے اللہ کا نام بھی لیا تھا یا نہیں (تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر اسے کھالیا کرو۔ اس روایت کی متابعت محمد بن عبد الرحمن در اورودی اور اسامہ بن حفص نے کی۔

کُرْبَيْبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَنْ أَحَدْ كُنْمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الَّلَّهُمَّ جَنَبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنَبْ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدِّرْ يَنْهَمَا وَلَدَهُ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرْهُ شَيْطَانُ أَبْدًا)). [راجع: ۱۴۱]

۷۳۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدَيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتَ: أَرْسِلْ كِلَابَكَ الْمُعْلَمَةَ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسِكْنَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِغْرَاضِ فَخَرَقْ فَكُلْ)).

[راجع: ۱۷۵]

اللہ کے نام کی برکت سے ایسا شکار بھی حلال ہے۔

۷۳۹۸ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ غُرْزَةَ يَحْدُثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ هُنَّ أَفْوَامًا حَدِيثًا عَهْدُهُمْ بِشَرْكٍ يَأْتُونَا بِلُخْمَانَ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: ((إِذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا)). تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ. [راجع: ۵۰۵۷]

برکت اور حلت اور مدد کے لیے اللہ کا نام استعمال کرنا ثابت ہوا، یہی پاب سے مناسبت ہے۔

(۳۹۹) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن شٹھ نے بیان کیا کہ نبی کریم مسیح یومِ دلیل نے دو مینڈھوں کی قربانی کی اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا۔

٧٣٩٩ - حدثنا حفصُ بْنُ عَمْرَ، حدثنا  
هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَّسٍ قَالَ: صَحُّ  
الْبَيْنُ بِكَبِيشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ.

[٥٥٥٣: راجع]

(۳۰۰) ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جنبد بن شہر نے کہ وہ نبی کشم ملٹھیم کے ساتھ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو موجود تھے۔ آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پسلے جانور ذبح کر لیا تو اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ذبح انجھی نہ کیا ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٧٤٠٠ - حدثنا حفصُ بْنُ عَمْرَ، حدثنا  
شعبةُ، عن الأسودِ بْنِ قَيْسٍ، عن جذبَبِ  
آلِه شهدَ النَّبِيَّ ﷺ يوْمَ النَّحرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
خطَبَ فَقَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّي  
فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ

فَلَيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ). [رَاجِعٌ: ٩٨٥]

(۴۰۲) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا تم سے ورقائے  
بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن  
 عمر رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کسم ملتیہم نے فرمایا، اپنے باپ دادوں کی  
 قسم نہ کھلایا کرو۔ اگر کسی کو قسم کھلانی ہی، ہو تو اللہ کے نام کی قسم کھائے  
 ورنہ خاموش رہے۔

الحمد لله رب العالمين، حديث أبي نعيم، حدثنا أبو رقاء  
٧٤٠١ - حدثنا أبو نعيم، حدثنا ورقاء  
عن عبد الله بن ديار عن ابن عمر رضي  
الله عنهما قال: قال النبي ﷺ: ((لَا  
تَحْلِفُوا بِآيَاتِكُمْ، وَمَنْ كَانَ حَالَفَ  
فَلْيَخْلُفْ بِاللَّهِ)).

تمذی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا اور حاکم نے کہا صحیح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانی اس نے شرک کیا۔ اس باب میں حضرت امام بنخاری رضی اللہ عنہ نے متعدد احادیث لاکر یہ ثابت کیا کہ اسم مسمی کامیں ہے اگر غیر ہوتا توہنے اسم سے مدد لی جاتی نہ اسکی پرائی کرنا چاہزہ ہوتا نہ اسم پر کتابچوڑا جاتا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

باب اللہ تعالیٰ کو ذات کہہ سکتے ہیں (اسی طرح شخص بھی)

## ٤ - بَابِ مَا يُذْكُرُ فِي الْذَّاتِ

کہہ سکتے ہیں) یہ اس کے اسماء اور صفات ہیں اور خبیث بن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتبہ وقت کما کہ یہ سب تکلیف اللہ کی ذات مقدس کے لیے ہے تو اللہ کے نام کے ساتھ انہوں نے ذات کا لفظنا اگلا

وَالْمُعْوِتُ وَأَسَامِي اللَّه  
وَقَالَ خَيْبَرْ: وَذَلِكَ فِي ذَاتِ إِلَهٍ فَذَكَرَ  
الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالَى.

۳۰۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انسین زہری نے، انسین عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی

٧٤٠٢ - حدثنا أبو اليهـان، أخـبرـنا شـعـيـبـ، عـنـ الزـهـرـيـ أخـبـرـنـيـ عـمـرـوـ بـنـ

نے خردی جو نبی زہرہ کے حلیف تھے اور ابو ہریرہؓ کے شاگردوں میں تھے کہ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عضل اور قارہ والوں کی درخواست پر دس اکابر صحابہ کو جنم میں خبیث بنی تمیمؓ بھی تھے، ان کے ہاں بھیجا۔ ابن شاہب نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عیاضؓ نے خردی کہ حارث کی صاحبزادی زینبؓ نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیث بنی تمیمؓ کو قتل کرنے کے لیے آمادہ ہوئے (اور وہ قید میں تھے) تو اسی زمانے میں انہوں نے ان سے صفائی کرنے کے لیے اپنے استوہ لیا تھا، جب وہ لوگ خبیث بنی تمیمؓ کو حرم سے باہر قتل کرنے لے گئے تو انہوں نے یہ اشعار کئے۔

جن میں اللہ پر لفظ ذات کا اطلاق کیا کیا ہے یہی باب سے مطابقت ہے۔

”اور جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی پرواں نہیں کہ مجھے کس پل پر قتل کیا جائے گا اور میرا یہ مرنا اللہ کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے گا تو میرے ٹکڑے ٹکڑے کے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کرے گا۔“

- پھر ابن الحارث نے انہیں قتل کر دیا اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس حادثہ کی اطلاع اسی دن دی جس دن یہ حضرات شہید کے گئے تھے۔

**لشیخ** خبیث بنی تمیمؓ نے ان کو گھیر لیا۔ سات بزرگ شہید ہو گئے تین کو قید کر کے لے چلے۔ ان عی میں حضرت **لشیخ** نے بھی تھے جسے بنوارث نے خرید لیا اور ایک دن کو قید رکھ کر قتل کیا۔ حضرت مولانا وحید الزماں نے ان اشعار کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

بَابُ اللَّهِ تَعَالَى كَارْشَادُ سُورَةِ آلِ عُمَرَانَ مِنْ  
”اوْرَ اللَّهُ اپنی ذات سے تمیس ڈراتا ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ مائدہ میں (عیسیٰ ﷺ کے الفاظ میں) اور یا اللہ! تو وہ جانتا ہے جو میرے نفس میں ہے لیکن میں وہ نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے“

أَبِي سُقِيَانَ بْنِ أَسَدِ بْنِ جَارِيَةَ التَّقْفِيِّ  
خَلِيفَ لِتَبَّى زَهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْنَابِ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعْثَ رَسُولُ  
اللَّهِ تَعَالَى عَشْرَةَ مِنْهُمْ خَبِيبَ الْأَنْصَارِيِّ  
فَأَخْبَرَنِي عَيْنِدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ  
الْحَارِثِ أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّهُمْ حِينَ اجْمَعُوا  
اسْتَغْارَ مِنْهَا مُوسَىٰ مُوسَىٰ يَسْتَحْدِ بِهَا، فَلَمَّا  
خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خَبِيبُ  
الْأَنْصَارِيُّ :

وَلَسْتُ أَبَا لَيْلَى حِينَ أُقْتَلْ مُسْلِمًا  
عَلَى أَيِّ شَقٍ كَانَ اللَّهُ مَصْرِعَهِ  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ  
يَنْهَاكَ عَلَى أُونَصَالِ شَلُو مُمَزْعَ  
فَقَتَلَهُ أَبْنُ الْحَارِثِ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ  
عَلَى أَصْنَابِهِ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أَصْبَيْوَا.

[راجع: ۳۰۴۵]

بَجْ مُسْلِمَ بْنَ كَعْبَ دِنْيَا سَلْوَنْ  
مِيرَا مِنَا هِيَ خَدَا كِيَ ذاتِ مِنْ  
تَنْ جُو ٹکڑے ٹکڑے اَبْ هِيَ بَرَكَتِ فَرَوْنَ

## ۱۵ - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :

﴿وَيَحْذَرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ﴾ [آل عمران: ۲۸] وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿تَعْلَمُ مَا فِي  
نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ﴾ [المائدۃ :

דווים

اللہ پر اس کے نفس کا اطلاق ہوا جو نفس صریح ہے لہذا تاویل ناجائز ہے۔

(۷۴۰۳) - حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غَيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَفِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيِرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَمَ الْفَوَاجِحَ مَا أَحَدَ أَحَبَ إِلَيْهِ الْمَذْخُورَ مِنَ اللَّهِ)). [راجٌ: ۴۶۳۴]

(۵۰۳۷) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے، کہا ہم سے اعمش نے، کہا میں نے ابو صالح سے سن اور ان سے ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں اسے پاؤ کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک باشت قریب آتا ہے تو میں

٧٤٠٣ - حدثنا عمر بن حفص بن عياث، حدثنا أبي حدثنا الأعمش، عن شقيق، عن عبد الله عن النبي قال: ((ما من أحد أغير من الله، من أجل ذلك حرم الفواحش ما أحذ أحب إليه المذبح من الله)). [راجم: ٤٦٣٤]

الصحابي من أهل بيته)۔ [راجع: ۴۱۲] | شیخ مسیح آدمی کے لیے یہ عجیب ہے کہ اپنی تعریف مزاوار ہے۔ اس کی بحقیقی تعریف کی جائے اس کو لا کر اس کے دوسرا طریق کی طرف اپنی عالم زائد ہے ولذلک مدح نفسہ تو نفس کا اطلاق پروردگار التغیر میں کر آئے تھے اس کو یہاں بھول گئے۔ انور ۷۴۰- حدثنا عبد الله، عن أبي حمزة، عن الأغمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَلَقَ كَتَبَ لِي كِتَابَهُ وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِي، وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غُصَّبِي)). [راجع: ۳۱۹]

٧٤٥ - حدثنا عمر بن حفص، حدثنا أبي حدثنا الأغمسن سمعت أبا صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم يقول الله تعالى : ((أنا عند ظن عبدي بي، وأنا معه إذا ذكرني، فإن ذكرني في نفسه ذكرته في نفسه، وإن ذكرني في ملائكة ذكرته في ملائكة غير منهم، وإن تقرب إلى بشير

اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آ جاتا ہوں۔

**لشیخ** [یعنی میرابنہ میرے ساتھ جیسا مگان رکھے گائیں اسی طرح اس سے پیش آؤں گا۔ اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کے قصور معاف کر دوں گا تو ایسا ہی ہو گا۔ اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کو عذاب کروں گا تو ایسا ہی ہو گا۔ حدیث سے یہ لکلا کہ رجاء کا جانب بندے میں غالب ہونا چاہیے اور پروردگار کے ساتھ نیک گمان رکھنا چاہیے۔ اگر گناہ بہت ہیں تو یہی یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم (الزمر: ۵۳)]

### باب سورۃ قصص میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کے منہ کے

سو اتمام چیزیں مت جانے والی ہیں۔"

**لشیخ** غرض امام بخاری و حنفیہ کی یہ ہے کہ منہ کا اطلاق پروردگار پر قرآن و حدیث میں آرہا ہے اور گراہ جھیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ انہوں نے منہ سے ذات اور یہ سے قدرت کے ساتھ تاویل کی ہے۔ حضرت امام ابو حنفیہ رض نے اس کا رد کیا ہے۔ (۲۰۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے حماونے بیان کیا، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رض نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "آپ کہہ دیجئے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کرے" تو نبی کریم ﷺ نے کہا "میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں۔" پھر آیت کے یہ الفاظ نازل ہوئے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ "وہ تمہارے اوپر سے تم پر عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب آجائے۔" تو آنحضرت ﷺ نے پھر یہ دعا کی کہ میں تیرے منہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی جن کا ترجمہ یہ ہے "یا تمہیں فرقہ بندی میں بٹلا کر دے (کہ یہ بھی عذاب کی قسم ہے)" تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ آسان ہے بے نسبت اگلے عذابوں کے۔

[راجع: ۴۶۲۸]

کیونکہ ان میں سب تباہ ہو جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فرقہ بندی بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ امت عرصہ سے اس عذاب میں گرفتار ہے اور وہ اس کو عذاب ماننے کے لیے تیار ہیں، صد افسوس۔

باب سورۃ طہ میں اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرماتا کہ "میری آنکھوں کے سامنے تو پرورش پائے۔" اور ارشاد خداوندی سورۃ قمر میں "نوح کی کشتی ہماری آنکھوں

تقریبٰتُ إِلَيْهِ ذِرَاعَاً، وَإِنْ تَقْرَبَ إِلَيْهِ ذِرَاعَاً  
تَقْرِبَتُ إِلَيْهِ بَاعَاً، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُه  
هَرْوَلَةً). [طرفہ فی : ۷۰۰، ۷۰۳۷].

**لشیخ** معاف کر دوں گا تو ایسا ہی ہو گا۔ اگر یہ گمان رکھے گا کہ میں اس کے قصور کا جانب بندے میں غالب ہونا چاہیے اور پروردگار کے ساتھ نیک گمان رکھنا چاہیے۔ اگر گناہ بہت ہیں تو یہی یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم (الزمر: ۵۳)

۱۶ - باب قولِ اللہ تعالیٰ : ﴿كُلُّ

شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [قصص : ۸۸]

۷۴۰۶ - حدَّثَنَا قُبَيْلَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرُو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا نَزَّلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَلَنْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَعْنِتَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْرِكُمْ﴾ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَغُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ: ﴿أَوْ مِنْ تَعْتِيَةِ أَرْجُلِكُمْ﴾)) [الانعام: ۶۵] فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَغُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ: ﴿أَوْ مِنْ بَلْيَسَكُمْ شَيْعَاهُ﴾)) [الانعام: ۶۵] فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَذَا أَيْسَرُ)).

[کیونکہ ان میں سب تباہ ہو جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ فرقہ بندی بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔ امت عرصہ سے اس عذاب میں گرفتار ہے اور وہ اس کو عذاب ماننے کے لیے تیار ہیں، صد افسوس۔

۱۷ - باب قولِ اللہ تعالیٰ : [طہ :

﴿وَلَتُصْنَعَ عَلَىٰ عَنْتِي﴾ تُعَذَّدَی  
وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : ﴿تَجْرِي

## کے سامنے پانی پر تیر رہی تھی۔

(۳۰۷) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جو یہی نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ کاتا نہیں ہے اور آپ نے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور دجال مسح کی دائیں آنکھ کافی ہو گی۔ جیسے اس کی آنکھ پر انگور کا ایک اٹھا ہوا دانہ ہو۔

جس کی تاویل جائز نہیں۔

(۳۰۸) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم کو قادہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مثہل سے سن اور ان سے نبی کرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جتنے نبی بھی سمجھے ان سب نے جھوٹے کانے دجال سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ وہ دجال کاتا ہو گا اور تمہارا رب (آنکھوں والا ہے) کاتا نہیں ہے۔ اس دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہو گا لفظ کافر۔

**[بِأَعْيُنِنَا] [القمر : ۱۶]**

اللہ پر لفظ آنکھ کا اطلاق ثابت ہوا۔

۷۴۰۷ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،  
حدَّثَنَا جُوبِرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ: ذُكْرُ الدَّجَالِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:  
(إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفِي عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ  
بِأَغْوَرَ) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَنْيَهِ ((وَإِنَّ  
الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَغْوَرَ عَنِ الْيَمِنِيِّ، كَانَ  
عَنْهُ عَبْدَهُ طَافِيَّةً)). [راجع: ۳۰۵۷]

ثابت ہوا کہ اس کی شان کے مطابق اس کی آنکھ ہے اور وہ بے عیب ہے جس کی تاویل جائز نہیں۔

۷۴۰۸ - حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حدَّثَنَا  
شَعْبَةُ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّهَا  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا  
بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ فَوْمَةَ الْأَغْوَرَ  
الْكَذَابَ، إِنَّهُ أَغْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ  
بِأَغْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرُ). [راجع: ۷۱۳۱]

یہ مسح دجال کا حال ہے جو دجال حقیقی ہو گا باقی مجازی دجال مولویوں، پیروں، اماموں کی محل میں اگر امت کو گمراہ کرتے رہیں گے جیسا کہ حدیث میں ملاٹوں دجالوں کذابوں کے الفاظ آئے ہیں۔ حدیث میں اللہ کی بے عیب آنکھ کا ذکر آیا۔ یہی باب سے مطابقت ہے۔  
**باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد سورہ حشر میں ”وَهَىَ اللَّهُ هُرَبِّيْزُ كَاپِيدَا**  
**كَرْنَهُ وَالاَوْرُ هُرَبِّيْزُ كَانْقَشَهُ كَهْبِنْخَهُ وَالاَهِهِ۔“**

(۳۰۹) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے عفان نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے بیان کیا، ان سے ابن محیرین نے اور ان سے ابوسعید خدری بن مظہر نے کہ غزوہ بنو المصطلق میں انہیں باندیاں غنیمت میں طیں تو انہوں نے چاہا کہ ان سے ہم بستری کریں لیکن حمل نہ ہمہ رے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے عزل کے

**[هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُحْسُورُ]**

۷۴۰۹ - حدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حدَّثَنَا عَفَانُ،  
حدَّثَنَا وَهْبِيَّةُ، حدَّثَنَا مُوسَى هُوَ ابْنُ  
عَفْبَةَ، حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى بْنُ حَبَّانَ،  
عَنْ ابْنِ مُحَمِّرِيْزِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْعَدْرِيِّ  
فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُضْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا  
سَيِّاْمًا فَلَأَدُوا أَنْ يَسْتَعْنُوا بِهِنْ وَلَا

متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل بھی کرو تو کوئی قباحت نہیں مگر قیامت تک جس جان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پیدا ہونا لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی (اس لیے تمہارا عزل کرنا بیکار ہے۔ موجودہ جبری نسل بندی کا جواز اس سے نکالنا بالکل غلط ہے) اور مجاهد نے قرآن سے بیان کیا کہ انسوں نے ابوسعید خدری رض سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بھی جان جو پیدا ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ ضرور اسے پیدا کر کے رہے گا۔

[راجح: ۲۲۲۹] عزل کا معنی صحبت کرنے پر انزال کے وقت ذکر کو باہر نکال دیا ہے۔ آیت کے الفاظ غالباً الباری المصور ہر سہ کا اس سے اثبات ہوتا ہے، یہی باب سے تعلق ہے۔

باب اللہ تعالیٰ نے (شیطان سے) فرمایا ”تو نے اس کو کیوں سجدہ نہیں کیا جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا۔“

اللہ تعالیٰ کے لیے دونوں ہاتھوں کا ہونا برحق ہے مگر جیسا اللہ ہے ویسے اس کے ہاتھ ہیں ہم کو ان کی کیفیت معلوم نہیں۔ اس میں کرید کرنا بذلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات و ارادہ کے بارے میں یہی اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ امنا بالله کما ہو بasmalah و صفاتہ۔

۷۴۱۰ - حدثني معاذ بن فضالة، حدثنا هشام، عن فتادة عن آنسٍ أن النبيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُبَيِّنَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمَ أَمَا تَرَى النَّاسُ؟ خَلَقْتَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدْتَ لَكَ مَلَائِكَةَ، وَعَلَمْتَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ شَفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُبَيِّنَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُونَ: لَسْتَ هُنَاكَ وَيَدْكُرُ لَهُمْ خَطِيبَةَ الْقِيَامَةِ أَصَابَ، وَلَكِنْ اتَّهَا نُوحًا فَلَمَّا أَوْلَ رَسُولٍ بَعْدَهُ اللَّهُ إِلَيْيَ أَهْلَ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: لَسْتَ هُنَاكُمْ وَيَدْكُرُ خَطِيبَةَ الْقِيَامَةِ أَصَابَ، وَلَكِنْ

يَخْمِلُنَّ فَسَأَلُوا النَّبِيَ ﷺ عَنِ الْغَزْلِ لِقَالَ ((مَا عَلِنَّكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَرْعَةَ: سَعِفَتْ أَبَا سَعِيدٍ لِقَالَ: قَالَ النَّبِيُ ﷺ: ((لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا)).

[راجح: ۲۲۲۹]

عزل کا معنی صحبت کرنے پر انزال کے وقت ذکر کو باہر نکال دیا ہے۔ آیت کے الفاظ غالباً الباری المصور ہر سہ کا اس سے اثبات ہوتا ہے، یہی باب سے تعلق ہے۔

۱۹ - باب قولِ اللہ تعالیٰ : ﷺ

خَلَقْتُ بَيْنَ يَدَيِّهِ [ص : ۷۵]

اللہ تعالیٰ کے لیے دونوں ہاتھوں کا ہونا برحق ہے مگر جیسا اللہ ہے ویسے اس کے ہاتھ ہیں ہم کو ان کی کیفیت معلوم نہیں۔ اس میں کرید کرنا بذلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات و ارادہ کے بارے میں یہی اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ امنا بالله کما ہو بasmalah و صفاتہ۔

لوگ سب نوح ﷺ کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے، میں اس لائق نہیں اپنی خطا جوانوں نے (دنیا میں) کی تھی یاد کریں گے۔ کہیں گے تم لوگ ایسا کرو ابراہیم پیغمبر کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں (ان کے پاس جو یہ گے) وہ بھی اپنی خطا میں یاد کر کے کہیں گے میں اس لائق نہیں تم موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ اللہ نے ان کو توراة عنایت فرمائی، ان سے بول کر باتیں کیں۔ یہ لوگ موسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے وہ بھی یہی کہیں گے میں اس لائق نہیں اپنی خطا جوانوں نے دنیا میں کی تھی یاد کریں گے مگر تم ایسا کرو عیسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کے خاص کلمہ اور خاص روح ہیں۔ یہ لوگ عیسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں تم ایسا کرو محمد ﷺ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی اگلی پچھلی خطا میں سب بخش دی گئی ہیں۔ آخر یہ سب لوگ جمع ہو کر میرے پاس آئیں گے۔ میں چلوں گا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مانگوں گا، مجھ کو اجازت ملے گی۔ میں اپنے پروردگار کو دیکھتے ہی سجدے میں گرد پڑوں گا اور جب تک اس کو منظور ہے وہ مجھ کو سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد حکم ہو گا ”محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری عرض سنی جائے گی“، تمہاری درخواست منظور ہو گی، تمہاری سفارش مقبول ہو گی۔ اس وقت میں اپنے مالک کی ایسی ایسی تعریفیں کروں گا جو وہ مجھ کو سکھا چکا ہے۔ (یا سکھائے گا) پھر لوگوں کی سفارش شروع کر دوں گا۔ سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں ان کو بہشت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا اور اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گرد پڑوں گا جب تک پروردگار چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہو گا ”محمد اپنا سر اٹھاؤ جو تم کو گے نا جائے گا اور سفارش کرو گے تو قبول ہو گی پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اللہ نے مجھ کو سکھائیں (یا سکھائے گا) اس کے بعد سفارش کر دوں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے

التو ابْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ ابْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ هَنَاكُمْ وَيَدْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنَّ الْقَوْمَ مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْزِعَةَ وَكَلْمَةً تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هَنَاكُمْ وَيَدْكُرُ لَهُمْ خَطْبَيْتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنَّ الْقَوْمَ عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلْمَةً وَرَوْحَةً فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هَنَاكُمْ، وَلَكِنِّي أَنْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفِرَ لَهُ مَا تَقدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخُرَ، فَيَأْتُونِي فَانطَقَ فَأَنْطَقْتُهُ عَلَى رَبِّي فَيَرْجُذُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِداً، فَيَدْعُنِي مَا شاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقَالُ لِي: ارْفَعْ مُحَمَّدًا وَقُلْ: يَسْمَعُ وَسَلَنْ تُغْطَةً وَاشْفَعَ تُشْفَعَ، فَأَخْمَدَ رَبِّي بِمَحَمِّدٍ عَلَمْنِيهَا، ثُمَّ اشْفَعَ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا، فَأَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ ازْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِداً فَيَدْعُنِي مَا شاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقَالُ: ارْفَعْ مُحَمَّدًا وَقُلْ: يَسْمَعُ وَسَلَنْ تُغْطَةً وَاشْفَعَ تُشْفَعَ فَأَخْمَدَ رَبِّي بِمَحَمِّدٍ عَلَمْنِيهَا، ثُمَّ اشْفَعَ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا، فَأَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ ازْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِداً، فَيَدْعُنِي مَا شاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي، ثُمَّ يَقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدًا قُلْ يَسْمَعُ وَسَلَنْ تُغْطَةً، وَاشْفَعَ تُشْفَعَ فَأَخْمَدَ رَبِّي بِمَحَمِّدٍ عَلَمْنِيهَا، ثُمَّ اشْفَعَ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا، فَأَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ ازْجِعُ فَأَقُولُ: يَا

رَبُّ مَا يَقِنُ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ  
الْقُرْآنُ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوذُ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ  
مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ  
مِنَ الْخَيْرِ، مَا يَرِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ  
النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي  
قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَرِنُ بُرْءَةً، ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ  
النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي  
قَلْبِهِ مَا يَرِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرْمَةً).

[راجع: ٤٤]

گی۔ میں ان کو ہشت میں لے جاؤں گا پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا اس کو دیکھتے ہی سجدے میں گرپڑوں گا جب تک پروردگار چاہے گا مجھ کو سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہو گا محمد اپنا سراخہا جو تم کو گے ساجائے گا اور سفارش کرو گے تو قول ہو گی پھر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اللہ نے مجھ کو سکھائیں (یا سکھلانے گا) اس کے بعد سفارش شروع کر دوں گا لیکن سفارش کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں ان کو ہشت میں لے جاؤں گا پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس حاضر ہوں گا۔ عرض کروں گا یا پاک پروردگار! اب تو دونوں خیں ایسے ہی لوگ رہ گئے ہیں جو قرآن کے بوجب دوزخ ہی میں ہمیشہ رہنے کے لائق ہیں (یعنی کافر اور مشرک) انس بولٹھ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا، دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنوں نے (دنیا میں) لا الہ الا اللہ کما ہو گا اور ان کے دل میں لیے جائیں گے جنوں نے لا الہ الا اللہ کما ہو گا اور ان کے دل میں گیوں برابر ایمان ہو گا۔ (گیوں جو سے چھوٹا ہوتا ہے) پھر وہ بھی نکال لیے جائیں گے جنوں نے لا الہ الا اللہ کما ہو گا اور ان کے دل میں چیونٹی برابر (یا بھنکتے برابر) ایمان ہو گا۔

**لَشَّبَّحَ** یہ حدیث اس سے پہلے کتاب التغیر میں گزر چکی ہے۔ یہاں اس کو اس لیے لائے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا بیان ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں خاص اپنے مبارک ہاتھوں سے بنائیں۔ توراۃ اپنے ہاتھ سے لکھی۔ آدم کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا۔ جنت العدن کے درخت اپنے ہاتھ سے بنائے۔

(۳۲۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کی، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا تم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ بولٹھ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ اسے رات و دن کی بخشش بھی کم نہیں کرتی۔ آپ نے فرمایا کیا تمیں معلوم ہے کہ جب اس نے آسمان و زمین پیدا کئے ہیں اس نے کتنا خرچ کیا ہے۔ اس نے بھی اس میں کوئی کم نہیں پیدا کی جو اس کے ہاتھ میں ہے اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں

۷۴۱۱ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْزَّنَادُ، عَنِ الْأَغْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذْ أَنْظَلْنَا مَلَائِكَةً لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةُ سَحَاءِ الْتِينَ وَالنَّهَارِ)) وَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغْنِ مَا فِي يَدِهِ)) وَقَالَ: ((عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

وَيَبْدِئُ الْأُخْرَى الْمِيزَانَ يَعْفُضُ وَتَقْنَعُ۔

[راجح: ۴۶۸۴]

**لکھیج** اللہ کے لیے ہاتھ کا اثاث مقصود ہے جس کی تاویل کرنا درست نہیں ہے۔ ہندوؤں کی قدم کتابوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ پسلے دنیا میں زرا پانی ہی پانی اور نارائن یعنی پور دگار کا تخت پانی پر تھا۔ پانی میں سے ایک بخار نکلا اس سے ہوا پیدا ہوئی۔ ہواوں کے آہن میں لٹنے سے اگ پیدا ہوئی، پانی کی تلپھٹ اور درد سے نہیں کامادہ ہنا، واللہ عالم۔ (وحیدی)

(۲۳۲) ہم سے مقدم بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمارے پچا قاسم بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہو گا، پھر کسے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کی روایت سعید نے مالک سے کہی۔

(۲۳۳) اور عمر بن حمزہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے سالم سے سنا، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔ ابوالیمان نے بیان کیا، انہیں شعیب نے خردی، انہیں زہری نے، انہیں ابو سلمہ نے خردی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔

(۲۳۴) ہم سے مسد نے بیان کیا، انہوں نے کہا اس نے یحییٰ بن سعید سے سنا، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے کہا ہم سے منصور اور سلیمان نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبیدہ نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہاے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا اور زمین کو بھی ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور نخلوں کو ایک انگلی پر، پھر فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی

۷۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُقْدَمٌ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمُّي الْفَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْيَدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ، وَتَكُونُ السَّمَاوَاتُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ)) رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ۔ [راجح: ۳۱۹۴]

۷۴۱۳ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتَ أَبْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا، وَقَالَ أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعْبَنَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ)). [راجح: ۴۸۱۲]  
اللہ کے لیے مٹھی کا اثاث ہوا۔

۷۴۱۴ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ، سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُفِيَّانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسَلِيمَانٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْيَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجَهَنَّمَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَاقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا

اللہ علیہ وسلم مکرا دیئے۔ یہاں تک کہ آپ کے آگے کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔ پھر سورہ انعام کی یہ آیت پڑھی ”وما قدروا اللہ حق قدره“

الملک، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّىٰ بَدَأَتْ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهُ بِحَقِّهِ﴾ [الانعام: ٩١]

[راجع: ۳۸۱۱]

بیکی بن سعید نے بیان کیا کہ اس روایت میں فضیل بن عیاض نے منصور سے اضافہ کیا، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے، ان سے عبد اللہ بن بثیر نے کہ پھر آنحضرت ﷺ اس پر تعجب کی وجہ سے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے نہ دیئے۔

اللہ کے واسطے اس کی شان کے مطابق الکلیوں کا اثاث ہوا۔ حدیث سے اللہ کے لیے پانچوں الکلیوں کا اثاث ہے۔ پس اللہ پر اس کی جملہ صفات کے ساتھ بغیر تاویل و تکیف ایمان لانا فرض ہے۔

(۴۳۱۵) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، انہوں نے کما مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، انہوں نے ابراہیم سے سنا، کہا کہ میں نے علقہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن بثیر نے کہا کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوالقاسم! اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، زمین کو ایک انگلی پر روک لے گا، درخت اور مٹی کو ایک انگلی پر روک لے گا اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر روک لے گا اور پھر فرمائے گا کہ میں ”بادشاہ ہوں“ میں بادشاہ ہوں۔ ”میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس پر نہ دیئے۔ یہاں تک کہ آپ کے دانت دکھائی دینے لگے، پھر یہ آیت پڑھی ”وما قدروا اللہ حق قدره“

قالَ يَعْقُوبُ بْنُ سَعِيدٍ وَرَآ ذِي فَضْيَلَ بْنَ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعْجِباً وَتَصْدِيقَاً لَهُ.

(۷۴۱۵) - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غَيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعَتْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْفَاقِلِ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَىِ اصْبَعِهِ، وَالْأَرْضَ عَلَىِ اصْبَعِهِ وَالشَّجَرَ عَلَىِ اصْبَعِهِ وَالثَّرَى عَلَىِ اصْبَعِهِ، وَالخَلَاقَ عَلَىِ اصْبَعِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ فَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ فَضَحِكَ حَتَّىٰ بَدَأَ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهُ بِحَقِّهِ﴾ [۴۸۱۱]

(آگے مذکور ہے والارض جمیعاً قبضته یوم القيمة“ اس دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی۔ سلف صالحین نے ان صفات کی تاویل کو پسند نہیں فرمایا ہے۔ وہذا هو الصراط المستقیم۔

باب نبی کریم ﷺ کا ارشاد ”اللہ سے زیادہ غیرت منداور کوئی نہیں“

اور عبید اللہ ابن عمرو نے عبد الملک سے روایت کی کہ ”اللہ سے زیادہ

۲۰ - باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لا

شَخْصٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ))

وَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرُو، عَنْ عَبْدِ

غیرت مند کوئی نہیں۔“

(۷۳۲) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک نے بیان کیا، ان سے مغیثہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و رادنے اور ان سے مغیثہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو سید ہی تکارے اس کی گرد وہ پاروں پھر نیہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تیزت ہے؟ بلاشبہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا ہے۔ چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر اور معدودت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں، اسی لیے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

الملِكُ؟ لَا شَخْصٌ أَغْيَرُ مِنَ الَّهِ.

۷۴۱۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْمُلْكِ عَنْ وَرَادِ كَاتِبِ الْمُغَيْرَةِ، عَنْ الْمُغَيْرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رُجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبَتْهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُضْفَحٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((نَفْجَجُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللَّهِ لَا تَأْتِي أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعَذَابَ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْحَةَ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ)).

[راجح: ۶۸۴۶]

۲۱ - بَابُ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً؟  
فَسَمِعَ اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلَّ اللَّهُ  
وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ شَيْئًا، وَهُوَ صِفَةٌ  
مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ، وَقَالَ: هُكُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ  
إِلَّا وَجْهُهُ.

### باب سورۃ النعام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے پیغمبر! ان سے پوچھ کس شے کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ”شی“ سے تعبیر کیا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے قرآن کو ”شی“ کہا۔ جب کہ قرآن بھی اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اللہ کی ذات کے سوا ہر شے ختم ہونے والی ہے۔“

(۷۳۱) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو مالک نے خردی، انہیں ابو حازم نے اور ان سے سل بن سعد بن ثابت نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب سے پوچھا کیا آپ کو قرآن میں سے کچھ شے یاد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فلاں فلاں سورتیں۔ انہوں نے ان کے نام بتائے۔

۷۴۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: ((أَمَّاكُنْ  
مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟)) قَالَ: نَعَمْ. سُورَةً  
كَذَا وَسُورَةً كَذَا لِسُورَ سَمَاهَا.

[راجح: ۲۲۱۰]

یہ آپ نے اس آدی سے فرمایا تھا جس نے ایک عورت سے نکاح کی درخواست کی تھی مگر مرکے لیے اس کے پاس کچھ نہ تھا۔  
قرآن کو لفظ شے سے تعبیر کیا۔

### باب سورہ ہود میں اللہ کا فرمان ”اور اس کا عرش پانی پر تھا“ ”اور وہ عرش عظیم کارب ہے“

ابوالعالیہ نے بیان کیا کہ ”استوئی الی السمااء“ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا ”فسواہن“ یعنی پھر انہیں پیدا کیا۔ مجہد نے کہا کہ ”استوئی“ بمعنی علا علی العرش ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ”مجید“ بمعنی کریم ہے ”الوود“ بمعنی الحبیب بولتے ہیں ”مجید مجید۔ گویا یہ فعلی کے وزن پر ماجد سے ہے اور محمود مجید سے مشتق ہے۔

(۷۳۸) ہم سے عبدالن نے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے جامع بن شداد نے، ان سے صفوان بن محزون نے اور ان سے عمران بن حصین بن شاذ نے بیان کیا کہ میں نبی کرم اللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ کے پاس بنوتیم کے کچھ لوگ آئے۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا۔ے بنوتیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے اس پر کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت دے دی، اب ہمیں بخشش بھی دیجئے۔ پھر آپ کے پاس یہیں کے کچھ لوگ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یہیں! بنوتیم نے بشارت نہیں قبول کی تم اسے قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے قبول کر لی۔ ہم آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور تاکہ آپ سے اس دنیا کی ابتداء کے متعلق پوچھیں کہ کس طرح تھی؟ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تھا اور کوئی چیز نہیں تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمان و زمین پیدا کئے اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی (عمران بیان کرتے ہیں کہ) مجھے ایک شخص نے آکر خردی کہ عمران اپنی اوٹنٹی کی خبر لو، وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے اور اس کے درمیان ریت کا چیل میدان حاصل ہے اور خدا کی قسم میری تمنا تھی

### ۲۲ - باب ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾

قالَ أَبُو الْعَالَيْهِ: أَسْنَوَى إِلَى السَّمَاءِ  
أَرْبَقَ، فَسَوَّاهَنْ : خَلَقَهُنْ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
أَسْنَوَى: عَلَا عَلَى الْعَرْشِ، وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ: الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ، وَالْوَدُودُ:  
الْحَبِيبُ يُقَالُ لَهُ: حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَائِنٌ فَعَلٌ  
مِنْ مَاجِدِ مُحَمَّدٌ مِنْ حَمِيدٍ.

۷۴۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ،  
عَنِ الْأَخْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَادٍ، عَنْ  
صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ  
قَالَ: إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ  
بَنِي تَعِيمٍ فَقَالَ: ((اَقْبُلُوا الْبَشَرَى يَا بَنِي  
تَعِيمٍ)) قَالُوا: بَشَرَتَنَا فَأَغْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ  
مِنْ اهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اَقْبُلُوا الْبَشَرَى يَا  
اهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلُهَا بُنُوْتَمِيمٍ)) قَالُوا:  
فَبَلَّتَا جِنَانَكَ لِسَفَقَهُ فِي الدِّينِ وَلِسَأَلَكَ  
عَنْ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ؟ قَالَ: ((كَانَ اللَّهُ  
وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى  
الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ،  
وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلُّ شَيْءٍ)), ثُمَّ أَتَانِي  
رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمَرَانَ أَذْرِكُ نَاقَتَكَ، فَقَدَّ  
ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلَبُهَا، فَإِذَا السَّرَابُ  
يَنْقُطُعُ دُونَهَا، وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوَدِدَتْ أَنْهَا فَذَ

کہ وہ پڑی ہی گئی ہوتی اور میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا۔

اللہ کا عرش پر مستوی ہونا برحق ہے، اس پر بغیر تاویل کے ایمان لانا ضروری ہے اور تاویل سے بچنا طریقہ سلف ہے۔

۷۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا (۳۱۹) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معرنے خردی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اسے کوئی خرچ کم نہیں کرتا جو دن و رات وہ کرتا رہتا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب سے زمین و آسمان کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے۔ اس سارے خرچ نے اس میں کوئی کمی نہیں کی جو اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرا ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ اٹھاتا اور جھکاتا ہے۔

اس کی کیفیت میں کرید کرنا بدعت ہے۔

۷۴۲۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمَقْدِمِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنَ زَيْدَ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ: جَاءَ زَيْدٌ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُوُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم، يَقُولُ: ((أَنْقِ اللَّهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم كَاتِمًا شَيْئًا لَكُمْ هَذِهِ قَالَ: فَكَانَتْ زَيْبَتْ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم تَقُولُ: زَوْجَكُنَّ أَهَالِيْكُنَّ وَزَوْجِيَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ۔ وَعَنْ ثَابِتٍ: (وَتَحْفَنِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَحْشِي النَّاسَ) نَزَلتْ فِي شَانِ زَيْبَ وَزَيْدَ بْنِ حَارِثَةَ۔

[راجح: ۴۷۸۷]

حدیث سے اللہ تعالیٰ کا ساتوں آسمانوں کے اوپر ہونا ثابت ہے۔ باب سے یہی مناسبت ہے۔

۷۴۲۱ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ

ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقْمِ۔ [راجح: ۳۱۹۰]

عبد الرزاق، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم قَالَ: ((إِنَّ يَمِينَ اللَّهِ مَلَائِكَةً، لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةً سَحَاءَ اللَّيلَ وَالنَّهَارَ إِرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْدُ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ، وَغَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ)). [راجح: ۴۶۸۴]

اللہ کے ہر دو ہاتھ ثابت ہیں جیسا اللہ ہے ویسے اس کے ہاتھ ہیں۔ اس کی کیفیت میں کرید کرنا بدعت ہے۔

۷۴۲۰ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمَقْدِمِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنَ زَيْدَ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ: جَاءَ زَيْدٌ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُوُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم، يَقُولُ: ((أَنْقِ اللَّهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم كَاتِمًا شَيْئًا لَكُمْ هَذِهِ قَالَ: فَكَانَتْ زَيْبَتْ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم تَقُولُ: زَوْجَكُنَّ أَهَالِيْكُنَّ وَزَوْجِيَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ۔ وَعَنْ ثَابِتٍ: (وَتَحْفَنِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَحْشِي النَّاسَ) نَزَلتْ فِي شَانِ زَيْبَ وَزَيْدَ بْنِ حَارِثَةَ۔

[راجح: ۴۷۸۷]

اللہ عنہ سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ پرده کی آیت ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت کے ویسہ کی دعوت دی اور زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے آسمان پر کرایا تھا۔

مالک رضی اللہ عنہ یقہل: نَزَّلْتَ آيَةً  
الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ  
عَلَيْهَا يَوْمَئِلْ حُبْرًا وَلَحْمًا، وَكَانَ تَفْخُرُ  
عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ  
اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ۔ [راجع: ۴۷۹۱]  
اس حقیقت کو ان ہی لفظوں میں بلاچون و چرا تشیم کرنا طریقہ سلف ہے۔

(۷۲۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شیعہ نے خردی، انہوں نے کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ سے بڑھ کر ہے۔

۷۴۲۲ - حدَثَنَا أبواليمان، أخْبَرَنَا شَعِيبٌ، حَدَثَنَا أبوالزناد، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَمَا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فُرْقَ عَرْشِهِ، إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ عَلَى غَضَبِي)). عرش ایک مخلوق ہے جس کا وجود قدیم ہے۔

۷۴۲۳ - حدَثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِرِ، حَدَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي هَلَّالٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الْتِي وُلِّدَ فِيهَا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةً دَرَجَاتٍ أَعْدَدَهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ دَرَجَتٍ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَغْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجُّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ)). [راجع: ۲۷۹۰]

(۷۲۲) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ہلال نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھ کر تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔ خواہ اس نے بھرت کی ہو یا وہیں مقیم رہا ہو جمال اس کی پیدائش ہوئی تھی۔ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کی اطلاع لوگوں کو نہ دے دیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سورج ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیانہ درجے کی جنت ہے اور بلند ترین اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

جنتون کو اور عرش کو اسی ترتیب سے تسلیم کرنا آیت "الذین یوم منون بالغیب" کا تقاضا ہے آمنا بھما قال اللہ و قال رسولہ (۳۲۲۳) ہم سے میکی بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے اور ان سے ابراہیم تھی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر گنڈھی نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ میٹھے ہوئے تھے، پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تمیں معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے والے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت چاہتا ہے پھر اسے اجازت دی جاتی ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ واپس وہاں جاؤ جماں سے آئے ہو۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ذالک مستقر لہا"

عبداللہ بن عثیمین کی قرأت یوں ہی ہے۔

قراءۃ عبد اللہ۔ [راجع: ۳۱۹۹]

**لشیخ** یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ سورج حرکت کرتا ہے اور زمین ساکن ہے جیسے اگلے فلاسفہ کا قول تھا اور ملن ہے کہ حرکت سے یہ مراد ہو کہ ظاہر میں جو سورج حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر اس صورت میں لوٹ جانے کا لفظ ذرا غیر چپاں ہو گا۔ دوسرا شہہ اس حدیث میں یہ ہوتا ہے کہ طلوع اور غروب سورج کا باعتبار اختلاف اقلیم اور بلدان تو ہر آن میں ہو رہا ہے پھر لازم آتا ہے کہ سورج ہر آن میں سجدہ کر رہا ہو اور اجازت طلب کر رہا ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر آن میں وہ ایک ملک میں طلوع دوسرے میں غروب ہو رہا ہے اور ہر آن میں اللہ تعالیٰ کا سجدہ گزار اور طالب حکم ہے۔ اس میں کوئی استبعاد نہیں۔ سجدے سے یہ سجدہ تحوزے مراد ہے جیسے آدمی سجدہ کرتا ہے بلکہ سجدہ قری اور حال یعنی اطاعت اور خداوندی۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے۔ یہ بھی بالکل صحیح ہے۔ معلوم ہوا پروردگار کا عرش بھی کروی ہے اور سورج ہر طرف سے اسکے تلے واقع ہے کیونکہ عرش تمام عالم کے وسط اور تمام عالم کو محیط ہے۔ اب یہ اشکال رہے گا۔ فانہا تذہب یہی تسبیح تے العرش میں حتیٰ کے کیا معنی رہیں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حتیٰ یہاں تقلیل کے لیے ہے یعنی وہ اس لیے چل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ عرش کے تلے سر بیجوہ اور مطیع اور امر خداوندی رہے۔ نوٹ: سائنسدانوں اور جغرافیہ دانوں کے مفروضے آئے روز بدلتے رہتے ہیں ہمیں اسی چیز پر ایمان رکھنا چاہیئے کہ سورج حرکت کرتا ہے اور سجدہ بھی، کیفیت اللہ تعالیٰ بہتر جاتا ہے ( محمود الحسن اسد)

(۳۲۲۵) ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم نے، انہوں نے کہا ہم سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے عبید بن سباق نے بیان کیا اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن خالد نے

۷۴۲۵ - حدّثنا موسى عن إبراهيم، حدّثنا ابن شهاب، عن عبيده الله بن السباق أن زيداً بن ثابتَ وقال الميث: حدّثني عبد الرحمن بن خالدٍ. عن ابن

بیان کیا، ان سے ابن شاب نے، ان سے ابن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوکبرؓ نے مجھے بلا بھیجا، پھر میں نے قرآن کی تلاش کی اور سورۃ توبہ کی آخری آیت ابو خزیمہ انصاریؓ کے پاس پائی۔ یہ آیات مجھے کسی اور کے پاس نہیں ملی تھیں۔ لقد جاءكم رسول من انفسكم. سورۃ برأت کے آخر تک۔ ہم سے میکی بن بکیر نے بیان کیا، ان سے لیث نے بیان کیا اور ان سے یونس نے یہی بیان کیا اور بیان کیا کہ ابو خزیمہ انصاریؓ کے پاس سورۃ توبہ کی آخری آیات پائیں۔

شہاب، عن ابن السباق أن زيد بن ثابت حدثه قال: أرسَلَ إِلَيْيَهُ أَبُوكَبَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَبَقَتِ الْقُرْآنَ، حَتَّى وَجَدْنَا آخِرَ سُورَةَ التُّوْبَةِ مَعَ أَبِيهِ حُزَيْنَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ هَلْقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُ مِنْ أَنفُسِكُمْ هُنَّا حَتَّى خَاتِمَةَ بَرَاءَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكَرٍ، حَدَّثَنَا الْمُنْتَهَى عَنْ يُونُسَ بِهَذَا وَقَالَ مَعَ أَبِيهِ حُزَيْنَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

[راجع: ۲۸۰۷]

باب کی مناسبت اس آیت میں عرش کا ذکر ہے۔

۷۴۲۶ - حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ أَسْدٍ، حَدَّثَنَا وَهِبَّةً، عَنْ سَعِيدٍ عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ الْغَالِيَةِ عَنْ أَبِينَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبَلَةِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)). [راجع: ۶۳۴۵]

عرش عظیم ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ خدا جانے تاویل کرنے والوں نے اس پر کیوں غور نہیں کیا۔

۷۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَصْنَعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَإِذَا أَتَاهَا مِوسَىٰ آخِذُهُ بِقَاتِمَةِ مِنْ قَوَافِلِ الْعَرْشِ)). [راجع: ۲۴۱۲]

۷۴۲۸ - وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْزَةَ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَأَكُونُ أُولَئِنَّ مَنْ بَعْثَ، فَإِذَا مُوسَى آخَذَ بِالْعَرْشِ)).  
پھر میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موئی ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
عرش کا پایہ تھا ہے ہوئے ہیں۔

[راجح: ۲۴۱۱]

باب سے یہ مناسبت ہے کہ اس میں عرش کا ذکر ہے۔ عرش کی تاویل کرنے والے طریقہ سلف کے خلاف بولتے ہیں۔ غفرالله لہم (آمین)  
**باب سورۃ معارج میں اللہ تعالیٰ کا فرمان**

### ۲۳ - باب قول اللہ تعالیٰ:

”فرشتے اور روح القدس اس کی طرف چڑھتے ہیں“  
اور اللہ جل ذکرہ کا سورۃ فاطر میں فریان کہ ”اس کی طرف پاکیزہ کلے چڑھتے ہیں“ اور ابو جمرہ نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ تھا نے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم ﷺ کے بعثت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ مجھے اس شخص کی خبر لا کر دو جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے وحی آتی ہے۔ اور مجاهد نے کہانیک عمل پاکیزہ کلے کو اٹھایا تھا۔ (اللہ تک پہنچا رہتا ہے) ذی المعارض سے مراد فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ وَقَوْلُهُ حَلْ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّهُ يَصْنَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ﴾ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرَ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِأَخِيهِ: أَعْلَمُ لِي عِلْمًا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَزَعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَيْرُ مِنَ السَّمَاءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ. يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ: الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللَّهِ.

**تشییع** اس باب میں امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اللہ جلالہ کے علو اور فوقیت کے اثبات کے دلائل بیان کئے ہیں۔ ابہدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت فوق میں ہے اور اللہ کو اوپر سمجھنا یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ جلال سے جالل شخص جب مصیبت کے وقت فریاد کرتا ہے تو منہ اوپر اٹھا کر فریاد کرتا ہے مگر جہیسے اور اسکے اتباع نے برخلاف شریعت و برخلاف فطرت انسانی فوقیت رحمانی کا انکار کیا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ جہنم نماز میں بھی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ کے سبحان ربی الاصل کا کرتا۔ لعنة اللہ علیہ۔

۷۴۲۹ - حدیثاً إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكُ، عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَعَاقِبُونَ فِيمُكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْعَلُونَ فِي صَلَةِ الْأَصْنَافِ وَصَلَةِ الْفَصَدِرِ، ثُمَّ يَغْرُجُ الَّذِينَ بَأْتُوا فِيمُكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُولُونَ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِنَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصْلُونَ وَاتَّيَاهُمْ وَهُمْ يَصْلُونَ)).

[راجح: ۵۰۰۵]

کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(۷۳۳۰) اور خالد بن مخلد نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے بیان نہیں کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حلال کمالی سے ایک کھجور کے برابر بھی خیرات کی اور اللہ تک حلال کمالی ہی کی خیرات پہنچتی ہے، تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کر لیتا ہے اور خیرات کرنے والے کے لیے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتی ہے۔ اور ورقاء نے اس حدیث کو عبد اللہ بن دینار سے روایت کیا، انہوں نے سعید بن یسار سے، انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے، اس میں بھی یہ فقرہ ہے کہ اللہ کی طرف وہی خیرات پہنچتی ہے جو حلال کمالی میں سے

۷۴۳۰ - وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلُدٍ، حَدَّثَنَا سَلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ هُرَيْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِهِ تَمَرَّدَ مِنْ كَسْبِ طَيْبٍ وَلَا يَصْنَعُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيْبُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقْبِلُهَا بِيمِينِهِ، ثُمَّ يُرْتَبِهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرْتَبِي أَحَدُكُمْ فَلَوْءَةً، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَلَلِ)). وَرَوَاهُ وَرَفَعَهُ عَنْ أَبِيهِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْزَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَلَا يَصْنَعُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيْبُ)).

[راجح: ۱۴۱۰]

اس کو امام یقین نے وصل کیا ہے۔ امام بخاری جعلیہ کی غرض اس سند کے لانے سے یہ ہے کہ ورقاء اور سلیمان دونوں کی روایت میں اتنا اختلاف ہے کہ ورقاء اپنا شیخ الشیخ سعید بن یسار کو بیان کرتا ہے اور سلیمان ابو صالح کو، باقی سب باتوں میں اتفاق ہے کہ اللہ کی طرف پاک چیزیں جاتی ہے۔ اللہ کے لیے دائیں ہاتھ کا اثبات بھی ہے۔

(۷۳۳۱) ہم سے عبد العالی بن حماد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید نے بیان کیا، ان سے قادة نے، ان سے ابوالعالیہ نے اور ان سے ابن عباس نے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پریشانی کے وقت کرتے تھے "کوئی معبود اللہ کے سوانیں جو عظیم ہے اور بربار ہے۔ کوئی معبود اللہ کے سوانیں جو عرش عظیم کا رب ہے۔ کوئی معبود اللہ کے سوانیں جو آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

۷۴۳۱ - حَدَّثَنَا عَنْدَ الْأَغْلَى بْنَ حَمَادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْيَعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَاتِدَةَ عَنْ أَبِيهِ الْفَاعِلِيَّةِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْنُغُ بِهِنْ عَنْدَ الْكَرْبَلَةِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)).

[راجح: ۶۳۴۵]

اس میں عرش عظیم کا ذکر ہے باب سے یہی متناسب ہے۔

(۷۳۳۲) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے ابن ابی نعمان ابونعم نے... قبیصہ کو شک تھا... اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ

۷۴۳۲ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبْنِ أَبِيهِ نُعْمَانَ، أَوْ أَبِيهِ نُعْمَانَ شَكَ قَبِيْصَةُ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ قَالَ: بَعْثَ إِلَى

نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور مجھ سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا، ان سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ائمہ سنیان نے خبر دی، ائمہ ان کے والد نے، ائمہ ابن ابی نعم نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آنحضرت مسیح بن اسے اقرع بن حابس حظی، عبیینہ بن بدر فراری، علقہ بن علاش العامری اور زید الجلیل الطائی میں تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو غصہ آگیا اور انہوں نے کما کہ آنحضرت مسیح بن اسے رئیسوں کو تودیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں۔ آنحضرت مسیح بن فرمایا کہ میں ایک مصلحت کے لیے ان کا دل بسلاتا ہوں۔ پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، داڑھی گھنی تھی، دونوں کلے پھولے ہوئے تھے اور سر گٹھا ہوا اتحاد مرسود نے کہا اے محمد! (مسیح) اللہ سے ڈر۔ آنحضرت مسیح بن نے فرمایا کہ اگر میں بھی اس کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون اس کی اطاعت کرے گا؟ اس نے مجھے زمین پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ پھر حاضرین میں سے ایک صحابی حضرت خالد بن سہیل یا حضرت عمر بن شہنشہ نے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو آنحضرت مسیح بن نے منع فرمایا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کے صرف لفظ پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلقو سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکال کر پھیک دیئے جائیں گے جس طرح تیرشکاری جانور میں سے پار نکل جاتا ہے، وہ اہل اسلام کو (کافر کہہ کر) قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے ان کا درپیا تو ائمہ قوم عاد کی طرح نیست و نابود کر دوں گا۔

البِيْهِيْكَ بِدُهْيَيْهِ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةَ.  
وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَاقَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِينَ  
أَبِي نَعْمَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:  
بَعْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ بِالْمِنْ إِلَى النَّبِيِّ  
بِدُهْيَيْهِ فِي تُرْبَيْهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَفْرَعَ بْنِ  
حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَخْدَى بَنِي مُجَاشِعَ وَبَيْنَ  
عَبِيْتَهَا بْنِ بَذْرِ الْفَزَارِيِّ، وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ  
غَلَّاثَةِ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَخْدَى بَنِي كَلَابِ وَبَيْنَ  
زَيْدِ الْخِيلِ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَخْدَى بَنِي نَبَهَانَ  
فَعَضَضَتْ قُرَيْشُ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا: يُغْطِيهِ  
صَاحِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدْعَنَا قَالَ: إِنَّمَا  
أَتَأْلَفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِيَ  
الْجَيْنِ، كَثُ الْلَّحِيَّةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ،  
مَخْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَتَقِ الْلَّهُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ  
((فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا  
عَصَيَهُ فَإِنَّمَا عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا  
تَأْمُونُنِي)) فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَةً أَرَاهُ  
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَّعَهُ النَّبِيُّ  
فَلَمَّا وَلَى  
قَالَ النَّبِيُّ  
((إِنَّ مِنْ ضَيْضِيَ هَذَا  
قَوْمًا يَقْرُؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُ  
حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرْوَقِ  
السَّهْمِ مِنَ الرَّوْمَيَّةِ، يَقْتَلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ  
وَيَدْعَوْنَ أَهْلَ الْأُونَاتِ لَئِنْ أَذْرَكْتُهُمْ  
لَا قَلَّنَهُمْ قَلَّ عَادِ)). [راجح: ۳۴۴]

اس باب میں امام بخاری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو اس لیے لائے کہ اس کے دوسرے طریق (کتاب المغازی) میں یوں ہے کہ میں، اس پاک پروردگار کا امین ہوں جو آسمانوں میں یعنی عرش عظیم پر ہے۔ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ اپنی عادت کے موافق

اس طریق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(۷۳۳) ہم سے عیاش بن الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم قشی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر گنڈھی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کرم شہیم سے آیت ”والشمس تجروی لمستقرلها“ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

۷۴۳۳ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا وَكَبِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيميِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ ذَرَّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ هَوَ الشَّمْسُ تَجَرِي لِمُسْتَقْرِئِ لَهَا، قَالَ مُسْتَقْرِئُهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.

[راجع: ۳۱۹۹]

**لَذِيقَةٌ** باب کی سب احادیث سے امام بخاری ہٹھیئے نے علو اور فویت باری تعالیٰ ثابت کی اور اس کے لیے جتنے فوق ثابت کی جیسے اہل حدیث کا نام ہب ہے اور ابن عباس ہٹھیٹا کی روایت میں جو رب العرش ہے اس سے بھی یہی مطلب نکلا کیونکہ عرش تمام اجسام کے اوپر ہے اور رب العرش عرش کے اوپر ہو گا اور تجب ہے ابن منیر سے کہ انہوں نے امام بخاری کے مشرب کے خلاف یہ کہا کہ اس باب سے ابطال جتنے مقصود ہے۔ اگر امام بخاری کی یہ غرض ہوتی تو وہ صعود اور عروج کی آیتیں اور علو کی احادیث اس باب میں کیوں لائے معلوم نہیں کہ فلاسفہ کے چزوں کا اثر ابن منیر اور ابن حجر اور ایسے علماء حدیث پر کیوں نکر پڑ گیا جو اباثت جتنے دلیلوں سے اتنا مطلب سمجھتے ہیں لیعنی ابطال جتنے ان ہذا الشنی عجائب۔

باب سورۃ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس دن بعض چہرے تروتازہ ہوں گے، وہ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے، یاد کیجہ رہے ہوں گے"

۴ - باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :  
﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِنِ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾

اس باب میں امام بخاری نے دیدارِ الہی کا اثبات کیا جس کا جھیلہ اور معتزلہ اور روافیض نے انکار کیا ہے۔

(۷۳۳) ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد اور ہشیم نے بیان کیا، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے جریر ہٹھیٹھ نے کہ ہم نبی کرم شہیم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف دیکھا۔ چودھویں رات کا چاند تھا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اس کے دیکھنے میں کوئی دھکا پیل نہیں ہو گی۔ پس اگر تمہیں اس کی طاقت ہو کہ سورج طلوع ہونے کے پہلے اور سورج غروب ہونے کے پہلے کی نمازوں میں سستی نہ ہو تو ایسا کرو۔

۷۴۳۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ، وَهَشِيمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَمَا جَلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبِّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَةِ قَبْلِ طَلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَةِ قَبْلِ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعُلُوا)).

[راجع: ۵۵۴]

**لَذِيقَةٌ** یہ تشبیہ روایت کی ہے ساتھ روایت کے جیسے چاند کی روایت ہر شخص کو بے وقت اور بلا تکلیف کے میر ہوتی ہے اسی

طرح آخرت میں پروردگار کا دیدار بھی ہر مومن کو بے وقت اور بلا تکلیف حاصل ہو گا۔ اب قسطلانی نے جو معلوکی سے نقل کیا کہ اس کی روایت بلا جست ہو گی تمام جمادات میں کیونکہ وہ جست سے پاک ہے۔ یہ عجیب کلام ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور مثلاً ان خیالات کا وہی تقلید ہے فلاسفہ اور پچھلے متكلمین کی۔ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول نے کہا فرمایا ہے کہ وہ تعالیٰ شانہ جست یا جسمیت سے پاک اور منزہ ہے۔ یہ دل کی تراشی ہوئی باشیں ہیں۔

(۷۴۳۵) ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عاصم بن یوسف البریوی نے بیان کیا، ان سے ابو شاب نے بیان کیا، ان سے اساعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا اور ان سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔

۷۴۳۵ - حدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى،  
حدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوِعِيُّ، حدَّثَنَا  
أُبُوشَاهِبٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ،  
عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكُمْ  
سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا)). [راجع: ۵۵۴]

ثابت ہوا کہ قیامت کے دن دیدار حق تعالیٰ برحق ہے۔

(۷۴۳۶) ہم سے عبدة بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حسین جعفی نے بیان کیا، ان سے زائدہ نے، ان سے بیان بن بشر نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریر بن شہر نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے چودھویں رات کو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اپنے رب کو قیامت کے دن اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں کوئی مزاحمت نہیں ہوگی۔ کھلم کھلا دیکھو گے۔ بے تکلف بے مشقت بے رحمت۔

۷۴۳۶ - حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حدَّثَنَا  
حُسَيْنَ الْجَعْفَى، عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانَ بْنَ  
بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، حدَّثَنَا  
جَرِيرٌ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لِيَلَّةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لَا تُضَانُونَ  
فِي رُوتَبَتِهِ)). [راجع: ۵۵۴]

**تشریح** قیامت کے دن دیدار باری تعالیٰ حق ہے جو ہر مومن مسلمان کو بلا وقت ہو گا جیسے چودھویں رات کا چاند سب کو صاف نظر آتا ہے۔ اللہم ارجنا آمین۔

(۷۴۳۷) ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے، ان سے عطاء بن یزید لیشی نے اور ان سے ابو ہریرہ بن شہر نے بیان کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھنے میں گے؟ آنحضرت ﷺ نے پوچھا، کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے پوچھا کیا جب بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ

۷۴۳۷ - حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ،  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْلَّيْشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى  
رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلْ تُضَارُونَ فِي  
النَّهَارِ لِيَلَّةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُونَ فِي الشَّمْسِ

بنے فرمایا کہ پھر تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا کہ تم میں جو کوئی جس چیز کی پوجا پاٹ کیا کرتا تھا وہ اس کے پیچھے لگ جائے۔ چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے لگ جائے گا اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے لگ جائے گا (اسی طرح قبروں تعمیلوں کے پیچاری قبروں تعمیلوں کے پیچھے لگ جائیں گے) پھر یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بڑے درجہ کے شفاعت کرنے والے بھی ہوں گے یا متفاق بھی ہوں گے ابراہیم کو ان لفظوں میں شک تھا۔ پھر اللہ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم یہیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارا رب آجائے جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، وہ اقرار کریں گے کہ تو ہمارا رب ہے۔ چنانچہ وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے اور دوزخ کی پیچھے پہلی صراط نصب کر دیا جائے گا اور میری امت سب سے پہلے اس کو پار کرنے والے ہوں گے اور اس دن صرف انبیاء بات کر سکتیں گے اور ان انبیاء کی زبان پر یہ ہو گا۔ اے اللہ! مجھ کو حفظ رکھ مجھ کو محفوظ رکھ۔ اور دوزخ میں درخت سعدان کے کاشوں کی طرح آنکھے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ! تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ سعدان کے کاشوں ہی کی طرح ہوں گے۔ البتہ وہ اتنے بڑے ہوں گے کہ اس کا طول و عرض اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہ ہو گا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے بدالے میں اچک لیں گے تو ان میں سے کچھ وہ ہوں گے جو تباہ ہونے والے ہوں گے اور اپنے عمل بدکی وجہ سے وہ دوزخ میں گر جائیں گے یا اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوں گے اور ان میں سے بعض نکلے کر دیے جائیں گے یا بدلتے دیئے جائیں گے یا اسی جیسے الفاظ بیان کئے۔ پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا اور

لیسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيُتَبْغِهِ، فَيَتَبَعَّ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، الشَّمْسَ وَيَتَبَعَّ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَيَتَبَعَّ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ، وَيَتَبَعَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا أَوْ مَنَافِقُوهَا)) شَكَ إِبْرَاهِيمَ ((فَإِنَّهُمْ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرْفَنَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الْقَيْمَنَةِ يَغْرِفُونَ فَيَقُولُونَ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَبْعَدُونَهُ وَيَضْرِبُونَ الصَّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَنِيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأَمْتَيْ أَوْلَى مَنْ يُجِيزُهَا، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِلٍ إِلَّا الرَّسُولُ وَدَعْوَى الرَّسُولُ يَوْمَئِلٍ، اللَّهُمَّ سَلَّمَ سَلَّمَ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِبٌ مِثْلُ شَرُوكَ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَإِنَّهَا مِثْلُ شَرُوكَ السَّعْدَانِ غَيْرُ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، تَخْطُفُ النَّاسَ بِأَغْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ الْمُوْبِقُ بِعَمَلِهِ أَوْ الْمُؤْتَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُخْرَذَلُ أَوْ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ، ثُمَّ يَتَجَلَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمْرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ، مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

جب بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو گا اور دوزخیوں میں سے جسے اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے کاتو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھرا تھے، انہیں دوزخ سے باہر نکال لیں، یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرنا چاہے گا۔ ان میں سے جنوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا تھا۔ چنانچہ فرشتے انہیں سجدوں کے نشان سے دوزخ میں پہچانیں گے۔ دوزخ ابن آدم کا ہر عضو جلا کر بھسم کر دے گی سوا سجدہ کے نشان کے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ وہ سجدہ کے نشان کو جلائے (یا اللہ! ہم گنگا روں کو دوزخ سے محفوظ رکھیو ہم کو تیری رحمت سے یہی امید ہے) چنانچہ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ یہ جل بھن چکے ہوں گے۔ پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا اور یہ اس کے نیچے سے اس طرح اگ کر نکلیں گے جس طرح سیالب کے کوڑے کر کر سبزہ اگ آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو گا۔ ایک شخص پاٹی رہ جائے گا جس کا چڑھ دوزخ کی طرف ہو گا، وہ ان دوزخیوں میں سب سے آخری انسان ہو گا جسے جنت میں داخل ہونا ہے۔ وہ کہے گا۔ رب! میرا منہ دوزخ سے پھیر دے کیونکہ مجھے اسکی گرم ہوانے پریشان کر رکھا ہے اور اس کی تیری نے جھلساؤالا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وہ اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا اگر میں تیریا یہ سوال پورا کر دوں تو تو مجھ سے کچھ اور مانگے گا؟ وہ کہے گا نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے سوا اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور وہ شخص اللہ رب العزت سے بڑے عمدہ بیان کرے گا۔ چنانچہ اللہ اس کامنہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے کاتو اتنی دیر خاموش رہے گا جتنی دیر اللہ تعالیٰ اسے خاموش رہنے دینا چاہے گا۔ پھر وہ کے گا۔ رب! مجھے صرف جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے وعدے نہیں کئے تھے کہ جو کچھ میں نے دے دیا ہے اس کے سوا

میمن ارَادَ اللَّهُ أَن يَنْحِمِمْ مِمْنَ يَشَهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَغْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثْرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ أَنَّ أَدَمَ إِلَّا أَثْرَ السُّجُودِ حَرَمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَن تَأْكُلَ أَثْرَ السُّجُودِ، فَيَغْرِبُونَ مِنَ النَّارِ قَدْ افْتَحُشُوا، فَيَصْبَعُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَبْتَوُنَ تَحْتَهُ كَمَا تَبَتَّتُ الْجَهَةُ فِي حَمِيلِ الْمَسْقَلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْفَضَاءِ بَيْنَ الْعَبَادِ وَيَتَبَقَّى رَجُلٌ مُقْبَلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ ذَخْرُوا لِلْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبُّ اصْنِفُ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَسَبَنِي رِيحُهَا وَأَخْرَقَنِي ذَكَارُهَا، فَيَدْعُو اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَن يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسِيْتَ إِنْ أَغْطِيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعَزِيزُكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيَعْطِي رَبَّهُ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَاثِيقِهِ شَاءَ، فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَّتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَتْ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبُّ قَدْمَنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَغْطِيْتَ عَهْدَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أَغْطِيْتَ أَبَدًا؟ وَيَئِلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ: أَيْ رَبُّ وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ: هَلْ عَسِيْتَ إِنْ أَغْطِيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعَزِيزُكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيَعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَاثِيقِهِ فَيَقْدِمُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ

اور کچھ بھی تو نہیں مانگے گا؟ افسوس ابن آدم تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ پھر وہ کہے گا اے رب! اور اللہ سے دعا کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو اس کے سوا کچھ اور مانگے گا؟ وہ کے گا تیری عزت کی قسم! اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا اور جتنے اللہ چاہے گا وہ شخص وعدہ کرے گا۔ چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا۔ پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جائے گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی اور دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر خیریت اور صرفت ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ شخص خاموش رہے گا۔ پھر کہے گا اے رب! مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہے گا کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کچھ میں نے تجھے دے دیا ہے اس کے سوا تو اور کچھ نہیں مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا افسوس! ابن آدم تو کتنا وعدہ خلاف ہے۔ وہ کے گا اے رب! مجھے اپنی تخلوق میں سب سے بڑھ کر بدجنت نہ بنا۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاوں پر نہ دے گا، جب نہ دے گا تو اسکے متعلق کہے گا کہ اسے جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت میں اسے داخل کر دے گا تو اس سے فرمائے گا کہ اپنی آرزوئیں بیان کر، وہ اپنی تمام آرزوئیں بیان کر دے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے یاددا لائے گا۔ وہ کے گا کہ فلاں چیز، فلاں چیز، یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ آرزوئیں اور انہیں جیسی اور تمہیں ملیں گی۔ (اللهم ارزقنا آمین)

إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ افْهَمْتَ لَهُ الْجَنَّةَ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَيَّةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُنُ مَا شاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَ ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ رَبَّ اذْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ: أَسْتَ قَدْ أَغْطِيَتْ عَهْدَكَ وَمَوَاعِيْدَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أَغْطِيَتْ؟ فَيَقُولُ: وَيَنْكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا اغْدِرْتَكَ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبَّ لَا أَكُونَ أَشْفَقَ حَنْقِيلَكَ، فَلَا يَزَالَ يَدْنُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحَكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ أَذْهَلْنِي الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ: تَسْأَلَ رَبَّهُ وَتَعْنَى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيَذَكُرُهُ يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)).

[راجع: ۸۰۶]

(۳۲۳۸) عطاء بن يزيد نے بیان کیا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے۔ ان کی حدیث کا کوئی حصہ رد نہیں کرتے تھے۔ البتہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ ”یہ اور انہیں جیسی تمہیں اور ملیں گی“ تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے دس گناہ میں کی اے ابو ہریرہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے یاد آنحضرت کا یہی

۷۴۳۸ - قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ : وَأَبْوَ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبْوَ هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: ((ذَلِكَ لَكَ، وَمِثْلُهُ مَعَهُ)), قَالَ أَبْوَ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: وَعَشْرَةً أَمْثَالَهُ مَعَهُ يَا أَبا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْوَ

هُرَبَّرَةٌ : مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ : ((ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)) ، قَالَ أَبُو سَعِيدُ الْحَذْرَيُّ : أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ قَوْلَهُ : ((ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ)) ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : ذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرُوْ أَهْلُ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ . [راجع : ۲۲]

**لئے گیرے** اس حدیث کو یہاں لانے کا مقصد یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے آنے کا ذکر ہے۔ مختزلہ، جسمیہ، متكلّمین نے اللہ کے آنے کا انکار کیا ہے اور ایسی آیات و احادیث جن میں اللہ کے آنے کا ذکر ہے۔ ان کی دور از کار تاویلات کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آتا بھی ہے۔ وہ ہر جیز پر قدرت رکھتا ہے مگر اس کی تخلوٰ کی حرکت سے تشبیہ نہیں دے سکتے زہ اس کی حقیقت کو ہم جان سکتے ہیں۔ وہ عرش پر ہے اور اس سے آسمان دنیا پر نزول بھی فرماتا ہے جس کی کیفیت ہم کو معلوم نہیں۔ ایسے ہی اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کا بھی ذکر ہے۔ اس کاہنسنا بھی برحق ہے جس کی تاویل کرنا غلط ہے۔ سلف صالحین کا یہی مسلک تھا کہ اس کی شان و صفت جس طرح قرآن و حدیث میں مذکور ہے اس پر بلا چون و پر ایمان لانا فرض ہے۔ امنا بالله کما هو باسماه و صفاتہ ہر دو صالحیوں کا لفظی اختلاف اپنے اپنے سامع کے مطابق ہے۔ ہر دو کا مطلب ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جنتیوں کو بے شمار نعمتیں عطا کرے گا جسے فہما ماتشبیہ الانفس و تلہ الاعین۔ (الزخرف: ۱۴)

(۷۳۹) ہم سے سعیٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے، ان سے خالد ابن زینیڈ نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری نقیثہ نے بیان کیا کہ ہم نے کمایار رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے۔ آنحضرت نقیثہ نے دریافت فرمایا کیا تم کو سورج اور چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے جبکہ آسمان بھی صاف ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ آنحضرت نقیثہ نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پیش آئے گی۔ جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کیا کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجارتی اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجارتی اپنے بتوں کے ساتھ، تمام جھوٹے معبودوں کے پجارتی اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرنے والے

۷۴۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْقِي بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْيَثْ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ زَيْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحَذْرَيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرِى رَبِّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوَةً؟)) قُلْنَا: لَا قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَا رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَا هُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَنْادِي مَنَّا لِيَذْهَبَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْقِلُونَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلَبِ مَعَ صَلَبِيهِمْ، وَأَصْحَابُ الْأُوْنَانِ مَعَ أُوْنَانِهِمْ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، حَتَّى يَتَقَوَّلَ مَنْ كَانَ يَعْدِدُ اللَّهَ

تھے۔ ان میں نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان ہوں گے اور اہل کتاب کے کچھ بالی ماندہ لوگ بھی ہوں گے۔ پھر دو ذخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی وہ ایسی چمکدار ہو گی جیسے میدان کا رستہ ہوتا ہے (جودور سے پانی معلوم ہوتا ہے) پھر یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ ہم عزیز این اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ انہیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو خدا کے نہ کوئی یوں ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پیٹا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا کہ پیو وہ اس چمکتی رست کی طرف پانی جان کر چلیں گے اور پھر وہ جنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر نصاری سے کہا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم صحیح این اللہ کی پوجا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ کے نہ یوں تھی اور نہ کوئی بچہ، اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ پانی سے سیراب کئے جائیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ پیو (ان کو بھی اس چمکتی رست کی طرف چلایا جائے گا) اور انہیں بھی جنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان، ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی دنیاوی فائدوں کے لیے بہت زیادہ ضرورت تھی اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنائے کہ ہر قوم اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ بیان کیا کہ پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا۔ جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہو گا اور کہ گا کہ میں تمہارا رب ہوں! لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھئے گا کیا تمہیں اس کی کوئی ثانی معلوم ہے؟ وہ کہیں گے کہ ”ساق“ (پنڈل) پھر اللہ اپنی پنڈلی کو کھولے گا اور

مِنْ بَرْأٍ أَوْ فَاجِرٍ وَغَيْرَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُغْرِضُ كَانُهَا سَرَابٌ فَيَقَالُ لِلَّهِ يَهُودٌ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا كَمَا نَعْبُدُ عَزِيزًا ابْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ : كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ اللَّهُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا، فَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيَقَالُ : اشْرَبُوا فَيَسَّاقُطُونَ فِي جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُؤْتَى لِلنَّصَارَى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: كَمَا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ بْنَ اللَّهِ فَيَقَالُ : كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ اللَّهُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيَقَالُ : اشْرَبُوا فَيَسَّاقُطُونَ حَتَّى يَتَقَى مِنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرْأٍ أَوْ فَاجِرٍ فَيَقَالُ لَهُمْ: مَا يَخِسُّكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ: فَارْفَنَاهُمْ وَنَخْرُنُ أَخْرَجْ مِنَا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَا سَمَعْنَا مَنَادِيًّا يَنْادِي لِيَلْهَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، وَإِنَّمَا نَتَظَرُ رَبَّنَا قَالَ: فَيَأْتِيهِمُ الْجَيَارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوْلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ : أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُونَ: هَلْ يَنْكِسُكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ: السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَبَيْنَهُ مِنْ كَانَ يَسْجُدُ اللَّهُ رِبَّهُ وَسَمْعَةً، فَيَذَهِبُ كَمَا يَسْجُدُ فَيَغُورُ ظَهْرَهُ طَقَا وَاحِدًا، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيَجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَهِيَّ جَهَنَّمَ) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ: ((مَذْحَثَةٌ

ہر مومن اس کے لیے سجدہ میں گرجائے گا۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے، وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیشہ تختہ کی طرح ہو کر رہ جائے گی۔ پھر انہیں پل پر لاایا جائے گا، ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک پھسلواں گرتے کا مقام ہے اس پر سننسیاں ہیں، آکٹھے ہیں، چوڑے چوڑے کانے ہیں، ان کے سر خمار سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں جو نجد کے ملک میں ہوتے ہیں۔ مومن اس پر پلک مارنے کی طرح، بکلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح گزر جائیں گے۔ ان میں بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض جنم کی آگ سے جلس کرنے کلنے والے ہوں گے یہاں تک کہ آخری فحص اس پر سے گھستنے ہوئے گز رے گا۔ تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے زیادہ مسلمان لوگ بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (تیک) اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے نجات فرمایا) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک اشرفی کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو اور اللہ ان کے چروں کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کا تو جنم میں قدم اور آدھی پنڈی جلی ہوئی ہے۔ چنانچہ جنمیں وہ پچانیں گے انہیں دوزخ سے نکالیں گے، پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں آدھی اشرفی کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ جن کو وہ پچانتے ہوں گے ان کو نکالیں گے۔ پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پچانے جانے والوں کو نکالیں گے۔

مَرْأَةٌ عَلَيْهِ خَطَايِئُ وَكَلَّابُ وَخَسْكَةٌ مَفَلْطِحَةٌ لَهَا شُوكَةٌ غَفِيفَةٌ، تَكُونُ بِنَجْدِ يَقَالُ لَهَا : السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالْطَّرْفُ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرَّبِيعِ وَكَاجَاوِيدَ الْغَنِيلِ وَالرَّكَابِ لَنَاجِ مُسْلِمٌ وَنَاجِ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمِ حَتَّى يَمْرُّ أَخْرَهُمْ يُسْحَبُ سَعْقًا فَمَا اتَّمَ بِاهْدَى لِمَنْ اتَّهَدَ فِي الْحَقِّ فَذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِلُ إِلَى الْجَنَاحِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا الَّذِينَ كَانُوا يَصْلُوُنَ مَعَنَا وَيَصْنُوُنَ مَعَنَا وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا، لَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِيقَالَ دِيَنَارَ مِنْ إِيمَانَ فَأَخْرِجُوهُ، وَيَحْرَمُ اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ إِلَى قَدْمِيهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيَخْرُجُونَ مِنْ عَرَفَوَا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِيقَالَ نِصْفَ دِيَنَارَ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرُجُونَ مِنْ عَرَفَوَا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: أَذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِيقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانَ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرُجُونَ مِنْ عَرَفَوَا)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنَّ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَأُوا: هُوَ اللَّهُ لَا يَظْلِمُ مِيقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةٌ يُضَاعِفُهَا فَيَشْنَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَنَّارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبَضُ قَبْصَةً مِنَ النَّارِ فَيَخْرُجُ أَفْوَاماً قَدْ

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تقدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھو ”اللہ تعالیٰ ذرہ بر ابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔“ اگر نیکی ہے تو اسے بروجاتا ہے۔ پھر انیاء اور مومنین اور فرشتے شفاعت کریں گے اور پروردگار کا ارشاد ہو گا کہ اب خاص میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک مٹھی بھر لے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئی ہو گئے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے سرے پر ایک نہر میں ڈال دیئے جائیں گے جسے نہر آب حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے سے اس طرح ابھریں گے جس طرح سیلاں کے کوڑے کر کر سے سبزہ ابھر آتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چنان کے یا کسی درخت کے کنارے دیکھا ہو گا تو جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے وہ سبز ابھرتا ہے اور جس پر سالیہ ہوتا ہے وہ سفید ابھرتا ہے۔ پھر وہ اس طرح لکھیں گے جیسے موتی چھکتا ہے۔ اس کے بعد ان کی گردنوں پر مر کر دی جائیں گی (کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) اور اسیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اہل جنت انہیں ”عقاء الرحمٰن“ کہیں گے۔ انہیں اللہ نے بلا عمل کے جوانوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جوان سے صادر ہوئی ہو جنت میں داخل کیا ہے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور بھی ملے گا۔

(”عقاء الرحمٰن“ یعنی رحم کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ بندے یہ اس امت کے گنگار بے عمل لوگ ہوں گے اللہم اغفر لجمعیع المسلمين والمسلمات۔ (آمین) جھوٹے معدوں کے پیخاریوں کی طرح قبروں کو پونچنے والے ان قبروں کے ساتھ اور تعزیزی علم وغیرہ کے پیخاری ان کے ساتھ چلے جائیں گے۔

(۲۳۰) اور حجاج بن منہاں نے بیان کیا، کہا ہم سے حمام بن سیحی نے بیان کیا کہا ہم سے قباہ بن دعامہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن شیر نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مومنوں کو (گرم میدان میں) روک رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس کی وجہ سے وہ غمگین ہو جائیں گے اور (صلاح کر کے) کہیں گے کہ کاش کوئی ہمارے رب سے ہماری شفاعت کرتا کہ نہیں اس حالت سے نجات ملتی۔ چنانچہ وہ مل کر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ

انفعیشوا فَيَنْقُذُنَ في نَهَرِ بِالْفَوَادِ الْجَنَّةَ  
يَقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُوُنَ في حَافَّةِ  
كَمَا تَبَثَ الْجَنَّةَ في حَمِيلِ السَّبِيلِ فَذَ  
رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ  
الشَّجَرَةِ لَمَّا كَانَ إِلَى الشَّنْسِ مِنْهَا كَانَ  
أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظَّلَّ كَانَ  
أَيْضَنَ فَيَخْرُجُونَ كَاتِلَهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيَجْعَلُنَ  
رِقَابِهِمُ الْخَوَاهِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُنَ  
أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَذِلَاءُ عَنْقَادُ الرَّحْمَنِ  
أَذْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بَغْيَرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا  
خَيْرٌ قَدْمُهُ فَيَقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ  
وَمِثْلُهُ مَعَهُ). [راجح: ۲۲]

۴۰ - وَقَالَ حَجَاجُ بْنُ مِنْهَا: حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَنَادَةُ، عَنْ أَنَسِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:  
(يُحِسِّنُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى  
يَهُمُوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوْ أَسْتَشْفَعُنَا إِلَى  
رَبِّنَا فَيَرِخْنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ  
فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ حَلَّكَ اللَّهُ

انسانوں کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ کو جنت میں مقام عطا کیا، آپ کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے۔ آپ ہماری شفاقت اپنے رب کے حضور میں کریں تاکہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ بیان کیا کہ آدم ﷺ کمیں کے کہ میں اس لاٽ نہیں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو باوجود رونکے کے درخت کھالینے کی وجہ سے ان سے ہوئی تھی اور کمیں کے کہ نوح ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ پسلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔ چنانچہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہ فرمائیں گے کہ میں اس لاٽ نہیں اور اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو بغیر علم کے اللہ رب العزت سے سوال کر کے (اپنے بیٹے کی بخشش کے لیے) انسوں نے کی تھی اور کمیں کے کہ ابراہیم ﷺ کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ بیان کیا کہ سب لوگ ابراہیم ﷺ کے پاس آئیں گے۔ تو وہ بھی یہی عذر کریں گے کہ میں اس لاٽ نہیں اور وہ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جن میں آپ نے بظاہر غلط بیانی کی تھی اور کمیں کے کہ موسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورست دی اور ان سے بات کی اور ان کو نزویک کر کے ان سے سرگوشی کی۔ بیان کیا کہ پھر لوگ موسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کمیں کے کہ میں اس لاٽ نہیں ہوں اور وہ اپنی غلطی یاد کریں گے جو ایک شخص کو قتل کر کے انسوں نے کی تھی۔ البتہ عیسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اس کے رسول، اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ عیسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس لاٽ نہیں ہوں تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے انکے اگلے چھپلے تمام گناہ معاف کر دیئے۔

چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے اس کے در دوست یعنی عرش معلیٰ پر آنے کے لیے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اس کی

بیوی و انسکنکت جنتہ و انسجَدَ لَكَ ملائِكَةَ  
وَعَلِمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ لِتُشْفَعَ لَنَا عِنْدَ  
رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا قَالَ:  
فَيَقُولُ: لَسْتُ هَنَّا كُمْ، قَالَ: وَيَدْكُرُ  
خَطِيَّةَ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ  
وَقَدْ نَهَيَ عَنْهَا، وَلَكِنْ اتَّوَا نُوحًا أَوْلَ  
نَبِيًّا بَعْدَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ،  
فَيَاتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هَنَّا كُمْ وَيَدْكُرُ  
خَطِيَّةَ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبُّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ،  
وَلَكِنْ اتَّوَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ قَالَ:  
فَيَاتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هَنَّا كُمْ،  
وَيَدْكُرُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ كَذَبَهُنَّ، وَلَكِنْ  
اتَّوَا مُوسَى عِنْدَهَا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلِمَةٌ  
وَقَرَبَهُ نَجِيَا قَالَ: فَيَاتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ:  
إِنِّي لَسْتُ هَنَّا كُمْ وَيَدْكُرُ خَطِيَّةَ الَّتِي  
أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلَكِنْ اتَّوَا عِيسَى  
عَنْدَهُ رَسُولُهُ وَرُوحُهُ وَكَلِمَةً،  
قَالَ: فَيَاتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هَنَّا كُمْ  
وَلَكِنْ اتَّوَا مُحَمَّدًا عَنْدَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ  
مَا تَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخَرَ، فَيَاتُونِي  
فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي  
عَلَيْهِ إِذَا رَأَيْتُهُ وَقَفْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا  
شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدَ  
وَقُلْ: يَسْمَعُ وَاشْفَعُ تُشْفَعَ وَسَلْ تُغْطَقَ قَالَ  
فَأَرْفَعْ رَأْسِي فَأَثْنَى عَلَى رَبِّي بِشَاءَ  
وَتَحْمِيدِ يَعْلَمْنِي نَمَّ اشْفَعُ فَيَحْدُثُ لِي حَدًا،  
فَأَخْرُجْ فَأَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةَ) قَالَ قَنَادَةُ:

اجازت دی جائے گی پھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدہ میں گرفتوں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے جب تک چاہے گا اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! سرا اٹھاؤ، کوسنا جائے گا، شفاعت کرو تم ساری شفاعت قبول کی جائے گی، جو مانگو گے دیا جائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں اپنا سرا اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و شکر کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ بیان کیا کہ پھر میں شفاعت کروں گا۔ چنانچہ میرے لیے حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بنتوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ پھر میں نکالوں گا اور جنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر تیری مرتبہ اپنے رب سے اس کے دردولت کے لیے اجازت چاہوں گا اور مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر میں اللہ رب العزت کو دیکھتے ہی اس کے لیے سجدہ میں گرفتوں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے یوں ہی چھوڑے رکھے گا۔ پھر فرمائے گا اے محمد! سرا اٹھاؤ، کوسنا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائے گی، مانگو دیا جائے گا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و شکر کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔ بیان کیا کہ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں اس کے مطابق جنم سے لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ قادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بنتوں کو یہ کہتے سنا کہ پھر میں لوگوں کو نکالوں گا اور انہیں جنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، یہاں تک کہ جنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہو گا (یعنی انہیں ہیشہ ہی اس میں رہنا ہو گا) (یعنی کفار و مشرکین) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ”قریب ہے کہ آپ کا رب مقام محمود پر آپ کو بھیجے گا“ فرمایا کہ یہی وہ مقام محمود ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مسیح بن مسیح سے وعدہ کیا ہے۔

**لشیخ** مقام محمود وہ رفیع الشان درجہ ہے جو خاص ہمارے رسول کشم مسیح بن مسیح کو عنایت ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس مقام پر اگلے اور پچھلے سب رشک کریں گے۔ روایت میں اوپر اللہ کے گھر کا ذکر آیا ہے۔ گھر سے مراد جنت ہے اضافت تشریف

وسمعته ايضاً يقول: ((فَأَخْرُجْ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَغْوُدُهُمْ فَأَسْتَاذُنَ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدَ وَقُلْ يَسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشْفَعْ وَسَلِّنْ تُعْظَمَ قَالَ: فَأَرْفَعْ رَأْسِي فَأَثْنَى عَلَى رَبِّي بِشَاءَ وَتَحْمِيدِ يَعْلَمْنِي قَالَ: ثُمَّ اشْفَعْ فَيَحْدُثُ لِي حَدًا فَأَخْرُجْ فَأَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ)) قَالَ قَنَادَةً: وسمعته يقول: ((فَأَخْرُجْ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَغْوُدُهُمْ فَأَسْتَاذُنَ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدَ وَقُلْ يَسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشْفَعْ وَسَلِّنْ تُعْظَمَ قَالَ: فَأَرْفَعْ رَأْسِي فَأَثْنَى عَلَى رَبِّي بِشَاءَ وَتَحْمِيدِ يَعْلَمْنِي قَالَ: ثُمَّ اشْفَعْ فَيَحْدُثُ لِي حَدًا فَأَخْرُجْ فَأَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ)) قَالَ قَنَادَةً: وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((فَأَخْرُجْ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَنْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَلُوذُ)) قَالَ: ثُمَّ تَلَأَ هَذِهِ الْآيَةُ عَسَى أَنْ يَعْثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا)) قَالَ: وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدْتَ نَبِيُّكُمْ ﷺ)). [راجع: ۴۴]

کے لئے ہے جیسے بیت اللہ۔ مصالح و اعلیٰ نے کاترجمہ یوں ہے میں اپنے مالک سے اجازت ٹھاون گا جب میں اس کے گرفتنی جنت میں ہوں۔ یہاں گھر سے مراد خاص وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ اس وقت تھی فرماؤ گا وہ عرش محلی ہے اور عرش کو صحابہ نے خدا کا گھر کہا ہے۔ ایک صحابی کا قول ہے وکان اللہ اعلیٰ وارفع (وحیدی)

حدیث میں اللہ کے لیے پندھی کا ذکر ہے اس پر جس طرح وہ مذکور ہے بلا تاویل ایمان لانا فرض ہے۔ اس کی حقیقت اللہ کے حوالہ کرنا طریقہ سلف ہے۔ اسی طرح اہل نار کو مٹھی بھر کر نکالنے اور جنت میں داخل کرنے کا ذکر ہے جو برحق ہے جیسا اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے وہی اس کی مٹھی ہے جس کی تفصیل معلوم کرنا ہماری عقولوں سے بیہد ہے۔ اللہ کی مٹھی کا کیا نہ کہا ہے۔ بڑے ہی خوش نصیب ہوں گے وہ دوزخی جو اللہ کی مٹھی میں آکر دوزخ سے نجات پا کر داخل جنت ہوں گے۔

حافظ صاحب نقل فرماتے ہیں لاتفاق معاون فی رویتہ بالضم والتشدید معناہ تجتمعون لرؤیتہ فی جهہ ولا یضم بعضکم الی بعض و معناہ بفتح الناء کذا لک والاصل لا تضامون فی رویتہ باجتماع فی جهہ فانکم ترویہ فی جهاتکم کلہا۔ (مذاہ فتح الباری) یعنی لفظ تضامون تا کے پیش اور نیم کے تشدید کے ساتھ اس کے معنی یہ کہ اس اللہ کے دیدار کرنے میں تمہاری بھیڑ نہیں ہو گی۔ تم اسے ہر طرف سے دیکھ سکو گے اور بعض بعض سے نہیں ٹکرائے گا اور تا کے فتوح کے ساتھ بھی معنی یہ ہے۔ اصل میں یہ لفظ لا تضامون دو تا کے ساتھ ہے ایک تا کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا مطلب یہی ہے کہ تم اس کا ہر طرف سے دیدار کر سکو گے بھیڑ بھاڑ نہیں ہو گی جیسا کہ چاند کے دیکھنے کا منظر ہوتا ہے۔ لفظ طاغوت سے شیاطین اور اصنام اور گمراہی و ضلالت کے سردار مراد ہیں۔ اثر ابودوسے مراد چڑھہ یا سارے اعضاے کیوں مراد ہیں قال عیاض بدل علی ان المراد باثر السجود الوجة خاصة اثر بجهہ سے خاص چڑھہ مراد ہے۔ آخر حدیث میں ایک آخری خوش نصیب انسان کا ذکر ہے جو سب سے پیچھے جنت میں داخل ہو کر سور حاصل کرے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ قازمین بخاری شریف مردوں عورتوں کو جنت کا داخلہ عطا کرے اور سب کو دوزخ سے بچائے آئیں۔ اللهم انا نسالك الجنة و نعوذ بک من النار فتقبل دعاء نا یارب العالمین آمين!

(۷۴۴۱) ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کما مجھ سے میرے چھانے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے صالح نے بیان کیا، ان سے ابن شلب نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں ایک ذریے میں جمع کیا اور ان سے کہا کہ صبر کرو یاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آکر ملو۔ میں حوض پر ہوں گا۔

اللہ اور اس کے رسول کی ملاقات محشر میں برحق ہے اس کا انکار کرنے والے گمراہ ہیں۔ حدیث هذا کا یہی مقصود ہے۔ مال غنیمت سے متلقن انصار کو بعض دفعہ کچھ ملاں ہو جاتا تھا اس پر آپ نے ان کو تسلی ولائی۔

ترجمہ باب کی مطابقت اس طرح تکی کہ فرمایا تم اللہ کا دیدار تم کو حاصل ہو۔

(۷۴۴۲) مجھ سے ثابت بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے ابن جرج نے بیان کیا، ان سے سلیمان

حدیثاً عَيْنِدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي عَمِيْ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَّسُ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعُهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ: ((اَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ)). [راجح: ۳۱۴۶]

حدیث ثابت بن محمد، حدیث سفیان، عَنْ أَبِنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ

احول نے بیان کیا، ان سے طاؤس نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تجدی کی نماز میں یہ دعا کرتے تھے۔ ”اے اللہ! اے ہمارے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان و زمین کا تھامنے والا ہے اور ان سب کا جوان میں ہیں اور تیرے ہی لیے حمد ہے، تو آسمان و زمین کا نور ہے اور ان سب کا جوان میں ہیں۔ تو سچا ہے۔ تیرا قول سچا، تیرا وعدہ سچا، تیرا ملاقات سچی ہے، جنت سچی ہے، دوزخ سچی ہے، قیامت سچی ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے جھکا، تمھ پر ایمان لایا، تمھ پر بھروسہ کیا، تیرے پاس اپنے جھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کیا، پس تو مجھے معاف کر دے، میرے وہ گناہ بھی جو میں پہلے کر چکا ہوں اور وہ بھی جو بعد میں کروں گا اور وہ بھی جو میں نے پوشیدہ طور پر کئے اور وہ بھی جو ظاہر طور پر کیا اور وہ بھی بن میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا اور کوئی مبعود نہیں۔ ابو عبد اللہ حضرت امام شخاری رحمۃ اللہ عنہ نے کہا کہ قیس بن سعد اور ابو الزبیر نے طاؤس کے حوالہ سے ”قیام“ بیان کیا اور مجید نے ”قوم“ کمایعنی ہر چیز کی نگرانی کرنے والا اور عمر رضی اللہ عنہ نے ”قیام“ پڑھا اور دونوں ہی مرح کے لیے ہیں۔

الأَخْوَلُ، عَنْ طَاؤسٍ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ الظَّلَلِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبِّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَلَكَ آتَيْتُ وَعْلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ خَاصَّتْ وَلَكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا فَدَمْتُ وَمَا أَخْرَتْ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَغْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزَّبِيرِ عَنْ طَاؤسٍ قِيَامٌ. وَقَالَ مُجَاهِدُ الْقَيْوَمِ: الْقِيَامُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، وَقَوْلًا غَمْرَ الْقِيَامِ وَكِلَّاهُمَا مَذْخَلٌ. [راجح: ۱۱۲۰]

قیام مبالغہ کا صیغہ ہے معنی وہی ہے یعنی خوب تھامنے والا۔ قیس کی روایت کو مسلم اور ابوالزبیر کی روایت کو امام مالک نے موظاٹیں وصل کیا۔

(۷۴۴۳) ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے اسامہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے اعمش نے بیان کیا، ان سے خیشہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے عدی بن حاتم بن قرطہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں ہو گا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا اور نہ کوئی جاگ ہو گا جو اسے چھپائے رکھے۔

بلکہ ہر مومن اللہ تعالیٰ کو بغیر جاگ کے دیکھے گا اور اس سے بات کرے گا یا اللہ! ہم کو بھی یہ درجہ نصیب فرمائیو آئیں۔

۷۴۴۳ - حَدَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَثَنَا أَبُو أَسَمَّةَ حَدَثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ خَيْشَمَةَ، عَنْ عَدَيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بِيَنَّهُ وَبِيَنَهُ تَرْجُمَانٌ، وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ)). [راجح: ۱۴۱۳]

(۳۲۷) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبد الصمد نے بیان کیا، ان سے ابو عمران نے، ان سے ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس نے، ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس میں سارا سلامان چاندی کا ہو گا اور وہ جنتیں ایسی ہوں گی جو خود اور اس کا سارا سلامان سونے کا ہو گا اور جنت عدن میں قوم اور اللہ کے دیدار کے درمیان صرف چادر کبیرائی رکاوٹ ہو گی جو اللہ رب العرط کے منہ پر پڑی ہو گی۔

٧٤٤ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْغَزِيرِ بْنُ عَبْدِ الصَّمْدِ، عَنْ أَبِي  
عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((جَنَّاتٌ  
مِّنْ فَضْلَةٍ آتَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّاتٌ مِّنْ  
ذَهَبٍ، آتَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِنَّا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ  
وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكَبِيرِ  
عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)).

[رائع: ٤٨٧٨]

**لشیحہ** معلوم ہوا کہ جب پروردگار کو منظور ہو گا اس کبیریٰ کی چادر کو اپنے منہ سے ہٹادے گا اور جنہی ابس کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت عدن تمام حبابوں کے پرے ہے۔ جنت العدن میں جب آدمی پہنچ گیا تو اس نے سارے حبابوں کو طے کر لیا۔ اللہ پاک ہم سب کو ہمارے ماں باپ آل و اولاد اور تمام قارئین بخاری شریف کو جنت العدن کا داخلہ نصیب کرے۔ آمين یارب العالمین۔

(۷۴۲۷) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا  
ہم سے سفیان بن عبینہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الملک  
بن اعین اور جامع بن ابی راشد نے، ان سے ابو واکل نے اور ان  
سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار  
لیا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصناک ہو گا۔  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے تصدیقاً قرآن  
مجید کی اس آیت کی تلاوت کی۔ ”بلاشبہ جو لوگ اللہ کے عمد اور اس  
کی قسموں کو تھوڑی پونچی کے بد لے بیچتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کا  
آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا“ آخر  
آیت تک (سورہ آل عمران)

٧٤٤٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سَفِيَّاً، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ افْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيمِينِ كَادِيَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَصْبَانٌ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِصْنَافَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : ((إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثُمَّ نَأْلِكُ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يَكُلُّهُمُ اللَّهُ الْأَيَّةُ.

[٢٣٥٦]: راجع

لطف حدیث لقی اللہ وہ علیہ غضبان سے باب کا مطلب نکلتا ہے۔

٧٤٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، (٢٣٣٦) هُمْ سَعَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، كَمَا هُمْ سَعَى

سفیان بن عبیثہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دیبار نے ان سے ابوصلح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا تین آدی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت سے دیکھے گا۔ ایک وہ جس نے کسی سامان کے متعلق قسم کھلائی کہ اسے اس نے اتنے میں خریدا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لیے کھلائی کہ کسی مسلمان کا مال ثابت مار لے اور تیسرا وہ شخص جس نے ضرورت سے فال تو پانی مانگنے والے کو نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کہے گا کہ جس طرح تو نے اس زائد از ضرورت فال تو چیز سے دوسرے کو روکا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا، میں بھی تجھے اپنا فضل نہیں دوں گا۔

حدَّثَنَا سُفِيَّانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((تَلَاقَتْ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلْفَ عَلَى سُلْطَةٍ لَقَدْ أَغْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَغْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلْفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْغَصْنِ يَقْطَعُ بِهَا مَالَ أَفْرِيَهِ مُسْلِمٌ، وَرَجُلٌ مَنْعَ فَضْلَ مَاءَ فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْيَوْمَ أَمْنَعْكَ فَضْلِنِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَكَ)).

[راجع: ۲۳۵۸]

باب کی مطابقت اس سے ہوئی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کافروں اور گنگاروں کو اپنے دربار عالیہ میں شرف باریابی نہیں دے گا۔ خاص طور پر یہ تین قسم کے گنگار جن کا ذکر یہاں ہوا ہے اللهم لا تجعلنا منہم آمين۔

(۷۴۴۷) ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے بیان کیا اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ اپنی اس اصلی قدیم ویسٹ پر گھوم کر آگیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا، سال بارہ میئنے کا ہوتا ہے جن میں چار حرمت والے میئنے ہیں۔ تین مسلسل یعنی زیقدعہ، ذی الحجه اور حرم اور رب جمادی اور جمادی اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ یہ کون سامیئہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ماہ ذی الحجه نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ پھر فرمایا کہ کون سا شتر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی

حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشَنِّي، حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ، حدَّثَنَا أَيُوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((الْزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهْيَنِيَّهُ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةُ حُرُمَّةُ ثَلَاثَ مُتَوَالِيَّاتُ، ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَّ الَّذِي يَبْيَنُ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَّا أَنَّهُ سَيِّسَمِيَّهُ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: ((أَيُّنِسَ ذَا الْحِجَّةِ؟)) قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: ((إِيُّ بَلَى هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَّا أَنَّهُ سَيِّسَمِيَّهُ

اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ بدہ طیبہ (مک) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ پھر فرمایا یہ کون سادوں ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں پھر فرمایا کہ پھر تم سارا خون اور تم سارے اموال۔ محمد نے بیان کیا کہ مجھے خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ اور تم ساری عزت تم پر اسی طرح حرمت والے ہیں جیسے تم سارے اس دن کی حرمت تم سارے اس شر اور اس میں میں ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملوگے اور وہ تم سارے اعمال کے متعلق تم سے سوال کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ آگاہ ہو جاؤ! جو موجود ہیں وہ غیر حاضروں کو میری یہ بات پہنچا دیں۔ شاید کوئی جسے بات پہنچائی گئی ہو وہ یہاں سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو۔ چنانچہ محمد بن سیرین جب اس کا ذکر کرتے تو کہتے کہ آخر پرست صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا ہاں کیا میں نے پہنچا دیا۔ ہاں! کیا میں نے پہنچا دیا۔

**بغیرِ انسیہ قَالَ:** ((أَلَيْسَ الْبَلْدَةُ؟)) قَلَّنَا: بَلَى. قَالَ: ((فَلَمَّا يَوْمَ هَذَا؟)) قَلَّنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَّتَ حَتَّى قَلَّنَا إِنَّهُ سَيِّسِيَّهُ بَغِيرِ انسِيَّهِ قَالَ: ((أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قَلَّنَا: بَلَى، قَالَ: ((فَلَمَّا دَمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ)) قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَخْسِيَّهُ قَالَ: ((وَأَغْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةٍ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَلَقُونَ رَبِّكُمْ فِي سَالِكُمْ عَنْ أَغْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا يَضَرِّبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لَيَتَّلَعَّ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ، فَلَعْلَ بَعْضٍ مِنْ يَتَلَعَّهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ مِنْ سَعْيَهُ)). فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا هَلْ بَلْفَتُ، أَلَا هَلْ بَلْفَتُ؟)). [راجع: ۶۷]

**لشیخ** یہاں یہ حدیث اس لیے لائے کہ اس میں اللہ سے مطے کا ذکر ہے۔ رجب کے ساتھ معز قبیلہ کا ذکر اس لیے لائے کہ مضر وائل رجب کا بہت ادب کیا کرتے تھے۔ آخر میں قرآن و حدیث یاد رکھنے والوں کا ذکر آیا۔ چنانچہ بعد کے زمانوں میں امام بخاری، امام مسلم جیسے محدثین کرام پیدا ہوئے جنہوں نے ہزاروں احادیث کو یاد رکھا اور فنِ حدیث کی وہ خدمت کی کہ قیامت تک آنے والے ان کے لیے دعا گو رہیں گے۔ اللہ ان سب کو جزاۓ خیر دے اور اللہ تعالیٰ تمام اگلوں اور پچھلوں کو جنت الفردوس میں جمع فرمائے آئیں یا رب العالمین۔

اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ مسلمان کی بے عزتی کرنا کعبہ شریف کی مکہ المکرہ کی بے عزتی کرنے کے برابر ہے گر کتنے لوگ ہیں جو اس گناہ کے ارتکاب سے فیگئے ہیں۔ الاما شاء اللہ۔ یہ بھی ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کی خانہ جنگی بدترین گناہ ہے ان کے مال و جان پر ناقص ہاتھ ڈالنا بھی اکبر اکبہار گناہوں سے ہے۔ آخر میں تبلیغ کے لیے بھی آپ نے تاکید شدید فرمائی و فقنا اللہ بما یحب و یورضی۔

۲۵ - باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: باب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں روایات کہ

”بلاشبہ اللہ کی رحمت نیکو کاروں سے قریب ہے“

(۳۲۸) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے بیان کیا، کہا ہم سے عاصم احول نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نہدی نے اور ان سے اسمامہ بن شعبہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کا لڑکا جال کنی کے عالم میں تھا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو بلا بھیجا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں کہلایا کہ اللہ ہی کا وہ ہے جو وہ لیتا ہے اور وہ بھی جسے وہ دیتا ہے اور سب کے لیے ایک مدت مقرر ہے، پس صبر کرو اور اسے ثواب کا کام سمجھو۔ لیکن انہوں نے پھر دوبارہ بلا بھیجا اور قسم دلائی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اٹھے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور عبادہ بن صامت مجھ سے بھی ساتھ تھے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر میں داخل ہوئے تو لوگوں نے پچھہ کو آنحضرت ﷺ کی گود میں دے دیا۔ اس وقت پچھہ کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا پرانی مشک۔ آنحضرت ﷺ یہ دیکھ کر رو دیئے تو سعد بن عبادہ بن شعبہ نے عرض کیا، آپ روتے ہیں! آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ اپنے بندوں میں رحم کرنے والوں بری رحم کھاتا ہے۔

بپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے معیبت زدہ لوگوں کو  
احمدون یرحمہم الرحمن صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
(۲۳۹) ہم سے عبید اللہ بن سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے  
لیکوپ بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے والد نے ان سے صالح بن  
کیسان نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی  
کرم مسیح نے فرمایا جنت و دوزخ نے اپنے رب کے حضور میں جھٹکا  
کیا۔ جنت نے کہا اے رب! کیا حال ہے کہ مجھ میں کمزور اور گرے  
پڑے لوگ ہی داخل ہوں گے اور دوزخ نے کہا کہ مجھ میں تو داخلہ  
کے لیے متنکروں کو خاص کر دیا گیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے  
کہا کہ تو میری رحمت ہے اور جنم سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے۔  
تمیرے ذریعہ میں جسے چاہتا ہوں اس میں جلتا کرتا ہوں اور تم میں سے

﴿إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ تَقْرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾

٧٤٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِيِّ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ لِيَقْعِضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْضِي فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيهَا فَأَرْسَلَ إِنَّ اللَّهَ مَا أَخْدَ وَاللَّهُ مَا أَغْطَى، وَكُلُّ إِلَى أَجْلٍ مُسْمَى فَلَتَصْبِرْ وَلَا تَحْسِبْ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَفْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَمَتْ مَعْدَةً، وَمَعَادُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبْنَى بْنُ كَعْبٍ وَعَبَادَةً بْنُ الصَّامتِ فَلَمَّا دَخَلَنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبَّى وَنَفْسَهُ تَقْفَلُ فِي صَدْرِهِ حَسِبْتُهُ قَالَ: كَانَهَا شَنَّةً فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ: أَبْنَكَى فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحْمَاءُ)). [رَاجِعٌ: ١٢٨٤]

**لَشِرْحِ** دوسری رذایت میں ہے کہ یہ رحم اللہ -  
دیکھ کر دل میں رنج ہونا ایک فطری بات۔

٧٤٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْيَضُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ  
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((اخْتَصَمْتِ  
الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّةُ : يَا  
رَبُّ مَالَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضَعَفَاءُ النَّاسِ  
وَسَقَطُهُمْ وَقَالَتِ النَّارُ يَغْنِي أَوْثَرْتِ  
بِالْمُتَكَبِّرِينَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ  
رَحْمَتِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أَصِيبُ

ہر ایک کی بھرتی ہونے والی ہے۔ کما کہ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور دونخ کی اس طرح سے کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے گا دونخ کیلئے پیدا کرے گا وہ اس میں ڈالی جائے گی اسکے بعد بھی دونخ کے گی اور کچھ مخلوق ہے (میں ابھی خالی ہوں) تین بار ایسا ہی ہو گا۔ آخر پروردگار اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا۔ اس وقت وہ بھر جائے گی۔ ایک پر ایک الٹ کر سمٹ جائے گی۔ کہنے لگے گی بس بس میں بھر گئی۔

بِكُمْ مَنْ أَشَاءَ وَلَكُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْوَهَا  
قَالَ : فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ  
خَلْقِهِ أَحَدًا ، وَإِنَّهُ يُئْشِيُّ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ  
فَيُنَقُّونَ فِيهَا فَتَقُولُ : هَلْ مِنْ مَرِيدٍ ؟ ثَلَاثَةٌ  
حَتَّى يَصْبِعَ فِيهَا قَدَّمَهُ فَسَمْتَلِيُّ وَبَرَدُ  
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ : قَطْ قَطْ قَطْ (قط)).

[٤٨٤٩]: راجع

معلوم ہے اس میں کرید کرنا بادعت ہے اور تسلیم کرنا طریقہ سلف ہے۔  
 (۷۴۵۰) ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا، کہاں سے ہشام  
 دستواری نے بیان کیا، ان سے قادة نے اور ان سے انس بن بشیر نے کہ  
 نبی کرم ﷺ نے فرمایا، کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جوانوں نے  
 کئے ہوں گے، آگ سے جلس جائیں گے۔ یہ ان کی سزا ہو گی۔ پھر  
 اللہ اپنی رحمت سے انہیں جنت میں داخل کرے گا اور انہیں  
 ”جهنمیں“ کہا جائے گا۔ اور ہمام نے بیان کیا، ان سے قادة نے، ان  
 سے انس بن بشیر نے نبی کرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

٧٤٥- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيَصِيبَنَّ أَفْوَاماً  
سَفْعَ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبِ أَصَابُوهَا عَقُوبَةً، ثُمَّ  
يُذْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ يُقَالُ  
لَهُمْ: الْجَهَنَّمُونَ)). وَقَالَ هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا  
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

[٦٥٥٩: راجع]

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ فاطر میں یہ فرمان کہ بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کو تھا ہے ہوئے ہے وہ اپنی جگہ سے مل نہیں سکتے

٤٦ - باب قول الله تعالى:  
﴿إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضَ أَن تَنْزُلُوا﴾

(۲۵) ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا، اے محمد! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درخت اور نہروں کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔

٧٤٥١ - حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : جَاءَ حِبْرٌ إِلَيْ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَضْعِفُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعِي، وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعِي، وَالجِبَالَ عَلَى إِصْبَعِي وَالشَّجَرَ وَالأنْهَارَ عَلَى إِصْبَعِي، وَسَابِرَ الْخَلْقِ عَلَى

اس پر آنحضرت ﷺ نے دیئے اور یہ آیت پڑھی ”وَمَا قَدِرُوا اللَّهَ حَقْ قَدْرَهُ“ جو سورۃ زمر میں ہے

اعتبی ثمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ: أَنَا الْمَبِيلُ، فَصَاحَلَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: ((هُوَ مَا قَدِرُوا اللَّهَ حَقْ قَدْرَهُ)). [راجع: ٤٨١١]

اللہ کے لیے انگلی کا اثبات ہوا جس کی تاویل کرنا طریقہ سلف صالحین کے خلاف ہے۔

## باب آسمانوں اور زمین اور دوسری مخلوق

### کے پیدا کرنے کا بیان

اور یہ پیدا کرنا اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک فعل اور اس کا امر ہے۔ پس اللہ رب العزت اپنی صفات، اپنے فعل اور اپنے امر سیست خالق ہے، وہی بنانے والا ہے اور غیر مخلوق ہے اور جو چیز بھی اس کے فعل، اس کے امر، اس کی تخلیق اور اس کی تکوین سے مبنی ہیں وہ سب مخلوق اور مکون ہیں۔

## ۲۷ - باب مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَالِقِ وَهُوَ فَعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ فَالرَّبُّ بِصَفَاتِهِ وَفَعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَهُوَ الْخَالِقُ الْمُكَوَّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَمَا كَانَ بِفَعْلِهِ وَأَمْرِهِ وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ وَمَخْلُوقٌ وَمَكَوَّنٌ.

**لئے مرجع** یہ بات لاکرام بخاری نے اہل سنت کا نہ ہب ثابت کیا کہ اللہ کی صفات خواہ ذاتیہ ہوں جیسے علم، قدرت، خواہ افعالیہ ہوں خلق، ترزیق، کلام، نزول، استواء وغیرہ یہ سب غیر مخلوق ہیں اور مفترض و جہیز کا رد کیا۔ امام بخاری نے رسالہ علیہ افعال العباد میں لکھا ہے کہ قدرتیہ تمام افعال کا خالق بشر کو جانتے ہیں اور جریہ تمام افعال کا خالق اور فاعل خدا کو کہتے ہیں اور جہیز کہتے ہیں فعل اور مفعول ایک ہے۔ اسی وجہ سے وہ کلمہ کن کو بھی مخلوق کہتے ہیں اور سلف اہل سنت کا یہ قول ہے کہ تخلیق اللہ کا فعل ہے اور مخلوق ہمارے افعال ہیں نہ کہ اللہ تعالیٰ کے افعال وہ اللہ کی صفات ہیں۔ اللہ کی ذات صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق ہیں۔ (وحیدی)

(۲۵۲) ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی، انسوں نے کہا مجھے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انسیں کہیں نہ اور ان سے ابن عباس رض نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے ام المؤمنین میمونہ رض کے گھر گزاری۔ اس رات نبی کریم ﷺ انسیں کے پاس تھے۔ میرا مقصد رات میں آنحضرت ﷺ کی نمازو دیکھنا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے تھوڑی دیر تو اپنی الہیہ کے ساتھ بات چیت کی، پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا بعض حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ آیت پڑھی۔ ”بِلَا شَهْرٍ آسَانُوْنَ اُوْرَ زَمِيْنَ كَيْ پِيدَاهُشْ مِنْ عَقْلِ رَكْنَهُ وَالوْلَوْنَ كَيْ لَيْ نَشَانِيَاهُ ہِيْنَ“ پھر اٹھ کر آپ نے وضو کیا اور

۷۴۵۲ - حدَثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَفْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتٌّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْهَا لَأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيلِ فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ الْأَنْيَلِ الْأَخِيرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَا: هَيْنَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ - إِلَى قَوْلِهِ الْأَوَّلِيِّ - الْأَلْبَابِ

نُمْ قَامَ لِقَوْضًا وَاسْتَقَنَ نُمْ صَلَى إِخْرَى  
عَشْرَةَ رَكْعَةً، نُمْ أَذْنَ بِلَائَنَ بِالصَّلَاةِ  
لَصَلَى رَكْعَتَيْنِ نُمْ خَرَجَ فَصَلَى لِلنَّاسِ  
الصَّبْحَ. [راجع: ۱۱۷]

**لَهُمْ بِهِمْ** آیت ان می خلق السلوات والارض اع<sup>ل</sup> میں اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش اور اس میں خور کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات نعیم میں اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رض نے ان کو بھی قدیم کہا ہے اور اشعری اور مخفیین الحدیث کہتے ہیں کہ صفات نعیم جیسے کلام، نزول، استواء، کوئی وغیرہ یہ سب حادث ہیں اور ان کے حدوث سے پور دگار کا حدوث لازم نہیں آتا اور یہ قادرہ فلاسفہ کا باندھا ہوا کہ حادث کا عمل بھی حادث ہوتا ہے عقل ملط اور لغو ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر روز بے شمار کام کرتا ہے۔ فرمایا کہ یوم ہولی شان پھر کیا اللہ حادث ہے ہرگز نہیں وہ قدیم ہے اب جن لوگوں نے صفات نعیم کو بھی قدیم کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ اصل صفت قدیم ہے مگر اس کا تعلق حادث ہے۔ مثلاً ملک کی صفت قدیم ہے لیکن زید سے اس کا تعلق حادث ہے اسی طرح صفت استوئی قدیم ہے مگر مرشد سے اس کا تعلق حادث ہے۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ رض امام الفضل حضرت عباس رض عباس یوہی کی بسن ہیں جو یوہ ہو گئی تھیں بعد میں خود حضرت عباس کی درخواست پر ان کا حرم نبوی میں داخلہ ہوا۔ نکاح خود حضرت عباس رض نے پانچ سو دہم مرپ کیا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری لکاح تماجوہ مذکور تھا میں بمقام سرف ہوا۔ بہت ہی نیک خدا ترس خاتون تھیں۔ سنه ۱۵۶ھ میں بمقام سرف ہی انتقال فرمایا اور اسی جگہ دفن ہوئیں۔ عائشہ رض کا بیان ہے کہ میمونہ رض صاحبہ اور نیک نام اور ہم سب سے زیادہ تقویٰ والی تھیں۔ وہ اپنے قرابت داروں سے بہت سلوک کرتی تھیں۔ رضی اللہ عنہا و ارضاعا (آمین)

#### باب سورہ والصفات میں اللہ کے فرمان کہ ”ہم تو پسلے ہی“

﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتَنَا لِعِبَادِنَا<sup>۱۸</sup>  
الْمُرْسَلِينَ...﴾

یہ باب لا کرام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ صفات افعال جیسے کلام وغیرہ قدیم نہیں ہیں ورنہ ان میں سبقت اور تقدم اور تاخر کیوں کہر ہو سکتا تھا۔

(۳۵۳) ۷۴۵۳ - ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رض نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ خلوق کو پیدا کر چکا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے۔

عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ عَصْبِي)). [راجع: ۳۱۹۴]

علوم ہوا کہ رحم اور غصہ دونوں صفات افعالیہ میں سے ہیں جب تو ایک دوسرے سے آگے ہو سکتا ہے۔ آیت سے کلام کے قدیم نہ ہونے کا اور حدیث سے رحم اور غصے کے قدیم نہ ہونے کا اثبات کیا۔

(۵۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، انہوں نے زید بن وہب سے سنا اور انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہو صادق و مصدق ہیں کہ انسان کا نطفہ مال کے پیٹ میں چالیس دن اور راتوں تک جمع رہتا ہے پھر وہ خون کی پیکنی بن جاتا ہے۔ پھر وہ گوشت کا لو تھرا ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اس کی روزی، اس کی موت، اس کا عمل اور یہ کہ وہ بد جنت ہے یا نیک جنت لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکتا ہے اور تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آتی ہے اور وہ دوزخ والوں کے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص دوزخ والوں کے عمل کرتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک باشست کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر غالب آتی ہے اور جنت والوں کے کام کرنے لگتا ہے۔ پھر جنت میں داخل ہوتا ہے۔

(۵۴) ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ کہا ہم سے عمر بن ذرنے نے خلاد بن یحییٰ کے نیچے بھیجا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ صرف چار چیزوں کے لکھنے کا اس کو حکم دیتا ہے۔

(۵۵) ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم نے اپنے والد ذرنے سے کہ بنی کریم اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے جبریل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ آنے میں کیا رکاوٹ ہے جتنا آپ آتے رہتے ہیں؟ اس پر یہ آیت سورہ مریم کی نازل ہوئی۔ ”اور ہم نازل نہیں ہوتے لیکن آپ کے رب کے حکم سے اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچے ہے“ الایہ۔ بیان کیا کہ محمد ﷺ کو یہ جواب آیت میں اترा۔

۷۴۵۴ - حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا الأعمش، سمعت زيداً بن وهب، سمعت عبد الله بن مسعود رضي الله عنه حدثنا رسول الله ﷺ وهو الصادق المصدوق: ((إن حلق أحدكم يجمع في بطن أمّه اربعين يوماً واربعين ليلة، ثم يُكون علقة مثلك، ثم يُكون مضغة مثلك، ثم يُفتح عليه الملك فيؤذن بارتفاع كلمات فيكتب رزقه وأجله وعمله وشقى أم سعيد، ثم يُفتح فيه الروح، فإن أحدكم ليُعمل بعمل أهل الجنة حتى لا يُكون بينها وبينه إلا دراغ فسيق عليه الكتاب ليُعمل بعمل أهل النار ليدخل النار، وإن أحدكم ليُعمل بعمل أهل النار حتى ما يُكون بينها وبينه إلا دراغ فسيق عليه الكتاب ليُعمل عمل أهل الجنّة ليدخلها)). [راجع: ۲۰۸]

تو اعتبار خاتمه کا ہے۔ اس حدیث سے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے یہ ثابت کیا کہ اللہ کا کلام حادث ہوتا ہے کیونکہ جب نظر پر چار میںے گزر لیتے ہیں، اس وقت فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ صرف چار چیزوں کے لکھنے کا اس کو حکم دیتا ہے۔

۷۴۵۵ - حدثنا خلاد بن يحيى، حدثنا عمر بن ذر، سمعت أبي يحدث عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((يا جبريل ما يمنعك أن تزورنا أكثر مما تزورنا)) فنزلت: ﴿وَمَا نَزَلْ إِلَّا بِأَنْرَبَكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلَفَنَا﴾ إلى آخر الآية قال: هذا كان الجواب لمحمد ﷺ.

[٢٣١٨] راجع:

**لشیعہ** اس آیت اور حدیث سے حضرت امام بخاری رض نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور حکم حادث ہوتا ہے کیونکہ فرشتوں کو وقق فوقاً ارشادات اور احکام صادر ہوتے رہتے ہیں اور رد ہوا ان لوگوں کا جو اللہ کا کلام قدم اور اڑی جانتے ہیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے بلکہ اس کی ذات کی طرح غیر مخلوق ہے۔ بلقی اس میں آواز ہے، حروف ہیں جس لفظ میں منظور ہوتا ہے اللہ اس میں کلام کرتا ہے۔ البتہ کائیں اعتقاد ہے اور جن متكلّمین نے اس کے خلاف اعتقاد قائم کئے ہیں وہ خود بھی بُک گئے۔ دوسروں کو بھی بُکا گئے۔ ضلع افاضلو۔

(۵۴۷) ہم سے بیکی بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع بن جراح نے بیان کیا، ان سے اعشش نے، ان سے ابراہیم نجھی نے، ان سے علقہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود بن علی نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ میکا لیتے جاتے تھے۔ پھر آپ یہودیوں کی ایک جماعت سے گزرے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو اور بعض نے کہا کہ اس کے متعلق مت پوچھو۔ آخر انہوں نے پوچھا تو آپ چھڑی پر نیک لگا کر کھڑے ہو گئے اور میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ”اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہ دستجھے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں علم بہت تھوڑا دیا گیا ہے۔“ (سورہ بنی اسرائیل) اس پر بعض یہودیوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نے کمانہ تھا کہ مت پوچھو (تفصیل آئندہ آنے والی حدیث میں ملاحظہ ہو)

(۷۴۵۷) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کشم ملکہ پر نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اس کے لیے نکلنے کا مقصد اس کے راستے میں جہاد اور اس کے کلام کی تصدیق کے سوا اور کچھ نہیں تھا تو اللہ اس کا ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے (اگر وہ شہید ہو گیا) یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسے وہیں واپس لوٹائے جہاں

٧٤٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْتَى حَدَّثَنَا وَكِيعُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ أَنْتَشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ مُتَكِبٌ عَلَى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سُلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالُوا بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ مُتَوَكِّلاً عَلَى عَسِيبٍ وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَّتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ: ((وَإِنَّكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِّ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيْتُ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ.

[١٢٥]

٧٤٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ،  
عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَكَفَّلَ  
اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا  
الْجَهَادُ فِي سَبِيلِهِ، وَتَصْدِيقُ كَلْمَاتِهِ بِأَنَّ  
يُذْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعُهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي  
خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَخْرَى أَوْ غَنِيمَةً)).

سے وہ آیا تھا۔

[راجع: ۳۶]

اس حدیث کی مناسبت ترجیہ باب سے یہ ہے کہ اس میں اللہ کے کلام کا ذکر ہے جو قرآن کے علاوہ ہے۔ حضرت امام بخاری رض کو یہی ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کے علاوہ بھی کلام کرتا ہے یہ جسمیہ مतکرین حدیث کی تردید ہے۔

۷۴۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَبِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفِيَانٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيهِ وَإِلَيْهِ، عَنْ أَبِيهِ مُوسَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَيَّ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ الرَّجُلُ: يُقَاتِلُ حَمِيمَةَ، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةَ، وَيُقَاتِلُ رِيَاءَ، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعَلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

[راجع: ۱۲۳]

شرک و کفر دب جائے توحید و سنت کا بول بلا ہو) وہ اللہ کی راہ میں رہتا ہے۔ بلی ان لڑائیوں میں سے کوئی لا رائی اللہ کی راہ میں نہیں ہے۔ اسی طرح مال دولت یا حکومت کے لیے لا رائی بھی اللہ کی راہ میں رہنا نہیں ہے۔ حدیث میں اللہ کے کلمہ کا ذکر ہے یہی باب سے مناسبت ہے۔

۷۴۵۹ - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :  
﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ سورہ شیعین میں ہے کہ انسا امرہ اذا اراد شيئاً ان يقول له کن فیکون (پیش: ۸۲) مطلب امام بخاری کا اس باب سے یہ ہے کہ قول اور امر دونوں سے ایک ہی چیز مراد ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کا کلمہ "کن" فرمانا۔ اللہ نے سب مخلوق کو کلمہ "کن" سے پیدا فرمایا۔ اگر "کن" بھی مخلوق ہوتا تو مخلوق کا مخلوق سے پیدا کرنا لازم آتا۔

۷۴۶۰ - حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَادٍ، حَدَّثَنَا إِنْرَاهِيمُ بْنُ حَمِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ الْمُغَيْرَةِ بْنِ شَعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي طَافِئَةً ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَنْزَلُ اللَّهِ)).

[راجع: ۷۱، ۳۶۴۰]

وہ گروہ وہی ہے جس نے مانا علیہ واصحابی کو اپنا دستور العمل بنایا۔ جس سے پچھے الہمدوں کی جماعت مراد ہے کہ امت میں یہ لوگ فرقہ بندی سے محفوظ رہے اور صرف قتل اللہ و قتل الرسول کو انہوں نے اپنا مذہب و مسلک قرار دیا اور توحید و سنت کو اپنا

مشرب بنیا۔ جن کا قول ہے ۔

ما اپنہ شتم دعا را نہ شایم صد شکر کہ در ذہب باحیلہ و فن نیست  
ائمه اربعہ اور کتنے ہی محققین فتاویٰ کرام بھی اسی میں داخل ہیں۔ جنوں نے اندھی تقلید کو اپنا شعار نہیں بنایا۔ کفر اللہ  
مساعیهم (آمن)

(۳۶۲۰) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے ولید بن سلم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن جابر نے بیان کیا، کہا مجھ سے عمر بن ہانی نے بیان کیا، انہوں نے معاویہ بن خثیر سے سنا، بیان کیا کہ میں نے نبی کرم شعبہ یام سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ بیش قرآن و حدیث پر قائم رہے گا، اسے جھلانے والے اور عمالقین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ ”امرا اللہ“ (قیامت) آجائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔ اس پر مالک ابن یحیا مرنے کا کار میں نے معاذ بن خثیر سے سنا، وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہو گا۔ اس پر معاویہ بن خثیر نے کہا کہ یہ مالک بن خثیر کہتے ہیں کہ معاذ بن خثیر نے کہا تھا کہ یہ گروہ شام میں ہو گا۔

(۳۶۲۱) ہم سے ابو یمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی حمیم نے، کہا ہم سے مالک بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس بن حیثیہ نے کہا کہ نبی کرم شعبہ یام مسیلہ کے پاس رکے۔ وہ اپنے حامیوں کے ساتھ مدینہ میں آیا تھا اور اس سے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا لکڑا بھی مانگے تو میں یہ بھی تجھ کو نہیں دے سکتا اور تمہارے بارے میں اللہ نے جو حکم دے رکھا ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو نے اسلام سے پیٹھے پھیری تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا۔

[راجح: ۳۶۲۰]

**مسیلہ کذاب** نے یہاں میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور بہت سے لوگ اس کے پیرو ہو گئے تھے۔ وہ لوگوں کو شعبدہ و کھاد کھا کر گراہ کرتا تھا۔ وہ مہینہ آیا اور آنحضرت ﷺ نے یہ درخواست کی کہ اگر آپ اپنے بعد مجھ کو غلیظ کر جائیں تو میں اپنے ساتھیوں نے ساتھ آپ پر ایمان لے آتا ہوں۔ اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ خلافت تو بڑی چیز ہے میں ایک چھڑی کا لکڑا بھی تجھ کو نہیں دوں گا۔ آخر مسیلہ اپنے ساتھیوں کو لے کر چلا گیا اور یہاں کے ملک میں اس کی جماعت بہت بڑھ گئی۔ حضرت صدیق اکبر بن خثیر نے اپنے عمد خلافت میں اس پر لٹکر کشی کی جس میں آخر مسلمان غالب آئے اور وحشی نے اسے قتل کیا، اس کے سب ساتھی تر ہر ہو گئے۔ حدیث میں امر اللہ کا لفظ آیا ہے یہی باب سے مناسبت ہے۔

۷۴۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ  
بْنُ مَسْلِيمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عَمِيرٌ  
بْنُ هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتَ  
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَرَاكُ مِنْ أَمْتَنِ أُمَّةٍ  
قَاتَمَةً بِإِنْرِ اللَّهِ، لَا يَصْرُهُمْ مِنْ كَذَبِهِمْ  
وَلَا مِنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّىٰ يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ  
عَلَىٰ ذَلِكَ)) فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يَحْمَارٍ:  
سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ  
مَعَاوِيَةَ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ  
يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ.

۷۴۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا  
شَعِيبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَسْنَيْنَ،  
حَدَّثَنَا نَافِعٌ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَىٰ مُسْتَلِمَةَ فِي اضْحَابِهِ  
فَقَالَ: ((أَنْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْفِطْعَةَ مَا  
أَغْطَيْتُكُمَا وَلَنْ تَغْدُرُ أَمْرَ اللَّهِ فِيكُمْ وَلَنْ  
أَدْبَرَنْتُ لِيَقْرَئَنِكُمَا اللَّه)).

(۳۷۲) ہم سے موئی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نجحی نے، ان سے علقمہ بن قیس نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود شہشیر نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ اپنے ہاتھ کی چھڑی کا سارا لیٹے جاتے تھے، پھر ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ کچھ یہودیوں نے مشورہ دیا کہ نہ پوچھو، کہیں کوئی ایسی بات نہ کہیں جس کا (ان کی زبان سے سننا) تم پسند نہ کرو۔ لیکن بعض نے اصرار کیا کہ نہیں! ہم پوچھیں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے اٹھ کر کہا اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آنحضرت ﷺ اس پر خاموش ہو گئے۔ میں نے سمجھ لیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”اور لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اور تمہیں اس کا علم بت تھوڑا دیا گیا ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل) اعمش نے کہا کہ ہماری قرأت میں اسی طرح ہے۔

[راجع: ۱۲۵] **لشیخ** مشور قرأت میں وما اوپیم ہے۔ روح کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا وہ حقیقت ہے کہ اس قدر کدو کاوش کے قابل کا دروازہ ہی بند کر دیا گیا۔ آیت قل الروح من امرربی میں روح کی حقیقت کو واضح کر دیا گیا کہ وہ ایک امر رب ہے جب تک وہ جاندار میں ہے، اس کی قدر و قیمت ہے اور جب وہ اس سے اللہ کے حکم سے جدا ہو جائے تو وہ جاندار بے قدر و بے قیمت ہو کر رہ جاتا ہے۔ روح کے بارے میں فلاسفہ اور موجودہ سائنس دانوں نے جو کچھ کہا ہے وہ سب تجھیں باقی ہیں چونکہ یہ سلسلہ ذکر روح حدیث میں امر رب کا ذکر ہے اسی لیے اس حدیث کو یہاں لایا گیا۔

### باب سورہ کھف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد

”کہیے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کو لکھنے کے لیے روشنائی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائیں گے اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں گو اتنا ہی ہم اور بڑھادیں۔“

اور سورہ لقمان میں فرمایا اور اگر زمین کے سارے درخت قلم بن

7462 - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،  
عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ الْأَغْمَشِ، عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبْنَى مَسْعُودَ قَالَ  
بَيْنَا آنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ حَرَثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ  
يَتَوَكَّلُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلَى نَفْرٍ  
مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سُلُوهُ  
عَنِ الرُّوحِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُهُ أَنِ  
يَحْيِيَءِ بِشَيْءٍ تَكْهُرُهُنَّةً فَقَالَ بَعْضُهُمْ:  
لَسَانَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا  
الْفَاقِسِ مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ  
فَعَلِمَ أَنَّهُ يُؤْخَذُ إِلَيْهِ فَقَالَ:  
((لَا تَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ  
أَمْرِ رَبِّيِّ وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَبْلَأَهُ))  
قَالَ الْأَغْمَشُ: هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا.

[راجع: ۱۲۵]

### ۳۰ - باب قُولُ اللَّهُ تَعَالَى:

هُفْلَنْ لَوْ كَانَ الْبَخْرُ مَذَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّيِّ  
لَنَفِدَ الْبَخْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيِّ وَلَوْ  
جِئْنَا بِمَظْلِيَّهُ مَذَادَهُهُ . هُوَلَوْ أَنْ مَا فِي الْأَرْضِ  
مِنْ شَجَرَةٍ أَفْلَامٍ وَالْبَخْرُ يَمْدُدُهُ مِنْ بَعْدِهِ

جائیں اور سات سمندر روشنائی کے ہو جائیں تو بھی میرے رب کے کلمات نہیں ختم ہوں گے۔ بلاشبہ تمہارا رب ہی وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بیٹھا۔ وہ رات کو دن سے ڈھانپتا ہے جو ایک دوسرے کی طلب میں دوڑتے ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خلق اور امراء کے لیے ہے۔ اللہ بارکت ہے جو دونوں جہاں کا پالنے والا ہے۔

ان آئتوں کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ امر غلق میں داخل نہیں۔ جب تو فرمایا الہ الخلق والامر اور دوسری آیات اور احادیث میں کلمات سے وہی اوامر اور ارشادات مراد ہیں۔ عرش پر اللہ کا استواء ایک حقیقت ہے جس کی کریمہ میں جانابدعت اور کیفیت معلوم کرنے کی کوشش کرنا جالت اور اسے ہوبو تعلیم کر لینا طریقہ سلف صاحبین ہے۔ قرآن مجید کی سات آیات میں اللہ کے عرش پر مستوی ہونے کا ذکر ہے۔ وہ عرش سے ساری کائنات پر حکومت کر رہا ہے۔

(۲۳) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور اپنے گھر سے صرف اس غرض سے نکلا کہ خالص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمہ توحید کی تصدیق کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی خماتت لے لیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا پھر ثواب اور غنیمت کے ساتھ اس کے گھروپس کرے گا۔

بیمان کی اولین بنیاد ہے۔ جس کی دل سے تصدیق کرنا، زبان سے اس کا اقرار

## بآں مشیت اور ارادہ خداوندی کا بیان

اور اللہ نے سورہ انفطرت میں فرمایا "تم کچھ نہیں چاہ سکتے جب تک  
اللہ نہ چاہے" اور سورہ آل عمران میں فرمایا کہ "وہ اللہ جسے چاہتا ہے  
ملک دیتا ہے" اور سورہ کہف میں فرمایا "اور تم کسی چیز کے متعلق یہ  
نہ کوکہ میں کل یہ کام کرنے والا ہوں مگر یہ کہ اللہ چاہے" اور سورہ  
قصص میں فرمایا کہ "آپ جسے چاہیں بڑا یت نہیں دے سکتے" البتہ اللہ

سَعْيَةً أَبْحَرَ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ  
﴿إِن رَبُّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ  
وَالْأَرْضَ فِي سَيِّئَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى  
الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَيْثَا  
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٍ  
بِأَمْرِهِ أَلَّا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ  
الْعَالَمِينَ﴾

٧٤٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ، إِلَّا الْجَهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْدِهَ إِلَى مَسْكِنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَخْرِي أَوْ غَيْرِهِ)). [راجع: ٣٦]

**لشیونز** کلمہ سے کلمہ طبیہ مراد ہے جس کی تصدیق کرنا ایسا  
کرنا اور عمل سے اس کا شووت دینا ضروری ہے۔

٣١ - بَابُ فِي الْمَشِيَّةِ وَالْإِرَادَةِ

**هُوَ مَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ** -  
**وَقُولَ اللَّهُ تَعَالَى:** **هُوَ قَوْنِي الْمُلْكُ مَنْ**  
**تَشَاءُهُ** **هُوَ لَا تَقُولُنَ لِشَيْءٍ إِنِي فَاعِلُ**  
**ذَلِكَ غَدَّا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ** - **هُوَ إِنَّكَ لَا**  
**تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ**

جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے" سعید بن مسیب نے اپنے والد سے کہا کہ جتاب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی۔ اور سورہ بقرہ میں فرمایا کہ "اللہ تمارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ بیکنی نہیں چاہتا۔"

**لشیخ** اس باب کے لانے سے امام بخاری رضی اللہ عنہ کی غرض یہ ہے کہ مشیت اور ارادہ دونوں ثابت کریں۔ کیونکہ دونوں ایک ہیں جب کہ آیت قرآنی فعال لمحہ بینہ اور سخن اللہ میثاہ سے ثابت ہوتا ہے۔ مذکورہ آیات سے مشیت الہی اور ارادہ دونوں کو ایک ہی ثابت کیا گیا ہے۔

(۳۶۷) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور کوئی دعائیں یہ نہ کے کہ اگر تو چاہے تو فلاں چیز مجھے عطا کر، کیونکہ اللہ سے کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

**لشیخ** جلدی یا تاخیر ممکن ہے مگر عاضور رنگ لا کر رہے گی جیسا کہ روزمرہ کے مجرمات ہیں۔

(۳۶۸) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شیعہ نے خردی، انہیں زبردی نے، (دوسری سند) اور ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے علی بن حسین نے بیان کیا، حسین بن علی نے انہیں خردی اور انہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خردی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات میں تشریف لائے اور ان سے کہا کیا تم لوگ نماز تجد نہیں پڑھتے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ ہماری جانبی اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھادے گا۔ جب میں نے یہ بات کی تو آنحضرت ﷺ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ میں نے آپ کو واپس

یشاءُهُ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبٍ: عَنْ أَبِيهِ نَزَّلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ: هُنْوَرِيَّةُ اللَّهِ بِكُمُ الْيَسِيرُ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَهُ.

۷۴۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّزِيزِ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَاغْزِمُو فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ إِنْ شِفْتَ فَأَغْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرِهٌ عَلَيْهِ)). [راجح: ۶۳۳۸]

**لشیخ** دعا پورے وثوق اور بھروسے کے ساتھ ہونی ضروری ہے۔ اس عقیدہ کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ضرور وہ دعا قبول کرے گا۔

۷۴۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ حَوْلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَخْيَرُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ سَلِيمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ أَبِنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلَىِّ بْنِ حُسْنَيْنَ أَنْ حُسْنَيْنَ بْنَ عَلَىِّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنْ عَلَىِّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَيْلَةَ فَقَالَ لَهُمْ : ((إِلَّا تُصَلُّوْنَ؟)) قَالَ عَلَىِّ بْنِ قَلْعَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفَسْنَا بِيَدِ اللَّهِ، لَفَدَّا شَاءَ أَنْ يَعْقِلَنَا بَعْذَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ

جاتے وقت یہ کہتے سن۔ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرمائے تھے کہ  
”انسان براہی بحث کرنے والا ہے۔“

إِلَيْهِ شَفَّافًا ثُمَّ سَمِعَتُهُ وَهُوَ مُذَبِّرٌ يَضْرِبُ  
فَحِدَّةً وَيَقُولُ: هُوَ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ  
شَيْءٍ جَدَلَهُمْ [راجح: ۱۱۲۷]

یہ سورہ کہف کی آیت و کان الانسان اکثر شنی جدلا (کھفت: ۵۳) کا ترجمہ ہے۔ حضرت علی ہنگو کا جواب حقیقت کے لحاظ سے تو صحیح تھا۔ مگر ادب کا تقاضا یہ تھا کہ اس نماز کی توفیق کے دعا کرتے اور آخر پر شفافیت شفافیت سے کراتے تو بہتر ہوتا اور رسول کشم شفافیت بھی خوش لوٹتے مگر کان الانسان عجولا باب اور جملہ احادیث سے حضرت امام بخاری (شفافیت کا مقصود جب یہ قدر یہ محظوظ ہے مگر وہ فرقوں کی تردید کرتا ہے جو مشیت اور ارادہ اللہ میں فرق کرتے ہیں۔

(۱۴۲۶) ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فتح بن سلیمان نے، انہوں نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یوسف نے اور ان سے ابو ہریرہ ہنگو نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثل کمیت کے نرم پودے کی سی ہے کہ جدھر کی ہوا طبقتی ہے تو اس کے پتے اور ہر چیز جھک جاتے ہیں اور جب ہوارک جاتی ہے تو پتے بھی برابر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مومن آزادوں میں بچالیا جاتا ہے لیکن کافر کی مثل شمشاد کے سخت درخت جیسی ہے کہ ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ جب چاہتا ہے اسے آکھاڑ دیتا ہے۔

۷۴۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّدَنَا، حَدَّثَنَا فَلَيْحَةً، حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلَيْهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامِةِ الزَّرْعِ، يَقْبَلُ وَرَقَّةً مِّنْ حَيْثُ أَتَهَا الرِّيحُ تُكَفَّهَا، فَإِذَا سَكَنَتْ اغْنَدَلَتْ، وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَكْفَأُ بِالْبَلَاءِ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَاقِ صَمَاءً مُغْنِدَلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ)). [راجح: ۱۵۶۴]

**لشیخ** مومن کی مثل کچھ نرم کمیت سے ہے جس کے پتے رخ پر مرجاتے ہیں اسی طرح مومن ہر حکمِ اللہ کے سامنے سرگوں ہو جاتا ہے اور کافر کی مثل صوبوں کے درخت جیسی ہے جو احکامِ اللہ کے سامنے مڑا جھکتا جاتا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ عذاب خداوندی موت وغیرہ کی ہلکی میں اگر اسے ایک دم موڑ دیتا ہے۔

(۱۴۲۷) ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، کما مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ من پر کھڑے فرمائے تھے کہ تمہارا زمانہ گزشتہ امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے عصر سے سورج ڈوبنے تک کا وقت ہوتا ہے۔ تو ریت والوں کو تو ریت دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا۔ پھر وہ عاجز ہو گئے تو انہیں اس کے بدالے میں ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل الجیل کو الجیل دی گئی تو انہوں نے اس پر عصر کی نماز کے وقت تک عمل کیا

۷۴۶۷ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الرُّهْبَرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبُرِ، ((إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ إِنَّمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِّنَ الْأَمْمَ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غَرْوَبِ الشَّمْسِ أَغْطِيَ أَهْلَ التَّوزَّعِ، فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَغْطَوْا قِيرَاطًا قِيرَاطًا،

اور پھر وہ عمل سے عاجز آگئے تو انہیں بھی ایک قبراط دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر سورج ڈوبنے تک عمل کیا اور تمہیں اس کے بدلتے میں دودو قبراط دیئے گئے۔ الٰہ تورت نے اس پر کما کہ اے ہمارے رب! یہ لوگ مسلمان سب سے کم کام کرنے والے اور سب سے زیادہ اجر پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں اجر دینے میں کوئی ناقصانی کی ہے؟ وہ بولے کہ نہیں! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو میرا فضل ہے، میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

ثُمَّ أَعْطَى أَهْلَ الْأَنْجِيلَ الْأَنْجِيلَ لَفَعَلُوا بِهِ  
حَتَّى صَلَّةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ عَجَزُوا فَأَغْطُوا  
قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أَغْطَيْتُمُ الْقُرْآنَ لَفَعَلُوكُمْ  
بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأَغْطَيْتُمْ  
قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالَ أَهْلُ التَّوْزِعَةِ رَبَّنَا  
هُوَ لَاءُ أَقْلَى عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ: هَلْ  
ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ أَخْرِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ؟) قَالُوا:  
لَا، قَالَ: ((فَلَدِلْكَ فَضْلِيٌّ أُوتِيهِ مِنْ  
أَشْاءِ)). [راجع: ۵۵۷]

**لشیخ** اس روایت میں اتنا ہے کہ تورۃ والوں نے یہ کما اور ان کا وقت مسلمانوں کے وقت سے زیادہ ہونے میں کچھ شبہ نہیں جس روایت میں ہے کہ یہود اور نصاریٰ دونوں نے یہ کما اس سے خنیہ نے دلیل ہے کہ عصر کی نماز کا وقت دو ملیے سے شروع ہوتا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اور اس روایت کے الفاظ پر تو اس استدلال کا کوئی محل ہی نہیں ہے۔

(۷۴۶۸) ہم سے عبد اللہ المسندي نے بیان کیا، انہوں نے کما ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کما ہم کو معرفے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابو اوریس نے اور ان سے عبادہ بن صامت وہٹھ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھراوے گے، اسراف نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کو گے اور من گھرست بہتان کسی پر نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری تافرمانی نہیں کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس عد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے کیس لغرش کی اور اسے دنیا میں ہی کپڑا لیا گیا تو یہ حد اس کے لیے کفارہ اور پاکی بن جائے گی اور جس کی اللہ نے پرده پوشی کی تو پھر اللہ پر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے اس کا گناہ بخش دے۔

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ،  
عَنْ أَبِي إِذْرِيسٍ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّاتِمِ  
قَالَ: يَا يَافِتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ  
فَقَالَ: ((أَنْبِيِّكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ  
شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَرْثِنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا  
أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ  
أَنْدِيِّكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَغْصُنُونِي فِي  
مَغْرُوفٍ، فَمَنْ وَقَنِ مِنْكُمْ فَأَخْرِجْهُ عَلَى  
اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخْذِدْهُ بِهِ  
فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَارَةٌ وَطَهُورٌ، وَمَنْ  
سَرَّهُ اللَّهُ فَلَدِلْكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابَهُ  
وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ)). [راجع: ۱۸]

مشیت ایزدی پر معاملہ ہے حدیث کا یہ اشارہ ہے اور باب سے یہی تعلق ہے۔

(۷۴۶۹) ہم سے معلیٰ بن اسدؑ، حدیث

وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے بیان کیا، ان سے محمد نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساختہ یوں تھیں تو انہوں نے کہا کہ آج رات میں تمام یوں کے پاس جاؤں گا اور ہر یوں حاملہ ہو گی اور پھر ایسا چہ بجنے کی جو شسوار ہو گا اور اللہ کے راستے میں لڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام یوں کے پاس گئے۔ لیکن صرف ایک یوں کے بیان پر پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سلیمان ملک اللہ نے ان شاء اللہ کہہ دیا ہو تو پھر ہر یوں حاملہ ہوتی اور شسوار جنتی جو اللہ کے راستے میں جلواد کرتا۔

ترجمہ باب لفظ ان شاء اللہ سے نکال کیونکہ اس میں مشیت اللہ کا ذکر ہے۔ اگر سلیمان ملک اللہ نے مشیت اللہ کا سارا لیتے تو اللہ ضرور ان کی مٹا پوری کرتا، مگر اللہ کو یہ منظور نہ تھا اس لیے وہ ان شاء اللہ کہنا بھی بجول گئے۔

(۵۷) ہم سے محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوہاب ثقی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا، ان سے عمرہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادات کے لیے تشریف لے گئے اور اس سے کہا کہ کوئی معاائقہ نہیں یہ (بیماری) تمہارے لیے پاکی کا باعث ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ جناب یہ وہ بخار ہے جو ایک بڑھے پر جوش مار رہا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے رہے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر یوں ہو گا۔

وَهِبْتَ، عَنْ أَيُوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ: لَا طُوفَنَ الْلَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلَتَخْمَلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلَتَلِدْنَ فَارِسَةً يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا ولَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شَيْئًا غَلَامًا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: ((لَوْ كَانَ سُلَيْمَانَ اسْتَنْتَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسَةً يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

۷۴۷۰ - حدَثَنَا مُحَمَّدٌ، حدَثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ التَّقِيُّ، حدَثَنَا خَالِدُ الْحَدَاءِ، عَنْ عَكْرِمَةَ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَغْرَابِيَّ يَعْوَذَهُ فَقَالَ: ((لَا يَأْسَ عَلَيْكَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ : قَالَ الْأَغْرَابِيُّ طَهُورٌ بَلْ هِيَ حَمْيَ تَفُورُ عَلَى شَيْئٍ كَبِيرٍ تُزِيَّدُهُ الْقُبُورُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَنَعَمْ إِذَا)).

[راجع: ۳۶۱۶]

طبرانی کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تو ہماری بات نہیں مانتا تو جیسا کہ تو سمجھتا ہے ویسا ہی ہو گا اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔ پھر درسرے دن شام بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ وہ دنیا سے گزر گیا۔

(۵۸) ہم سے ابن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشیم نے خبر دی، انہیں حسین نے، انہیں عبد اللہ ابن ابی قاتا نے، انہیں ان کے والد نے کہ جب سب لوگ سوئے اور نماز قضا ہو گئی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تمہاری روخوں کو جب چاہتا ہے روک دیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ پس تم اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کرو ضوکرو۔

۷۴۷۱ - حدَثَنَا أَبْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا هَشِيمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَنَادَةَ عَنْ أَبِيهِ حِينَ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ قَبضَ أَزْوَاجَهُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَهَا حِينَ شَاءَ)) فَقَضَوْا حَوَالَجَهَمْ

وَتَوَضَّوَا إِلَى أَنْ طَلَقَتِ الشَّفَسُ آخِرْجَبْ سُورَجَ بُورِيْ طَرَحْ طَلَوعْ هُوْ گِيَا اُورْ خَوبْ دَنْ كُلْ آيَا تَآبْ كُثْرَهْ ہوئے اُور نَمازْ پُرْ گِي.

اس میں بھی مشیت اللہ کا ذکر ہے جو سب پر غالب ہے۔

(۷۳/۷۲) ہم سے یحییٰ بن قرقعہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا، اور ان سے اعرج نے بیان کیا (وسی مدد) اور ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے میرے بھائی نے بیان کیا، ان سے سلیمان نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابی عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپ میں جھگڑا کیا۔ مسلمان نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام دنیا میں چن لیا اور یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ ﷺ کو تمام دنیا میں چن لیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو ٹھانچہ مار دیا۔ یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ سے ذکر کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے موسیٰ ﷺ پر ترجیح نہ دو، تمام لوگ قیامت کے دن پہلا صور پھونکنے پر بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ پھر دوسرا صور پھونکنے پر میں سب سے پہلے بیدار ہوں گا لیکن میں دیکھوں گا کہ موسیٰ ﷺ عرش کا ایک کنارہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ کیا وہ ان میں تھے جنہیں بے ہوش کیا گیا تھا اور مجھے سے پہلے ہی انہیں ہوش آگیا یا انہیں اللہ تعالیٰ نے استثناء کر دیا تھا۔

یعنی حضرت موسیٰ ﷺ پر فضیلت نہ دو یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا یہ مطلب ہے کہ اس طور سے فضیلت نہ دو کہ حضرت موسیٰ ﷺ کی توجیہ نہ لکھے یا یہ واقعہ پہلے کا ہے جب کہ آپ کو معلوم نہ تھا کہ آپ سارے انبیاء سے افضل ہیں۔ اشتہار کا ذکر اس آیت میں ہے فصیع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله (سورہ زمر) باب کامطلب آیت کے لفظ الا من شاء الله سے تکلام ہے جو بُرْئَل، میکائیل، اسرائیل، عورائیل، رضوان، خازن، بَشَّت، حمالان عرش مراد ہیں یہ بے ہوش نہ ہوں گے۔

(۷۳/۷۲) ہم سے اسحاق بن ابی عیسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم

وَأَيَّضَتْ فَقَامَ فَصَلَّى . [راجح: ۵۹۵]

۷۴۷۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَالْأَغْرَجَ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سَلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقِ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ : وَالَّذِي اضْطَفَنِي مُحَمَّداً عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسْمٍ يَقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ : وَالَّذِي اضْطَفَنِي مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيُّ فَلَدَّهَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تُخِيرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَضْعِفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُ فَلَذَا مُوسَى بَاطَشَ بِعِخَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَذْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمْنَ اسْتَشْنَى اللَّهُ)).

۷۴۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى،

کو یزید بن ہارون نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں قادہ نے اور انہیں انس بن ملک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میریت تک آئے گا لیکن دیکھے گا کہ فرشتے اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔ پس نہ تو دجال اس سے قریب ہو سکے گا اور نہ طاعون، اگر اللہ نے چاہا۔

أخبرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَانُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَخْرُسُونَهَا، فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَانُ وَلَا الطَّاغُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)).

[راجع: ۱۸۸۱]

اس میں بھی لفظ ان شاء اللہ کے ساتھ مشیت الہی کا ذکر ہے۔ یہ باب سے مطابقت ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ہر جیز اللہ کی مشیت پر موقف ہے۔

(۲۷۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ان سے ابوسلمہ ابن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے تو میں چاہتا ہوں اگر اللہ نے چاہا کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں۔

(۲۷۴) ہم سے یسرہ بن صفوان بن جیل المُعْنَی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا۔ پھر میں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اس میں سے پانی نکلا۔ اس کے بعد ابو بکر بن ابی قافلہ رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لیا اور انہوں نے بھی ایک یادو ڈول پانی نکلا البتہ ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اور اللہ انہیں معاف کرے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے کسی قوی و بہادر کو اس طرح ڈول پر ڈول نکالتے نہیں دیکھا، یہیں تک کہ لوگوں نے ان کے چاروں طرف مویشیوں کے لیے باڑیں بنا لیں۔

رسول کریم ﷺ نے قدم قدم پر لفظ ان شاء اللہ کا استعمال فرمایا کہ مشیت ہاری تعالیٰ پر ہر کام کو موقف رکھا۔ ڈول کھینچنے کی تعبیر امور خلافت کو انجام دینے سے ہے۔ محمد صدیقی بھی کامیاب رہا مگر عمدہ فاروقی میں اسلام کو جو وحشت ہوتی اور امر خلافت مخفیم ہوا دہ

۷۴۷۴ - حدَثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَغْوَةٌ فَلَرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَخْبِرِيَ دَغْوَتِي شَفَاعَةً لِأَمْقِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [راجع: ۶۳۰۴]

۷۴۷۵ - حدَثَنَا يَسِيرَةَ بْنَ صَفْوَانَ بْنَ جَمِيلِ الْخَعْمَى، حَدَثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ، فَنَزَعْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْزِعَ ثُمَّ أَخْلَدْتَهَا إِنْ أَبِي فَحَالَةً لَنْزَعَ ذُنُوبَهَا أَوْ ذُنُوبَهُنَّ وَفِي نَزْعِهِ ضَنْفٌ وَاللَّهُ يَقْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخْلَدْهَا غَمْرًا لَأَسْتَحَالَتْ غَرَبَتْ، فَلَمَّا أَرَ عَبْرَقْرِيَا مِنَ النَّاسِ يَقْرِي فَرِيَةَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ حَوْنَةَ بَعْطَنِ)).

ظاہر ہے۔ اسی پر اشارہ ہے۔

(۷۶) ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ بن عثیمین نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی مانگنے والا آتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے کہ اس کی سفارش کرو تاک تمہیں بھی ثواب ملے۔ اللہ اپنے رسول کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

(۷۷) ہم سے مجھی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ناکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے روزی دے۔ پھر مجھ کے ساتھ سوال کرنا چاہیے کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر جر کرنے والا نہیں۔

(۷۸) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو حفص عرو نے بیان کیا، ان سے او زاغی نے بیان کیا، ان سے ابن شلب نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سلمانے بیان کیا کہ وہ اور حرب بن قیس بن حصین الفزاری موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ حضرت علیہ السلام عی تھے۔ اتنے میں ابن کعب رضی اللہ عنہ کا درہ سے گزرا ہوا اور ابن عباس عیتھا نے انہیں بلا یا اور ان سے کہا کہ میں اور میرا یہ ساتھی اس بارے میں شک میں ہیں کہ موسیٰ بن علیہ السلام کے وہ "صاحب" کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ بن علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کوئی حدیث سنی

7476 - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ بُرْنَيْهِ، عَنْ أَبِي بُرْزَادَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرَبِّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: ((اشْفَعُوكُمْ فَلَتَؤْجِرُوا)) وَيَقْضِي اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ۔ [راجح: ۱۴۳۲]

**لَئِنْ يَسْأَلْكُمْ** شیفت باری کا واضح اظہار ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے میری زبان سے علیہ کے الفاظ نکلتے ہیں، سفارش کرنے والے مفت میں **ثواب حاصل کر لیتے ہیں** میں کیوں سفارش کے لئے زبان نہ کھولو تاکہ اجر پا۔

7477 - حدَّثَنَا يَحْتَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرِّزْاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُلُّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ أَرْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ أَرْزَقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلَيَغْزِمْ مَسَالَةَ إِنْهُ يَفْعُلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرَرَةَ لَهُ)).

[راجح: ۶۳۳۹]

7478 - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْخَرُّ بْنُ قَيْسٍ بْنُ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِيرٌ؟ قَمَرٌ بِهِمَا أَنَّهُ بْنُ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ لَدْعَاهُ أَبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنِّي تَمَارِي أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّيْلَ إِلَيَّ لِقَيْهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ

ہے۔ انہوں نے کماکہ ہاں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ موئی ﷺ نبی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ موئی ﷺ نے کماکہ نہیں۔ چنانچہ آپ پر وحی نازل ہوئی کہ کیوں نہیں ہمارا بندہ خضر ہے۔ موئی ﷺ نے ان سے ملاقات کا راستہ معلوم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مجھلی کو نشان قرار دیا اور آپ سے کہا گیا کہ جب تم مجھلی کو گرم پاؤ تو لوٹ جانا کہ وہیں ان سے ملاقات ہو گی۔ چنانچہ موئی ﷺ مجھلی کا نشان دریا میں ڈھونڈنے لگے اور آپ کے ساتھی نے آپ کو بتایا کہ آپ کو معلوم ہے۔ جب ہم نے چٹاں پر ڈیرہ ڈالا تھا تو وہیں میں مجھلی بھول گیا اور مجھے شیطان نے اسے بھلا دیا۔ موئی ﷺ نے کماکہ یہ جگہ وہی ہے جس کی تلاش میں ہم سرگردیاں ہیں پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر واپس لوئے اور انہوں نے حضرت خضر ﷺ کو پالیا ان ہی دونوں کا یہ قصہ ہے جو اللہ نے بیان فرمایا۔

(۷۹) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے ابن وہب نے بیان کیا، انہوں نے کما مجھ کو یونس نے ابن شاہب سے خبر دی، انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے (جیہے الوداع کے موقع پر) فرمایا کہ ہم کل ان شاء اللہ خیث بنو کنانہ میں قیام کریں گے جمل ایک زمانہ میں کفار کمک نے کفری پر قائم رہنے کی آپس میں قسمیں کھائیں تھیں آپ کی مراد وادی محسب سے تھی۔

(۸۰) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کماہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن دیبار سے، انہوں نے ابوالعباس (سائب بن فروخ) سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمر بن حنفیہ سے، انہوں نے کما آنحضرت ﷺ نے طائف والوں کو گھیر لیا، اس کو

شائہ؟ قال: نعم! ابی سمعفت رسول اللہ ﷺ، يَقُولُ: ((بَيْنَا مُوسَى فِي مَلِإِ بَنِ إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوسَى: لَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ مُوسَى بَلِّي عَبْدَنَا خَصِيرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقْيَةِ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ أَيْةً وَقَلَّ لَهُ إِذَا فَقَدَتِ الْحُوتَ فَازْجَعَ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى يَتَبَعَّ أَثْرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى مُوسَى لِمُوسَى: أَرَيْتَ إِذَا أُوتِنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنَّنِي نَسِيْتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ ذَكْرَهُ؟)) قَالَ مُوسَى: (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَ عَلَى آقَارِهِمَا قَصَصًا، فَوَجَدَاهُمْ خَضِيرًا وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَصَ اللَّهُ)). [راجع: ۷۴]

۷۴۷۹ - حدثنا أبو اليمن، أخبرنا شعيب، عن الزهري وقال أخوه بن صالح: حدثنا ابن وهب، أخبرني يونس، عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: ((تنزل غدا إن شاء الله بعفني بياني مكانة حيث تقاسموا على الكفار)) يزيد المحقق. [راجع: ۱۵۸۹]

۷۴۸۰ - حدثنا عبد الله بن محمد، حدثنا ابن عبيدة، عن عمرو، عن ابن عباس، عن عبد الله بن عمر قال: خاصر النبي ﷺ أهل الطائف، فلم يفتحها فقال:

فتح نہیں کیا۔ آخر آپ نے فرمایا کل خدا نے چالا تو ہم مدینہ کو لوٹ چلیں گے۔ اس پر مسلمان بولے واہ ہم فتح کئے بغیر لوٹ جائیں۔ آپ نے فرمایا ایسا ہے تو پھر کل سویرے لڑائی شروع کرو۔ صحیح کو مسلمان لڑنے کے لیکن (فتح فتح نہیں ہوا) مسلمان زخمی ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا صحیح کو اللہ نے چالا تو ہم مدینہ لوٹ چلیں گے۔ اس پر مسلمان خوش ہوئے۔ مسلمانوں کا کام حال دکھ کر آنحضرت ﷺ مسکرائے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور اس کے ہاں کسی کی شفاعت بغیر اللہ کی اجازت کے فائدہ نہیں دے سکتی۔“ (وہاں فرشتوں کا بھی یہ حال ہے) کہ جب اللہ پاک کوئی حکم اتنا رتا ہے تو فرشتے اسے سن کر خوف خدا سے گھبرا جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب کا کیا ارشاد ہوا ہے وہ فرشتے کرتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ حق ہے اور وہ بلند ہے بڑا۔ ”یہاں فرشتے اللہ کے امر کے لیے لفظ ماذا اخلاق ربکم نہیں استعمال کرتے ہیں (پس اللہ کے کلام کو خلوق کہنا غلط ہے جیسا کہ معزلہ کرتے ہیں) اور اللہ جل ذکرہ نے فرمایا کہ ”کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کی شفاعت کسی کے کام آئے مگر جس کو وہ حکم

مسروق بن اجدع تابعی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے لیے کلام کرتا ہے تو آسمان والے بھی کچھ سننے ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز چپ ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ کلام حق ہے اور آواز دیتے ہیں ایک دوسرے کو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ بجا ارشاد فرمایا۔

اور جابر بن جحش سے روایت کی جاتی ہے، ان سے عبد اللہ بن امیم بن جحش نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا اللہ انبیاء بنزوں کو جمع کرے گا اور اسکی آواز کے ذریعہ ان کو پکارے گا

((إِنَّ قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَقَالَ  
 الْمُسْلِمُونَ : نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ فَقَالَ  
 فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَمَدُوا فَأَصَابُوهُمْ  
 جِرَاحَاتٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ قَافِلُونَ غَدَا  
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبُهُمْ فَتَبَسَّمُ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [رَاجِعٌ: ٤٣٢٥]

﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ  
حَتَّىٰ إِذَا فُرِّغَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ  
رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ  
وَلَمْ يَقُلْ مَا ذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ وَقَالَ جَلَّ  
ذِكْرُهُ : ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا  
يَا ذِي الْحِلْمَ﴾

وَقَالَ مَسْرُوقٌ: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِذَا تَكَلَّمَ  
اللَّهُ بِالْأَوْحَى سَمِعَ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ شَيْئًا  
فَإِذَا فَرَغَ عَنْ قَلْوَبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ  
عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟  
قَالُوا: الْحَقُّ.

وَيَذِكُرُ عَنْ جَابِرٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ  
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَخْشُرُ  
اللَّهُ الْعَيَادَ فَيَنْدِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ

بَعْدَ كُمَا يَسْعَهُ مِنْ قُرْبَةِ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا  
الْيَوْمَ).  
جس طرح سنی گے جس طرح نزدیک والے سنی  
گے۔ میں پا شہد ہوں ہر ایک کے اعلان کا بدله دینے والا ہوں۔

**تَسْبِيحٌ** یہ باب لا کر حضرت امام بخاری رض نے مخلصین کا رد کیا مقرر کا بھی جو کہتے ہیں کہ اللہ کا کلام مخلص اللہ حکومت ہے اور مخلوقات کی طرح ہے۔ مخلصین کہتے ہیں کہ اللہ کے کلام میں نہ حروف ہیں نہ آواز بلکہ اللہ کا کلام حیارت ہے ایک کلام نفسی سے جو ایک صفت انہی ہے اس کی ذات سے قائم ہے اور سکوت کے مقابل ہے۔ اس کلام سے اگر عربی میں تجویز کرو تو وہ قرآن ہے اگر سیانی میں کرو تو وہ انگلی ہے اگر عربانی میں کرو تو وہ تورات ہے۔ میں وحید الریاض کہتا ہوں کہ یہ ایک لغو خیال ہے جو مخلصین نے ایک قاعدہ فاسد کی بنا پر بازدھا ہے۔ انہوں نے یہ تصور کیا کہ اگر اللہ کے کلام میں حروف اور اصوات ہوں اور وہ ہر وقت جب اللہ چاہے اس سے صادر ہوتا رہے تو اللہ حوارث کا محل ہو وہ حلوٹ ہوتا ہے جلاں کے یہ قاعدہ خود ایک ڈھونکسلہ ہے اور مبنی علی الفاسد فاسد ہے۔ ایک ذات قدم فاعل عمار سے نئی نئی باتیں صادر ہونا اس کے حدود کو مسئلہ نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے کمال پر دال ہیں اور بخاری شریعت اور نیز اگلی شریعتیں سب اس بات سے بھری ہوئی ہیں کہ اللہ جب چاہے کلام کرتا ہے اور فرشتے اس کا کلام نہیں۔ اس کے حکم کے موافق عمل کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کلام سنایا جس میں آواز تھی۔ اللہ ہر روز ہر آن نئے نئے احکام صادر فرماتا ہے۔ نئی نئی مخلوقات پیدا کرتا ہے۔ کیا اس سے اس کے قسم اور ارزی ہونے میں کوئی فرق آیا ہرگز نہیں خود فلاسفہ جنوں نے اس قاعدہ فاسد کی بنا پر اسی ہے وہ کہتے ہیں عقل فعل قدم ہے جلاں کے ہزار بھا حوارث اور اشیاء اس سے صادر ہوتے ہیں۔ غرض مسئلہ کلام میں ہزاروں آدمی کروہ ہو گئے ہیں اور انہوں نے جلوہ مستقیم سے منہ موڑ کر واہی تکوٹلات انتیار کی ہیں اور اپنی دانست میں یہ لوگ بڑے حقیقت اور دانشمند بنتے ہیں جلاں کے محض بے وقوف اور محض بے عقل ہیں۔ اللہ جو ہر شے پر قادر اور تمام کملات سے موصوف ہے اور اس نے اپنی ایک اپنی مخلوق انسان کو کلام کی طاقت دی ہے وہ تو کلام نہ کر سکے نہ اپنی آواز کی کوئی نکال سکے اور اس کی مخلوق فراغت سے جب چاہیں باقی میں کیا ہوں گی اسی کا خیال ہے۔

(۷۴۸۱) ہم سے علی بن عبد اللہ مبینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے عمرو بن مروے نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رض نے نیز رض سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اسکے فرمان کے آگے عاجزی کا انعام کرنے کیلئے اپنے بازو مارتے ہیں (اور ان سے ایسی آواز نکلتی ہے) جیسے پھر زنجیر ماری گئی ہو۔ علی بن عبد اللہ مبینی نے کہا سفیان کے سواد و سرے راویوں نے اس حدیث میں مجائب صفویان کے بہ فتح فاصفویان روایت کیا ہے اور ابوسفیان نے صفویان پر سکون قاء روایت کیا ہے دونوں کے معنی ایک ہی ہیں یعنی چکنا صاف پھر اور ابن عاصم نے فرع بہ صیغہ معروف پڑھا ہے۔ بعضوں نے فرغ رائے سہمیلہ سے پڑھا ہے یعنی جب اگلے دلوں کو فراغت حاصل ہو جاتی ہے۔ مطلب وہی ہے کہ ڈر جاتا رہا ہے پھر وہ حکم فرشتوں میں آتا ہے

٧٤٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سَفِيَّاً، عَنْ عَمْرُو، عَنْ عَكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتَلَمَّعُ بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاوَاتِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَّهَا حُضْنَعَانَ)) لِقَوْلِهِ: كَانَهُ سِلْسِلَةُ عَلَى صَفَوَانَ قَالَ عَلِيُّ: وَقَالَ غَيْرُهُ صَفَوَانَ يَنْفَذُهُمْ ذَلِكَ لَفَادًا فَزَعَ عَنْ قَلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ.

اور جب ان کے دلوں سے خوف دور ہوتا ہے تو وہ پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق، اللہ وہ بلند و عظیم ہے۔

اور علی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کی حدیث بیان کی اور سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، علی بن عبد اللہ مدبی نے کہا کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تو سفیان بن عیینہ نے اس کی تصدیق کی۔ علی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ ایک شخص نے عمرو سے روایت کی، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ رسول اللہ ﷺ کے کہ آپ نے ”فزع“ پڑھا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ عمرو بن دنیار رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اسی طرح ان سے سنا تھا یا نہیں۔ سفیان نے کہا کہ یہی ہماری قرأت ہے۔

ان سندوں کو بیان کر کے حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے یہ ثابت کیا کہ اوپر کی روایت جو عن عمن کے ساتھ ہے وہ مقلع ہے۔  
 (۷۸۲) ہم سے بھی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شاہب نے اور ان کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا بھی کشم کشم کا قرآن پڑھتا متوجہ ہو کر سنتا ہے جو خوش آوازی سے اسکو پڑھتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی نے کہا اس حدیث میں یعنی بالقرآن کا یہ معنی ہے کہ اس کو پکار کر پڑھتا ہے۔

(۷۸۳) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے امش نے بیان کیا، ان سے ابو صالح نے بیان کیا اور ان سے ابو سعید خدرا رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کشم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

قالَ عَلَيْهِ وَحْدَتَنَا سُفِيَّانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو،  
 عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا. قَالَ  
 سُفِيَّانُ: قَالَ عَمْرُو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ،  
 حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلَيْهِ قُلْتُ لِسُفِيَّانَ،  
 قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
 هُرَيْرَةَ: قَالَ نَعَمْ. قُلْتُ لِسُفِيَّانَ: إِنَّ إِنْسَانًا  
 رَوَى عَنْ عَمْرُو، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي  
 هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَا فَرَغَ قَالَ سُفِيَّانَ :  
 هَكَذَا قَرَا عَمْرُو فَلَا أَذْرِي سَمْعَةَ هَكَذَا  
 أَمْ لَا. قَالَ سُفِيَّانَ: وَهُنَّ قَرَاءُتُنَا.

[راجح: ۴۷۰۱]

۷۴۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ، حَدَّثَنَا  
 الْلَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي  
 أَبُو سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي  
 هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ: ((مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ  
 ﷺ يَعْنَى بِالْقُرْآنِ)) وَقَالَ صَاحِبُ الْهُدَى  
 يُرِيدُ أَنْ يَجْهَرَ بِهِ. [راجح: ۵۰۲۳]

۷۴۸۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ  
 غَيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا  
 أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَقُولُونَ اللَّهُ

فرمائے گا اے آدم! وہ کہیں گے "لبیک و سعدیک" پھر بلند آواز سے  
نداۓ گا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے دوزخ کا  
لشکر نکال۔

**لشیخ** میں سے اللہ کے کلام میں آواز ثابت ہوئی اور ان نادانوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ اللہ کے کلام میں نہ آواز ہے نہ حروف  
ہیں۔ معاذ اللہ اللہ کے لفظوں کو کہتے ہیں یہ اللہ کے کلام نہیں ہیں کیونکہ الفاظ اور حروف اور اصوات سب حداث ہیں۔  
امام احمد نے فرمایا کہ یہ کم بخت الطیبہ جمیعہ سے بدتر ہیں۔

(۷۴۸۳) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ  
نے بیان کیا، ان سے هشام نے، ان سے ان کے والدے اور ان سے  
عاشرہ بیٹیوں نے بیان کیا کہ جس قدر مجھے خدیجہ بنت خڑیقہ پر غیرت آتی تھی  
اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی اور ان کے رب نے حکم دیا تھا کہ  
انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

یا آدم فَيَقُولُ: لَيْكَ وَسَعْدِكَ فَيَنْدِي  
بصَوْتٍ بِنْ أَنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرُجَ مِنْ  
دُرْرِيْكَ بَغْرَا إِلَى النَّارِ). [راجح: ۳۳۴۸]

۷۴۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْيَضُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،  
حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَّةَ، عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غَرَّتْ  
عَلَى اغْرِيَةٍ مَا غَرَّتْ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ  
أَمْرَهُ رَبُّهُ أَنْ يَبْشِّرُهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ.

[راجح: ۳۸۱۶]

اس حدیث سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ کا کلام صرف نفسی اور قدیم نہیں ہے بلکہ وقت فوقاً وہ کلام کرتا رہتا ہے۔  
چنانچہ حضرت خدیجہ بنت خڑیقہ کو بشارت دینے کے لیے اس نے کلام کیا۔

### باب جبریل کے ساتھ اللہ کا کلام کرنا

اور اللہ کا فرشتوں کو پکارتا۔ اور عمر بن شٹی نے کہا آیت "انک لعلقی  
القرآن" (سورہ نمل) کا مفہوم ہے جو فرمایا کہ "اے پیغمبر! تمھ کو  
قرآن اللہ کی طرف سے ملتا ہے جو حکمت والا خبردار ہے۔" اس کا  
مطلوب یہ ہے کہ قرآن تمھ پر ڈالا جاتا ہے اور تو اس کو لیتا ہے جیسے  
سورہ بقرہ میں فرمایا کہ "آدم نے اپنے پروردگار سے چند کلمہ حاصل  
کئے رب کا استقبال کر کے۔"

۳۳ - باب كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيلَ  
وَنَذَاءِ اللَّهِ الْمَلَائِكَةَ.

وَقَالَ مَغْمَرٌ: وَإِنَّكَ لَلَّقَى الْقُرْآنَ أَيْ  
يَلْقَى عَلَيْكَ، وَلَلَّقَاهُ أَنْتَ أَيْ تَأْخُذُهُ عَنْهُمْ  
وَمِثْلُهُ لَلَّقَى آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ.

**لشیخ** اصل میں تلقی کے معنی آگے جا کر ملنے یعنی استقبال کرنے کے انتقام میں رہتے جس  
وقت وہی اترتی تو گویا آپ وہی کا استقبال کرتے۔ اس قول سے امام بخاری نے یہ نکلا کہ اللہ کے کلام میں حروف اور الفاظ  
ہیں۔

(۷۴۸۵) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے  
عبدالصمد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمن ابن عبد اللہ بن دینار  
نے بیان کیا، ان سے ان کے والدے، ان سے ابوصالح نے اور ان  
سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ

۷۴۸۵ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَنْ  
الصَّمْدِ، حَدَّثَنَا عَنْدَ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ

تعالیٰ کی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جریل ﷺ کو آواز دلتا ہے کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جریل ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس طرح روئے زمین میں بھی اسے مقبیلیت حاصل ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِنْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْبَبَ فُلَاتَا فَأَجِبْهُ فَيَجِبْهُ جِنْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِنْرِيلُ فِي السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْبَبَ فُلَاتَا، فَأَجِبْهُ فَيَجِبْهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوَضِّعُ لَهُ الْأَقْبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ)).

[راجع: ۳۲۹]

اس کی تعظیم اور محبت سب کے دلوں میں سما جاتی ہے۔ یہ خاصاً مودعین سنت نبوی کے تابعداروں کا ذکر ہے ان یعنی کو دوسرے لفظوں میں اولیاء اللہ کا جاتا ہے نہ کہ فاقہ فاربد عتی لوگ وہ تو اللہ اور رسول کے دشمن ہیں۔

(۷۴۸۶) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کشم شہباز نے فرمایا تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازوں میں دونوں وقت کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ فرشتے اوپر جاتے ہیں جنہوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ بندوں کے احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

[راجع: ۵۰۵]

اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کلام کرتا ہے۔

(۷۴۸۷) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غذر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے واصل نے، ان سے معورو نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر بن شہباز سے سنا کہ نبی کشم شہباز نے فرمایا میرے پاس جریل ﷺ آئے اور مجھے یہ بشارت دی کہ جو شخص اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا گا وہ اس نے چوری اور زنا بھی کی ہو؟ فرمایا کہ گواں نے چوری اور زنا کی ہو۔

(۷۴۸۶) - حدثنا قبيطة بن سعيد، عن مالك عن أبي الرناد، عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: ((يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهر، ويختيمون في صلاة العصر وصلاة الفجر، ثم يغurge الذين يأتوا فيكم فيسألهم وهو أغلم بهم كيف تركتم عبادي؟ فيقولون : تركناهم وهم يصلون وأتيناهم وهم يصلون)).

[راجع: ۱۲۳۷]

اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کلام کرتا ہے۔

(۷۴۸۷) - حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غذر، حدثنا شعبة، عن واصل عن المغروف قال: سمعت أبا ذر عن النبي ﷺ قال: ((أتاني جنريل فبشرني أنه من مات لا يشرك بالله شيئاً، دخل الجنة فللت: وإن سرق وإن زنى قال: ؟ وإن سرق وإن زنى)). [راجع: ۱۲۳۷]

**لشیخ** دوسری آیت میں ہے کہ و ما نَزَّلَ إِلَيْنَا رِبُّكَ (مریم: ٦٣) ایک تو حضرت جبریل ﷺ اس وقت اترتے تھے جب اللہ کا حکم ہوتا اس لیے یہ بشارت جوانوں نے آنحضرت ﷺ کو دی بارہالی تھی گویا اللہ نے حضرت جبریل سے فرمایا کہ جا کر حضرت محمد ﷺ کو یہ بشارت دے دو پس باب کی مطابقت حاصل ہو گئی۔

### باب سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو جان کر اتارا ہے

اور فرشتے بھی گواہ ہیں۔" مجاهد نے بیان کیا کہ آیت یعنی نزول الامر بینہن کا مفہوم یہ ہے کہ ساقوں آسان اور ساقوں زمینوں کے درمیان اللہ کے حکم اترتے رہتے ہیں۔ (سورہ طلاق)

**لشیخ** اس باب میں حضرت امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ قرآن اللہ کا اتارا ہوا کلام ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ حضرت جبریل ﷺ کو یہ کلام سناتا تھا اور جبریل حضرت محمد ﷺ کو توبی قرآن یعنی الفاظ و معانی اللہ کا کلام ہیں۔ اس کو اللہ نے اتارا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ مخلوق نہیں ہے جسے کہ جمیعہ اور محترم نے گمان کیا ہے۔

(۲۸۸) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابواسحاق ہمدانی نے بیان کیا، ان سے براء بن عازب بن شٹو نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا کرو۔ "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے پرد کر دی اور اپنا رخ تیری طرف موڑ دیا اور اپنا معاملہ تیرے پرد کر دیا اور تیری پناہ میں تیری طرف رغبت کی وجہ سے اور تجھ سے ڈر کر۔ تیرے سوا کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جو تو نے بھیجے۔ پس اگر تم آج رات مر گئے تو فطرت پر مرو گے اور صبح کو زندہ اٹھے تو تواب ملے گا۔"

۷۴۸۸ - حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ أَبْرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا فُلَانٌ إِذَا أُوْتِتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ نَفْسِي إِلَيْكَ وَرَجْهُتَ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَرَضْتَ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَانُ ظَهَرَيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مُلْجَأً وَلَا مُنْجَأً مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمْنَتْ بِكَتَابَكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَيْكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِي لِيَلِيَّكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ أَجْرًا)).

[راجح: ۲۴۷]

لقط بكتابك الذي انزلت سے باب کا مطلب ثابت ہوا کہ قرآن مجید اللہ کا اتارا ہوا کلام ہے۔

(۲۸۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عبد اللہ بن ابی اویش بن شٹو نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خدق کے دن فرمایا۔

۷۴۸۹ - حدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

”اے اللہ! کتاب قرآن کے نازل کرنے والے! جلد حساب لئے والے! ان دشمن جماعتوں کو نکست دے اور ان کے پاؤں ڈگکا دے۔“ حمیدی نے اسے یوں روایت کیا کہ ہم سے سفیان بن عینہ نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا اور انہوں نے عبد اللہ بن ابی اویٰ محدث سے سنا، کہا میں نے نبی کرم ﷺ سے سنا۔

اللہ ﷺ یوم الآخرۃ: ((اللَّهُمَّ مِنْزَلَكَ الْكِتَابَ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمْ الْأَخْزَابَ وَزُلْزِلْنَ بِهِمْ)). زاد الحمیدی، حدثنا سفیان، حدثنا ابن أبي خالد، سمعت عبد الله سمعت النبي ﷺ.

[راجع: ۲۹۳۳]

**لیشیخ** مضمون باب لفظ منزل الكتاب سے تکا۔ سند ذکورہ میں سفیان کے ملائ کی ابن ابی خالد سے اور ابن ابی خالد کے ملائ کی

عبد اللہ بن ابی اویٰ سے صراحت ہے۔

۷۴۹۰ - حدثنا مسدد، حدثنا عن

هشیم، عن أبي بشیر، عن سعید بن جبیر  
عن ابن عباس رضي الله عنهما: (وَلَا تَجْهَزْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)، قال:  
أَنْزَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَارِ بِمَكَةَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْنَةَ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا تَجْهَزْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) لَا تَجْهَزْ بِصَلَاتِكَ حَتَّى  
يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)  
عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ (وَأَنْبَغَ بَيْنَ ذَلِكَ مَسِيلًا) أَسْمِعُهُمْ وَلَا تَجْهَزْ حَتَّى  
يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآن. [راجع: ۴۷۲۲]

۳۵ - باب قول الله تعالى :

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يَنْدُلُوا كَلَامَ اللَّهِ﴾  
إِنَّهُ لَقَوْنَ فَصَلَ حَقًّا وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ  
بِاللَّعْبِ

باب سورۃ فتح میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”یہ گوارچا ہتے ہیں کہ

اللہ کا کلام بدل دیں۔“

یعنی اللہ نے جو وعدے حدبیہ کے مسلمانوں سے کئے تھے کہ ان کو بلا شرکت غیرے فتح ملے گی۔ اور سورۃ طارق میں فرمایا کہ ”قرآن مجید فیصلہ کرنے والا کلام ہے وہ کچھ ہنسی دلی لگی نہیں ہے۔“

**لَقِيْتُهُمْ** اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اللہ کا کلام کچھ قرآن سے خاص نہیں ہے بلکہ اللہ جب چاہتا ہے حسب ضرورت اور حسب موقع کلام کرتا ہے۔ چنانچہ صلح حدیث میں جب مسلمان بت رنجیدہ تھے اپنے رسول کے ذریعہ سے اللہ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو بلا شرکت غیرے ایک فتح حاصل ہوگی یہ بھی اللہ کا ایک کلام تھا اور جو آخر پڑھنے والے کام نقل کئے ہیں وہ سب اسی کے کلام ہیں۔

(۷۳۹۱) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، کہا ہم سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانہ کو برآجھلا کرتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ کا پیدا کرنے والا ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں۔

ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آخر پڑھنے والے کام فرمایا۔

(۷۳۹۲) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اعش نے بیان کیا، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل جل فرماتا ہے کہ روزہ خالص میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدله دینا ہوں۔ بندہ اپنی شوت، کھانا، پوشا میری رضا کے لیے چھوڑتا ہے اور روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اس وقت جب وہ اظفار کرتا ہے اور ایک خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے نزدیک مشک غیر کی خوبیوں سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

روزہ سے متعلق یہ حدیث کلام الہی کے طور پر وارد ہوئی ہے۔ یعنی اللہ نے خود ایسا ایسا فرمایا ہے۔ یہ اس کا کلام ہے جو قرآن کے علاوہ ہے۔ اس سے بھی کلام الہی ثابت ہوا اور محتزل جمیع کاروں ہوا جو اللہ کے کلام کرنے سے ممکن ہیں۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس حدیث کو اللہ کا کلام فرمایا۔

(۷۳۹۳) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معرنے خبر دی، انہیں ہام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایوب ﷺ کپڑے اتار کرنا رہے تھے کہ سونے کی ڈیوں کا ایک دل ان پر آگر گرا اور آپ انہیں اپنے کپڑے میں سمٹنے لگے۔ ان کے رب نے انہیں پکارا

- ۷۴۹۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا سَفِيَّا، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ((يُؤْذِنِي أَبْنُ آدَمَ، يَسْبُ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ يَبْدِي الْأَمْرَ أَقْلَبُ اللَّيلَ وَالنَّهَارَ)). [راجح: ۴۸۲۶]

اللیل و النہار). [راجح: ۱۸۹۴] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آخر پڑھنے والے کام فرمایا۔

- ۷۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : الصُّومُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشَرْبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصُّومُ جُنَاحٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَانٌ : فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطَرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْفَقُ رَبَّهُ، وَلَخْلُوفٌ فِي الصَّائِمِ أَطْبَبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)). [راجح: ۱۸۹۴]

- ۷۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقَ، أَخْبَرَنَا مَغْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَنْهَا أَيُوبُ يَقْسِيلُ غَرِيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلٌ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَعْنِي فِي

کے اے الیوب! کیا میں نے تجھے مالدار بنا کر ان ٹھیوں سے بے پروا نہیں کر دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں بے شک تو نے مجھ کو بے پروا مالدار کیا ہے مگر تیرے فضل و کرم اور رحمت سے بھی میں کیسی بے پروا ہو سکتا ہوں۔

لَقَدْ يَهُدِّي لَهُمْ رَبُّهُمْ يَا أَيُّوبُ الْمَأْكُنَ الْغَيْبُكُ  
عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبُّ، وَلَكِنْ لَا  
عِنْيَ بِي عَنْ بَرَكَتِكَ)).

[راجح: ۲۷۹]

**لَقَدْ يَهُدِّي لَهُمْ رَبُّهُمْ** کلام میں حروف اور آواز نہیں ہے کس قدر کم عقلی اور گمراہی کی بات ہے آج کل بھی ایسے لوگ بہت ہیں جو جمیع و مفترزلہ جیسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اللہ ان کو نیک سمجھے عطا کرے، آمين۔

(۷۴۹۳) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے، ان سے ابو عبد اللہ الاغرنے اور ان سے ابو ہریرہؓ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر آتا ہے۔ اس وقت جب رات کا آخری تمامی حصہ بالی رہ جاتا ہے اور کتنا ہے کہ مجھے کون بلاتا ہے کہ میں اسے جواب دوں، مجھ سے کون مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، مجھ سے کون مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟

۷۴۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ،  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغْرِيِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
((يَسْتَرُّ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلُّ لَيْلَةٍ إِلَى  
السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْقَى ثُلُثُ الظَّلَلِ الْآخِرِ  
فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْنَجِبَ لَهُ مَنْ  
يَسْأَلُنِي فَأَغْطِيهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ)).

[راجح: ۱۱۴۵]

اللہ پاک کا عرش محلی سے آسمان دنیا پر اترنا اور کلام کرنا ثابت ہوا جو لوگ اللہ کے بارے میں ان چیزوں سے انکار کرتے ہیں ان کو غور کرنا چاہیے کہ اس سے واضح دلیل اور کیا ہو گی۔

(۷۴۹۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابوالزاد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آخر پر شعیب نے فرمایا کہ گو دنیا میں ہم سب سے آخری امت ہیں لیکن آخرت میں سب سے آگے ہوں گے۔

(۷۴۹۶) اور اسی سند سے یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خرج کرو تو میں تم پر خرج کروں گا۔

یہاں بھی اللہ پاک کا ایسا کلام مذکور ہوا جو قرآن سے نہیں ہے اور یقیناً اللہ کا کلام ہے جسے حدیث قدسی کہتے ہیں۔ (۷۴۹۷) ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے عمرہ بن قفعان نے، ان سے ابو زرعہ نے

۷۴۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادِ أَنَّ الْأَغْرِيَ  
حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((نَعْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [راجح: ۲۳۸]

۷۴۹۶ - وَهَذَا الإِسْنَادُ قَالَ اللَّهُ:  
(أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ)). [راجح: ۴۶۸۴]

یہاں بھی اللہ پاک کا ایسا کلام مذکور ہوا جو قرآن سے نہیں ہے اور یقیناً اللہ کا کلام ہے جسے حدیث قدسی کہتے ہیں۔

اور ان سے ابو ہریرہ رض نے کہ (جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ!) یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ کے پاس برتن میں کھانا پایا ہے لے کر آتی ہیں انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کئے اور انہیں خولدار موتی کے ایک محل کی جنت میں خوش خبری سنائی جس میں نہ شور ہو گا اور نہ کوئی تکلف ہوگی۔

[راجع: ۳۸۲۰]

یہاں بھی اللہ کا ایک کلام بحق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ثابت ہوئی۔ خدیجہ بنت خوبیل رض قریش کی بنت مالدار شریف ترین خاتون جنہوں نے آخرت ملیک سے خود رغبت سے نکاح کیا۔ آپ عرصہ سے یہو تھیں بعد میں آخرت ملک کے ساتھ اس وفا شماری سے زندگی گزاری کہ جس کی مثال ملی مشکل ہے۔ ۶۵ سال کی عمر میں ہجرت نبی سے تین سال پہلے رمضان شریف میں انتقال فرمایا اور کہ کے مشور قبرستان جیون میں آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کی جدائی کا آخرت ملک کو خخت ترین صدمہ ہوا۔ انا اللہ وَا نَا الیه راجعون۔

(۳۹۸) ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو مجرم نے خبر دی، انہیں ہام بن منہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنت میں میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کافوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔

۷۴۹۸ - حدَثَنَا مَعَاذُ بْنُ أَسْدٍ، أَخْبَرَنَا عَنْدَ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامَ بْنِ مُنْبَهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذْنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)).

[راجع: ۳۲۴]

اس حدیث میں صاف اللہ کا کلام نقل ہوا ہے اللہ پاک آج کے محترمین اور مکروہ کو ان احادیث پر غور کرنے کی ہدایت تھی۔

(۳۹۹) ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی، انہوں نے کہ مجھ کو سلیمان احوال نے خبر دی، انہیں طاؤس یمانی نے خبر دی، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تجوہ پڑھنے اٹھتے تو کہتے اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا نور ہے۔ حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا تھامنے والا ہے۔ حمد تیرے ہی لیے ہے کہ تو آسمان و زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا رب ہے۔ تو تیرے ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا قول سچا ہے۔ تیری ملاقات پگی ہے، جنت تیرے ہے،

۷۴۹۹ - حدَثَنَا مُحَمَّدٌ، حدَثَنَا عَنْ الرِّزْاقِ، أَخْبَرَنَا أَبْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي سَلَيْمَانُ الْأَخْوَلُ أَنَّ طَاؤْسًا أَخْبَرَهُ اللَّهُ سَمِعَ أَبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيلِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ

ہے اور دوزخ ہے۔ سارے انبیاء پے ہیں اور قیامت ہے۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے ہی جھکا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی سامنے اپنا جھگڑا پیش کرتا اور تجھ ہی سے اپنا فیصلہ چاہتا ہوں پس تو میری مغفرت کر دے اگلے پچھلے تمام گناہوں کی جو میں نے چھپا کر کے اور جو ظاہر کئے، تو ہی میرا معبدوں ہے، تیرے سوا اور کوئی معبد نہیں۔

الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقُولُكَ الْحَقُّ  
وَلِقَاؤكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ  
وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ  
أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ،  
وَإِلَيْكَ أَنْتَ وَبِكَ خَاصَّمْتُ وَإِلَيْكَ  
خَائِمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا فَدَمْتُ وَمَا أَخْرَتُ  
وَمَا أَسْرَزْتُ وَمَا أَغْلَظْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ  
إِلَّا أَنْتَ). [راجع: ۱۱۲۰]

رعائے مبارکہ میں لفظ قولک الحن سے ترجمہ باب کلاک کیا اللہ! تیرا کلام کرنا حق ہے۔ اس سے ہی ان لوگوں کی تردید ہوئی جو اللہ کے کلام میں حروف اور آواز کے مکریں۔

(۵۰۰) ہم سے جاج بن منسال نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عمر نبیری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے بیان کیا، کما کہ میں نے زہری سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ بن زیبر، سعید بن مسیب، علقہ بن وقار، اور عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے سنا، نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہؓؑ کے بارے میں جب تمہت لگائے والوں نے ان پر تمہت لگائی تھی اور اللہ نے اس سے انہیں بری قرار دیا تھا۔ ان سب نے بیان کیا اور ہر ایک نے مجھ سے عائشہؓؑ کی بیان کی ہوئی بات کا ایک حصہ بیان کیا۔ ام المؤمنین نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میری پاکی بیان کرنے کے لیے وہی نازل کرے گا جس کی تلاوت ہوگی۔ میرے دل میں میرا درجہ اس سے بہت کم تھا کہ اللہ میرے بارے میں (قرآن مجید میں) وہی نازل کرے جس کی تلاوت ہوگی، البتہ مجھے امید تھی کہ رسول کریم ﷺ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ میری برآت کر دے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی ہیں ان الذين جاؤ بالافک انہیں وس آیات

۷۵۰۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالَ،  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَ النُّبَيْرِيِّ، حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْيَلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ  
الْرُّهْفِرِيَّ قَالَ : سَمِعْتُ عَزْرَوَةَ بْنَ الزَّبِيرِ  
وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبَ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَاصِ  
وَعَيْدَةَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ  
الْإِلْفَكِ مَا قَالُوا فَبَرَأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا:  
وَكُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي  
حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا  
كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزَلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْتَيَا  
يُنْزَلِي وَلَشَانِي فِي نَفْسِي كَانَ أَخْفَرَ مِنْ أَن  
يَنْكَلِمَ اللَّهُ فِي بَامِرِ يُنْزَلِي، وَلَكِنِي كُنْتُ  
أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ  
رَوْتَا يَبْرُئُنِي اللَّهُ بِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى:  
﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِلْفَكِ﴾ العِشرَ

الآیات۔ [راجع: ۲۰۹۳]

دس آیتیں جو سورہ نور میں ہیں۔ مقصود اللہ کا کلام ثابت کرنا ہے جو بخوبی ظاہر ہے۔ آیات مذکورہ حضرت عائشہؓ مجھنخانی کی برآت سے متعلق نازل ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو ہریرہؓ کی صاحزادی اور رسول کرمؐؑ کی بنت ہی مجبوہ یہی ہیں جن کے مناقب بہت ہیں۔ سنہ ۸۵ھ بہار رمضان کے اکی شب میں وفات ہوئی۔ رات میں دفن کیا گیا۔ ان دونوں حضرت ابو ہریرہؓ وہیں عالیٰ مدینہ تھے۔ انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی رضی اللہ عنہا وارضاہا۔

(۵۰۱) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کرمؐؑ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھویں تک کہ اسے کرنہ لے۔ جب اس کو کرنے پڑتا ہے اس کے پر ابر لکھو اور اگر اس برائی کو وہ میرے خوف سے چھوڑ دے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنی چاہے تو اس کے لیے ارادہ ہی پر ایک نیکی لکھو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لیے لکھو۔

(۵۰۲) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن بلاں نے بیان کیا، ان سے معاویہ بن ابی مزروہ نے بیان کیا اور ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تخلوق پیدا کی اور جب اس سے فارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھہرجا۔ اس نے کہا کہ یہ قطع رحم (ناطہ توڑنا) سے تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں ناطہ کو جوڑنے والے سے اپنے رحم کا ناطہ جوڑوں اور ناطہ کو کائے والوں سے جدا ہو جاؤں۔ اس نے کہا کہ ضرور، میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہی تیرا مقام ہے۔ پھر ابو ہریرہؓ نے سورہ محمد کی یہ آیت پڑھی۔ ”ممکن ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو زمین میں فاد کرو۔ اور قطع رحم کرو“

(۷۵۰۱) حَدَّثَنَا قُبَيْلَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُغَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَفْعَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَفْعَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِعِفْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَفْعَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَفْعَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ)).

(۷۵۰۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَامَتِ الرِّحْمُ فَقَالَ: مَاهُ قَاتَ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ فَقَالَ: إِلَّا تَرْضِيَنَّ أَنْ أَصِلَّ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبَّنَا فَقَالَ: فَذَلِكَ لَكَ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: (فَهَلْ عَسِيْتُمْ إِنْ تَوَلَّتُمْ أَنْ تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ؟). [راجح: ۴۸۳۰]

اللہ تعالیٰ کا ایک واضح کلام نقل ہوا یہ باب سے مطابقت ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ نے ناط سے صحیح بین زبان میں یہ سُفْنَتُکو۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ناط سے کلام فرمایا۔ آئت میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اکثر لوگ دنیاوی اقتدار و دولت ملنے پر فنا و قطع رحمی ضرور کرتے ہیں۔ الاما شاء اللہ۔

(۵۰۳) ہم سے مسد بن مسہد نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیس نے بیان کیا، ان سے صالح نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے زید بن خالد بن عثیمین نے کہ نبی کرم ﷺ کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بعض بندے صحیح کافر ہو کر کرتے ہیں اور بعض بندے صحیح مومن ہو کر کرتے ہیں۔

[راجح: ۸۴۶] کلام الٰہی کے لیے واضح ترین دلیل ہے۔ دوسری حدیث میں تفصیل ہے کہ بارش ہونے پر جو لوگ بارش کو اللہ کی طرف سے جانتے ہیں وہ مومن ہو جاتے ہیں اور جو ستاروں کی تائیر سے بارش کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے ہو جاتے ہیں۔

(۵۰۳) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ بن عبید اللہ نے کہ رسول کرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

ایک فرمان الٰہی جو ہر مسلمان کے یاد رکھنے کی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسے آخر وقت میں یاد رکھنے کی سعادت عطا کرے آئیں یا رب العالمین۔

(۵۰۵) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خردی، کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ بن عبید اللہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔

[راجح: ۷۴۰۵] یہ فرمان الٰہی بھی اس قتل ہے کہ ہر مومن بندہ ہر وقت اسے ذہن میں رکھ کر زندگی گزارے اور اللہ کے ساتھ ہر وقت یہ گمان رکھے۔ برائی کا ہرگز گمان نہ رکھے۔ جنت ملنے پر بھی پورا یقین رکھے۔ اللہ اپنی رحمت سے اس کے ساتھ وہی کرے گا جو اس کا گمان ہے۔ حدیث بھی کلام الٰہی ہے یہ اس حقیقت کی روشن دلیل ہے۔

(۵۰۶) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان

۷۵۰۳ - حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفِيَّاً، عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْيَضٍ أَنَّهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: مُطَرُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِهِ وَمُؤْمِنٌ بِهِ)).

۷۵۰۴ - حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنِ الْأَغْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَاءَهُ أَحْبَبَتْ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَاءَنِي كَرِهَتْ لِقَاءَهُ)).

۷۵۰۵ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ، عَنِ الْأَغْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِهِ)).

[راجح: ۷۴۰۵]

عن أبي الزناد، عن الأغرج عن أبي

سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے جس نے (بھی اسرائیل میں سے) کوئی نیک کام کبھی نہیں کیا تھا، وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیں اور اس کی آدمی را کھ خشکی میں اور آدمی دریا میں بکھیر دیں کیونکہ اللہ کی حکومت اگر اللہ نے مجھ پر قبڑا پالیا تو ایسا عذاب مجھ کو دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے تمام را کھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر اس نے خشکی کو حکم دیا اور اس نے بھی اپنی تمام را کھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے عرض کیا اے رب! تیرے خوف سے میں نے ایسا کیا اور تو سب سے زیادہ جانے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

(۷۵۰) ہم سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے ہام نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے اسحاق بن عبد اللہ نے، انسوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کما اے میرے رب! میں تیرا ہی گنہگار بندہ ہوں تو مجھے بخش دے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر بندہ رکارہا جتنا اللہ نے چاہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور عرض کیا میرے رب! میں نے دوبارہ گناہ کر لیا، اسے بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے بدلتے میں سزا بھی دیتا ہے، میں نے اپنے

ھریزہ اُن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَطُلِّ، فَإِذَا ماتَ فَحَرُّقُوهُ وَأَذْرُوْا بِنَصْفَةٍ فِي الْبَرِّ وَبِنَصْفَةٍ فِي النَّبْغِ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْنِي لِيَعْذِلَنِي عَذَابًا لَا يَعْذِلُهُ أَخْدَى مِنَ الْعَالَمِينَ، فَلَمَّا رَأَى اللَّهَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَفْرَى الْبَرِّ لَجَمَعَنَّ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَفَقَرَ لَهُ)).

[راجع: ۳۴۸۱]

کیونکہ وہ شخص گوئیگار تھا پر موحد تھا۔ اہل توحید کے لیے مغفرت کی بڑی امید ہے۔ آدی کو چاہیے کہ شرک سے بیشہ پچار ہے اور توحید پر قائم رہے اگر شرک پر مرا تو مغفرت کی امید بالکل نہیں ہے۔ قبروں کو پوچھتا، تعمیلوں اور جھنڈوں کے آگے سر جھکانا، مزارات کا طواف کرنا، کسی خواجہ و قطب کی نزد و نیاز کرنا، یہ سارے شرکیہ افعال ہیں اللہ ان سب سے بچائے آمین۔

۷۵۰۷ - حدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِيمَ، حدَّثَنَا هَمَّامَ، حدَّثَنَا إِسْحَاقَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِيعَتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: سَمِيعَتُ أَبَا هَرَيْزَةَ قَالَ: سَمِيعَتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عَبْدَ اَصْحَابَ ذَنْبِهِ وَرَبِّهِ مَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبَهُ لَقَالَ: رَبُّ أَذْنَبَ ذَنْبَهُ وَرَبِّهِ مَا قَالَ: أَصْبَتَ فَاغْفِرْ لَقَالَ رَبُّهُ : أَعْلَمُ عَنِّي أَنَّ لَهُ رَبُّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ، غَفَرْتُ لِعَنِّي مَمْكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصْبَبَ ذَنْبَهُ أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبَهُ لَقَالَ: رَبُّ أَذْنَبَ أَزْ أَصْبَتَ آخَرَ فَاغْفِرْ لَقَالَ: أَعْلَمُ عَنِّي أَنَّ لَهُ رَبُّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ، غَفَرْتُ

بندے کو بخش دیا۔ پھر جب تک اللہ نے چاہا بندہ گناہ سے رکا رہا اور پھر اس نے گناہ کیا اور اللہ کے حضور میں عرض کیا اے میرے رب! میں نے گناہ پھر کر لیا ہے تو مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے ورنہ اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تم مرتبہ پس اب جو چاہے عمل کرے۔

**لشیخ حنفی** حضرت امام بخاری کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ایک گھنگار کے متعلق مذکور ہے اور یہ بتلانا بھی مقصود ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی اللہ کلام کرتا ہے۔ رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق المصدق ہیں۔ آپ نے یہ کلام کا انکار کرتے ہیں، ان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق المصدق نہیں ہیں۔ اس حدیث سے استغفار کی بھی بڑی فضیلت ثابت ہوئی بشرطیکہ گناہوں سے تاب ہوتا جائے اور استغفار کرتا رہے تو اس کو ضرر نہ ہو گا۔ استغفار کی تین شرطیں ہیں۔ گناہ سے الگ ہو جانا، نادم ہونا، آگے کے لئے یہ نیت کرنا کہ اب نہ کروں گا۔ اس نیت کے ساتھ اگر پھر گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے۔ دوسری حدیث میں ہے اگر ایک دن میں ستر بار وہی گناہ کرے لیکن استغفار کرتا رہے تو اس نے اصرار نہیں کیا۔ اصرار کے نیز معنی ہیں کہ گناہ پر نادم نہ ہو اس کے پھر کرنے کی نیت رکھے۔ صرف زبان سے استغفار کرتا رہے کہ ایسا استغفار خود استغفار کے قتل ہے۔ اللهم انا استغفرك و نتوبي اليك لا غفر لنا لا يغفر المغافرون آمين۔

(۵۰۸) ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے معتبر نے بیان کیا، انسوں نے کہا میں نے اپنے والد سے نا، انسوں نے کہا ہم سے قیادہ نے بیان کیا، ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھی امتوں میں سے ایک بخش کا ذکر کیا۔ اس کے متعلق آپ نے ایک کلمہ فرمایا یعنی اللہ نے اسے مال و اولاد سب کچھ دیا تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا کہ میں تمہارے لیے کیا باپ ثابت ہوا۔ انسوں نے کہا کہ بہترین باپ۔ اس پر اس نے کہا کہ لیکن تمہارے باپ نے اللہ کے ہل کوئی سیکل نہیں سمجھی ہے اور اگر کہیں اللہ نے مجھے کچھیا تو خت عذاب کرے گا تو دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا رہا ہے میں تک کہ جب میں کوئی ہو جاؤں تو اسے خوب پیس لیتا اور جس دن تیز آندگی آئے اس میں میری یہ را کھاڑا رہا۔ آخر ہفت بیان نے فرمایا کہ اس پر اس نے اپنے بیٹوں سے پختہ وعدہ لیا اور اللہ کی حکم کہ ان لڑکوں

لعندی قُمْ مَكَثَ مَا شاءَ اللَّهُ قُمْ أذْنَبَ ذَنْبًا، وَرَبِّنَا قَالَ : أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ : رَبُّ أَصَبْتَ أَوْ: أَذْنَبْتَ آخَرَ فَاغْفِرْنَةً لِي فَقَالَ: أَعْلَمُ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِهِ غَفْرَتَ لِعَنْدِي ثَلَاثَةَ فَلَيَغْمَلْ مَا شَاءَ)).

۷۵۰۸ - حدثنا عبد الله بن أبي الأسود، حدثنا مغيرة، سمعت أبي حدثنا قتادة عن عقبة بن عبد الغافر، عن أبي سعيد عن النبي ﷺ أنه ذكر رجلاً فيمن سلف أو فمن كان قبلكم قال كلاماً يغنى ((اغطاه الله مالاً ووالدة)، فلما حضرت الوفاة قال لبنيه: أي أبا كنت لكم قالوا خير أبا قال: فإنه لم ينتهز أوز لم ينتهز عند الله خيراً، وإن يغدر الله عليه يعذبه فانظروا إذا مات فآخر قوني حتى إذا صررت فحتماً فاسحقوني أو قال فاسحقوني فإذا كان يوم ريح عاصف فاذرؤني فيها) فقال النبي ﷺ: ((فأخذ مواليتهم على ذلك ورثي لفعلوا، ثم

نے ایسا ہی کیا، جلا کر راکھ کر ڈالا، پھر انہوں نے اس کی راکھ کو تیز ہوا کے دن اڑا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کن کا لفظ فرمایا کہ ہو جاتو ہو فوراً ایک مرد بن گیا جو کھڑا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندے! تجھے کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو نے یہ کام کرایا۔ اس نے کما کہ تیرے خوف نے۔ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ اس پر رحم کیا۔ پھر میں نے یہ بات ابو عثمان نبی سے بیان کی تو انہوں نے کما کہ میں نے اسے سلمان فارسی سے سن، البتہ انہوں نے یہ لفظ زیادہ کئے کہ "ازدروني فی البحر" یعنی میری راکھ کو دریا میں ڈال دیتا کچھ ایسا ہی بیان کیا۔

ہم سے موکی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے معتربن سلیمان نے بیان کیا اور اس نے "لم یپتشر" کے الفاظ کے اور خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے معتربن نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی۔ اس میں لم یپتزر ہے۔ قادة نے اس کے معنی یہ کہے ہیں۔ یعنی کوئی یہی آخرت کے لیے ذخیرہ نہیں کی۔

اللہ نے اس گنگار بندے کو فرمایا کہ اے بندے! تو نے یہ حرکت کیوں کرائی۔ اسی سے باب کام مطلب لکھتا ہے کہ اللہ کا کلام کرنا برق ہے جو لوگ کلام الٰہی سے انکار کرتے ہیں وہ صریح آیات و احادیث نبویہ کے مکر ہیں۔ حد اہم اللہ۔ روایوں نے لفظ یپتزر یا لم یپتزر راء اور زاء سے نقل کیا ہے۔ بعض نے راء کے ساتھ بعض نے زاء کے ساتھ روایت کیا۔ مطلب ہر دو کا ایک ہی ہے۔ حضرت ابوسعید علیہ السلام نے فضائل انصار سے ہیں۔ حفاظ حدیث خدری بن بشیر کا نام سعد بن مالک ہے۔ بنی خدر ایک انصاری قبلیہ ہے۔ حضرت ابوسعید علیہ السلام فضائل انصار سے ہیں۔ حفاظ حدیث میں شمار کئے جاتے ہیں۔ بعد ۸۳۷ھ میں فوت ہوئے۔ بقیع غرفہ میں دفن کئے گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ آئیں۔

### باب اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن انبیاء اور دوسرے لوگوں

سے کلام کرنا برق ہے

(۵۰۹) ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا، کہا ہم سے احمد بن عبد اللہ یربوی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مٹھو سے سن، کہا کہ میں نے نبی کرم مٹھو سے سن، آخرست مٹھو نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاقت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو بھی جنت میں داخل فرا

اذرُّوْهُ فِي يَوْمِ عَاصِفٍ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَلَذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ قَالَ اللَّهُ أَعْنِي عَنِي مَا حَمَلْتَ عَلَى أَنْ فَقَلْتَ مَا فَقَلْتَ قَالَ : مَحَافَلْتُ أَوْ فَرَقْتُ مِنْكَ قَالَ لَمَّا تَلَاقَاهُ أَنَّ رَجِمَةَ عِنْدَهَا ) وَقَالَ مَرَّةً أَخْرَى : لَمَّا تَلَاقَاهُ غَيْرُهَا فَحَدَثَتْ بِهِ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ اذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَثَ .

..... حدثنا موسى، حدثنا مغتمر و قال: لم یپتزر. [راجع: ۳۴۷۸] و قال لي خليفة: حدثنا مغتمر و قال: لم یپتزر فسرة فتادة لم یپتزر.

اللہ نے اس گنگار بندے کو فرمایا کہ اے بندے! تو نے یہ حرکت کیوں کرائی۔ اسی سے باب کام مطلب لکھتا ہے کہ اللہ کا کلام کرنا برق ہے جو لوگ کلام الٰہی سے انکار کرتے ہیں وہ صریح آیات و احادیث نبویہ کے مکر ہیں۔ حد اہم اللہ۔ روایوں نے لفظ یپتزر یا لم یپتزر راء اور زاء سے نقل کیا ہے۔ بعض نے راء کے ساتھ بعض نے زاء کے ساتھ روایت کیا۔ مطلب ہر دو کا ایک ہی ہے۔ حضرت ابوسعید علیہ السلام نے فضائل انصار سے ہیں۔ حفاظ حدیث میں شمار کئے جاتے ہیں۔ بعد ۸۳۷ھ میں فوت ہوئے۔ بقیع غرفہ میں دفن کئے گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ آئیں۔

الْقِيَامَةُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

۷۵۰، ۹ حدثنا يوسف بن راشد، حدثنا احمد بن عبد الله، حدثنا أبو بكر بن عياش، عن حميد قال: سمعت أنسا رضي الله عنه قال: سمعت النبي ﷺ يقول: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شَفَقْتُ فَقَلْتَ: يَا رَبُّ اذْخِلْ الْجَنَّةَ مَنْ

دے۔ ایسے لوگ جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔ میں پھر عرض کروں گا اے رب! جنت میں اسے بھی داخل کر دے جس کے دل میں معنوی سماں بھی ایمان ہو۔ انس بخش نے کہا کہ گویا میں اس وقت بھی آنحضرت ﷺ کی اکفیلوں کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

جن سے آپ اشارہ کر رہے تھے۔ روز محشر میں آنحضرت ﷺ کا ایک مکالمہ نقل ہوا ہے۔ اس سے باب کا مطلب ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت آنحضرت ﷺ اور دیگر بندوں سے کلام کرے گا۔ اس میں جمیع اور معترض کا رد ہے جو اللہ کے کلام کرنے کا انکار کرتے ہیں۔

(۵۱۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے سعید بن ہلال العزیز نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ بصرہ کے کچھ لوگ ہمارے پاس جمع ہو گئے۔ پھر ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمارے لیے شفاعت کی حدیث پوچھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے محل میں تھے اور جب ہم پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ملاقات کی اجازت چاہی اور ہمیں اجازت مل گئی۔ اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا تھا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے اور کچھ نہ پوچھنا۔ چنانچہ انہوں نے کہا میں ابو حمزہ! یہ آپ کے بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے شفاعت کی حدیث پوچھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد ﷺ نے بیان کیا، آپ نے فرمایا کہ قیامت کا درج جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، تم ابراہیم ﷺ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ ابراہیم ﷺ کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، ہل تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ سے شرف ہم کلائی پانے والے ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں، البتہ تم عیسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ کہ وہ

کائن فی قلبه خرزَّة، فَيَذْخُلُونَ نَمَاءً أَقْوَلَ: اذْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ كَانٍ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى شَنِيءٍ) فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَيْ أَنْظَرْ إِلَى أَصْنَاعِ رَسُولِ الله ﷺ. [راجع: ۴۴]

رسول اللہ ﷺ جن سے آپ اشارہ کر رہے تھے۔ روز محشر میں آنحضرت ﷺ کا ایک مکالمہ نقل ہوا ہے۔ اس سے باب کا مطلب ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت آنحضرت ﷺ اور دیگر بندوں سے کلام کرے گا۔ اس میں جمیع اور معترض کا رد ہے جو اللہ کے کلام کرنے کا انکار کرتے ہیں۔

۷۵۱۰ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، حدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هَلَالَ الْعَزِيزِ قَالَ: اجْتَمَعَنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَعَنَا إِلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَذَهَبَنَا مَعْنَا بِثَابِتٍ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ: فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَاقَنَاهُ يَصْلَى الصُّحَى، فَاسْتَأْذَنَاهُ فَأَذْوَانَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فَرَاسِهِ فَقَلَّا لِثَابِتٍ: لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أبا حَمْزَةَ هَؤُلَاءِ إِخْرَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَازِوْكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ؟ فَقَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يَابْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَىٰ فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَىٰ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَىٰ، فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِيمُهُ، فَيَأْتُونَ

اللہ کی روح اور اس کا فلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ عینی میلت اللہ کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قاتل نہیں ہوں، ہاں تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لیے ہوں اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ تعریفوں کے الفاظ مجھے الام کرے گا جن کے ذریغہ میں اللہ کی حمد بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں۔ چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ کے حضور میں سجدہ کرنے والا ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سراخاؤ، جو کہو وہ سنا جائے گا۔ جو مانگو گے وہ دیا جائے گا۔ جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا اے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا اور یہی تعریفیں پھر کروں گا اور اللہ کے لیے سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا۔ اپنا سراخاؤ کو آپ کی سنی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے کم سے کم تر حصہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جنم سے نکال لو۔ پھر میں جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر جب ہم انس بخش کے پاس سے نکلے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ ہمیں امام حسن بصری کے پاس بھی چنان چاہیے، وہ اس وقت ابو خلیفہ کے مکان میں تھے اور ان سے وہ حدیث بیان کرنی چاہیے جو انس بخش نے ہم سے بیان کی ہے۔ چنانچہ ہم ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا۔ پھر انہوں نے ہمیں اجازت دی اور ہم نے ان سے کہا اے ابو سعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی انس بن مالک بخش کے یہاں سے آئے ہیں اور انہوں نے ہم سے جو شفاعت کے متعلق حدیث بیان کی، اس جیسی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا کہ بیان کرو۔ ہم نے ان سے حدیث بیان کی۔ جب اس مقام تک پہنچے تو انہوں نے کہا کہ اور بیان کرو۔ ہم نے کہا

عینی فیقول: لست لَهَا، وَلَكِنْ عَيْنُكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُهُنَّ فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيَلْهُمْنِي مَحَمِّدًا أَخْمَدَ بِهَا لَا تَخْضُرْنِي الْآن فَأَخْمَدُهُ بِيَنْكَ الْمَحَمِّدَ وَآخِرُ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ : يَا مُحَمَّدًا ارْفِعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلِّنْ تُعْطِ ، وَإِشْفَعْ تُشْفَعْ فَأَقُولُ يَا رَبَّ أَمْقَى أَمْقَى فَيَقَالُ : انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالْ شَعْرِيَةِ مِنْ إِيمَانِ ، فَأَنْطَلِقْ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَغُوْذُ فَأَخْمَدُهُ بِيَنْكَ الْمَحَمِّدَ، ثُمَّ آخِرُ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ : يَا مُحَمَّدًا ارْفِعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلِّنْ تُعْطِ وَإِشْفَعْ تُشْفَعْ فَأَقُولُ : يَا رَبَّ أَمْقَى أَمْقَى فَيَقَالُ : انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالْ ذَرْرَةً، أَوْ خَرَذَلَةً مِنْ إِيمَانِ . فَأَنْطَلِقْ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَغُوْذُ فَأَخْمَدُهُ بِيَنْكَ الْمَحَمِّدَ، ثُمَّ آخِرُ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ : يَا مُحَمَّدًا ارْفِعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلِّنْ تُعْطِ وَإِشْفَعْ تُشْفَعْ فَأَقُولُ : يَا رَبَّ أَمْقَى أَمْقَى فَيَقَالُ : انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى مِنْقَالْ حَبَّةً مِنْ خَرَذَلَةً مِنْ إِيمَانِ ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقْ فَأَفْعَلُ). فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنْسٍ قُلْتَ لِيَعْضُ اصْحَابَنَا : لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةِ وَحَدَّثَنَا بِمَا حَدَّثَنَا أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ فَاتَّبَعْنَاهُ فَسَلَّمَنَا عَلَيْهِ فَأَذْنَنَ لَنَا فَلَقْنَا لَهُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ جِنْتَانَكَ مِنْ

کہ اس سے زیادہ انہوں نے نہیں بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ اُس  
بیان جب صحت مند تھے میں سال اب سے پہلے تو انہوں نے مجھ سے  
یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ بالقی بھول گئے یا اس  
لیے بیان کرنا ناپسند کیا کہ کہیں لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔ ہم نے کہا  
ابوسعید! پھر آپ ہم سے وہ حدیث بیان کیجئے۔ آپ اس پر ہنسے اور  
فرمایا انسان بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اس لیے کیا  
ہے کہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اُس بیان نے مجھ سے اسی طرح  
حدیث بیان کی جس طرح تم سے بیان کی (اور اس میں یہ لفظ اور  
بر عاصے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی مرتبہ لوثوں گا اور  
وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ کے لیے سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ اللہ  
فرمائے گا اے محمد! اپنا سراخا جو کوئے سنا جائے گا جو مانگو گے دیا  
جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں کروں گا اے  
رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت دیجئے جنوں نے لا الہ الا  
اللہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری عزت، میرے جلال، میری  
کبریائی، میری براہی کی قسم! اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنوں  
نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

عِنْ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَهُ نَرَ مِثْلَ مَا  
حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ قَالَ : هَيْهُ فَحَدَّثَنَا  
بِالْحَدِيثِ فَأَنْتَهَى إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ قَالَ :  
هَيْهُ ، فَقُلْنَا لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا قَالَ : لَقَدْ  
حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مِنْذَ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا  
أَذْرِي أَنَسِي أَمْ كَرِهَ أَنْ تَتَكَلَّوْا ، فَقُلْنَا يَا  
إِبْرَاهِيمَ سَعِيدَ فَحَدَّثَنَا فَصَاحِبَكَ وَقَالَ : خَلِقَ  
الْإِنْسَانَ عَجْوَلًا مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ  
أَنْ أَحْدِثَكُمْ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَنِي بِهِ ، قَالَ :  
(لَمْ أَغُودِ الرِّابِعَةَ فَأَخْمَدَهُ بِتِلْكَ لَمْ اخِرُّ  
لَهُ سَاجِدًا فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ  
وَقُلْ يُسْمِعْ وَسَلِّنْ تُغْطَةَ وَاسْفَعْ تُشَفِّعَ  
فَاقُولُ : يَا رَبِّ انْدَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ فَيَقُولُ : وَعَزْتِي وَجَلَلِي وَكَبِيرِيَاتِي  
وَعَظَمَتِي لِأَخْرِجَنِي مِنْهَا مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ). [راجع: ۴۴]

**لَشَيْخِ حَمْرَيْخِ** اس حدیث کے درست طرق میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں ایک  
جو برابر بھی یا رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اس کو تم وزن سے نکال لاؤ۔ اسی سے باب کا مطلب ثابت ہوتا ہے۔ اسی  
سے شفاعت کا اذن ثابت ہوتا ہے جو رسول کریم ﷺ کو عرش پر سجدہ میں ایک نامعلوم مدت تک رہنے کے بعد حاصل ہو گا۔ آپ اپنی  
امت کا اس درجہ خیال فرمائیں گے کہ جب تک ایک کھنگار موحد مسلمان بھی دوزخ میں بالقی رہے گا آپ برابر شفاعت کے لیے اذن  
ملائکتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر مومن مسلمان کو اور ہم سب قارئین بخاری شریف کو اپنے حبیب کی شفاعت نصیب  
فرمائے آئیں یا رب العالمین۔ نیز یہ بھی روشن طور پر ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے رسول کریم ﷺ سے اتنا خوش ہو  
گا کہ آپ کی ہر سفارش قبول کرے گا اور آپ کی سفارش سے دوزخ سے ہر اس موحد مسلمان کو بھی نجات دے دے گا جس کے دل  
میں ایک رائی کے دانے یا اس سے بھی کم تر ایمان ہو گا۔ یا اللہ! ہم جملہ قارئین بخاری شریف کو روز محشر میں اپنے حبیب کی شفاعت  
نصیب فرمائیو جو لوگ جہیے معترله وغیرہ کلام الٰہی کے انکاری ہیں ان کا بھی اس حدیث سے خوب خوب رو ہوا۔ حضرت اُنس بن مالک  
بیان خادم نبوی قبیلہ خزرج سے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی دس سال خدمت کی۔ خلافت فاروقی میں بصرہ میں جا رہے تھے۔ سنہ ۹۶ میں  
بیمر ۱۰۳ سال ایک سوال ادا ذکر و اثاث چھوڑ کر بصرہ میں وفات پائے۔ والی آخری محابی ہیں۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

۷۵۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا (ال۱۵۷) ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے

عبداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود بن شعبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں سب سے بعد میں داخل ہونے والا اور دوزخ سے سب سے بعد میں نکلنے والا وہ شخص ہو گا جو حکمت کرنے کے گا۔ اس سے اس کا رب کے گا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کے گامیرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے یہ کے گا اور ہر مرتبہ یہ بندہ جواب دے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیے دنیا کے دس گناہے۔

عَيْدَ اللَّهُ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ذُخُولًا الْجَنَّةِ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَنُوْفًا فَيَقُولُ لَهُ رَبِّهِ: اذْخُلْ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ: رَبُّ الْجَنَّةِ مَلَكِي فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، فَكُلْ ذَلِكَ يُعَيْدَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مَلَكِي فَيَقُولُ: إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِوَارِ)).

[راجع: ۶۵۷۱]

/ باب کامطلب حدیث کے آخری مضمون سے لکلاجپ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خود کلام کرے گا اور اسے دس گنی تھیں جنت کی بشارت دے گا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود بن شعبہ ہیں ہیں۔ دار اوقیٰ میں اسلام قبول کیا اسراور حضرت میں نہایت ہی خلوص کے ساتھ رسول کشم بن شعبہ کی خدمت کی۔ سائیں سال کی عمر میں وفات پائی۔ سے ۳۲۴ھ میں بقعہ غرقد میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(۵۱۲) ۷۵۱۲ - حدیثاً عَلَيْهِ بْنُ حَمْرَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبِيدِهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَيَكْلِمُهُ رَبِّهِ، لَيْسَ بِهِنَّ وَيَنْتَهِ تَرْجُمَانُ، فَيَنْظُرُ إِيمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ اشْتَأْمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ بِلِقَاءَ وَجْهِهِ فَأَتَقْرَبُوا النَّارَ وَلَوْ بِشَقِّ تَمَرَّةِ))

قال الأعمش: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْرَةَ وَرَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

[راجع: ۱۴۱۳]

حدیث ہذا میں صاف طور پر بندے سے اللہ کا کلام کرنا ثابت ہے جو براہ راست بغیر کسی واسطہ کے خود ہو گا۔ توحید کے بعد وہ جو اعمال کام آئیں گے ان میں فی سبیل اللہ کسی غریب مسکین یتیم یوہ کی مدد کرنا بڑی اہمیت رکھتا ہے وہ مدد خواہ کتنی ہی حقیر ہو اگر اس

میں خلوص ہے تو اللہ اسے بہت بڑھا دے گا۔ ادنیٰ سے ادنیٰ مدکحور کا آدھا حصہ بھی ہے۔ اللہ توفیق بخشے اور قبول کرے۔ حضرت عذر بن حاتم رضی اللہ عنہ میں بصرہ ۲۷ھ میں لبڑا ۱۰ سال کوفہ میں فوت ہوئے۔ بڑے خاندانی بزرگ تھے۔ بہت بڑے تجھی حاتم طائی کے بیٹے ہیں۔ شعبان سنه ۲۷ھ میں مسلمان ہوئے۔ بعض موئیضین نے ان کی عمر ایک سو اسی برس لکھی ہے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(۵۱۳) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جریئے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہودیوں کا ایک عالم خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور کما کہ جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پانی اور کچھ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور کہے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ میں نے دیکھا کہ آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک کھل گئے، اس کی بات کی تصدیق اور تجب کرتے ہوئے۔ پھر آخر خضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ”انہوں نے اللہ کی شان کے مطابق قدر نہیں کی“ ارشاد خداوندی ”یشرون“ تک۔

۷۵۱۳ - حدثنا عثمان بن أبي شيبة، حدثنا جریر، عن منصور، عن إبراهيم عن عبيدة، عن عبد الله رضي الله عنه قال: جاءه خبرٌ من اليهود إلى النبي ﷺ فقال: إله إذا كان يوم القيمة جعل الله السماوات على إصبع والآرضين على إصبع، والماء والثرى على إصبع والخالق على إصبع ثم يهزهن ثم يقول: أنا الملك أنا الملك فقد رأيت النبي ﷺ يضحك حتى بذلت نواجهة تعجبًا وتصديقاً لقوله ثم قال النبي ﷺ: هو ما قدروا الله حق قدره - إلى قوله - يشركون). [راجع: ۴۸۱۱]

اس حدیث میں بھی اللہ پاک کا کلام کرنا ذکر ہے۔ باب سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل کتاب کی کچی باتوں کی تصدیق کرنا کوئی میسووب بات نہیں ہے۔ آخر خضرت ﷺ کو ہنسنی اس بات پر آئی کہ ایک یہودی اللہ کی شان کس کس طور پر بیان کر رہا ہے۔ حالانکہ یہود وہ قوم ہے جس نے اللہ پاک کی قدر و منزلت کو کماحتہ نہیں سمجھا اور حضرت عزیز ﷺ کو خواہ اللہ کا بیٹا بنا ڈالا حالانکہ اللہ پاک ایسے رشتہوں ناطقوں سے بہت ارفق و اعلیٰ ہے۔ صدق لم یلد ولم یکن له کفواً احد۔

(۵۱۴) ہم سے مسدونے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا، ان سے صفوان بن محزون نے بیان کیا کہ ایک شخص نے این عمری ﷺ سے پوچھا سرگوشی کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کس طرح سنائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنارہ اس پر ڈال دے گا اور کہ گاؤ نے یہ عمل کیا تھا؟ بندہ کہے گا کہ ہاں۔ چنانچہ وہ اس کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پر ڈالا تھا اور آج بھی تھے معاف

۷۵۱۴ - حدثنا مسدة، حدثنا أبو عوانة، عن قادة، عن صفوان بن محرز أن رجلاً سأله ابن عمرَ كيفَ سمعتَ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ في التجوى؟ قال: ((يذنو أحدكم من ربه حتى يضع كفنه عليه، فيقولُ: أغميْتَ كذا وَكذا فيقولُ: نعم، ويقولُ عمليتَ كذا وَكذا فيقولُ: نعم فيقررُه، ثم يقولُ: إني سترتَ علىك

کرتا ہوں۔

فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمِ)).

آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شیان نے بیان کیا، کہا ہم سے قاتا ہے نے بیان کیا، کہا ہم سے صفوان نے بیان کیا، ان سے این عمر بیٹھا نے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سن۔

وَقَالَ آدُمُ: حَدَّثَنَا شِيبَانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ سَجْفَتُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: [راجع: ۲۴۴۱]

**شیخ** اس سند کے لانے سے امام بخاری رض کی غرض یہ ہے کہ صفوان سے قاتا ہے اور انقلاب کا احتمال دفع ہو جائے۔ حدیث کی باب سے مطابقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندے سے سرگوشی کرنا نہ کور ہے۔ حدیث اور باب کی مطابقت ظاہر ہے اس کے بعد اب کمال گئے وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ کا کلام ایک قدیم نفسی صفت ہے نہ اس میں آواز ہے نہ حروف ہیں۔ فرمائیے یہ قدیم صفت موقع بموقع کیوں کر حادث ہوتی رہتی ہے۔ اگر کہتے ہیں کہ اس کا تعلق حادث ہے میں سچ اور بھروسہ ہیں تو مسحور اور مبصرات الہی کا غیر ہے۔ اسے تعلق حادث ہو سکتا ہے یہاں تو کلام اسی کی صفت ہے اسکا غیر نہیں ہے۔ اگر اسکے کلام میں آواز اور حروف نہیں ہیں تو پھر پیغمبروں نے اس کا کلام کیوں کرنا اور متواتر احادیث میں جو آیا ہے کہ اس نے دوسرے لوگوں سے بھی کلام کیا اور خصوصاً مومنوں سے آخرت میں کلام کرے گا تو یہ کلام جب اس میں آواز اور حروف نہیں ہیں کیوں کہ سمجھ میں آیا اور آسکتا ہے۔ افسوس ہے کہ یہ (شکلین) لوگ اتنا علم پڑھ کر پھر اس مسئلے میں بے وقوفی کی چال چلے اور معلوم نہیں کیا کیا تاویلات کرتے ہیں۔ اس قسم کی تاویلیں درحقیقت صفت کلام کا انکار کرنا ہے پھر سرے سے یوں نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تعالیٰ کلام ہی نہیں کرتا جیسے جعد بن درہم مردود تھا۔ آج کل بھی اکثر نجیبی مغرب زدہ نام نہاد مسلمان اسی ہی باقی کرتے ہیں ہدایہ اللہ الی صراط مستقیم۔

### باب سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ نے موسیٰ

۳۷ - بَابُ قَوْلِهِ: ﴿وَكَلَمُ اللَّهِ

مُوسَىٰ تَكْلِيمًا﴾

**شیخ** اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کا رد کیا جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام نہ تھا۔ حقیقت میں بلکہ کسی فرشتے یا درخت میں آیت نے بات کرنے کی قوت پیدا کر دی تھی۔ ایسا خیال بالکل غلط ہے۔ پھر حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ وسالم فضیلت ہی کیا ہوئی۔ اس آیت میں لفظ کلم اللہ کے بعد پھر علیہ فرمایا کہ اس کی تاکید کی۔ یعنی خود اللہ پاک نے حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ وسالم سے بلا قسط غیرے باقی کیں۔ اسی لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کہتے ہیں اور ان کو دوسرے پیغمبروں پر اسی وجہ سے فضیلت حاصل ہوئی۔ یہ کلام خود اللہ تعالیٰ نے ایک درخت پر سے کیا۔ ہمارے رسول کریم ﷺ سے اللہ پاک نے عرش پر بلا کر برہ راست کلام فرمایا تھے تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض۔ (بلقرۃ: ۲۵۳)

(۵۵۷) ہم سے بھی بن کیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، کہا ہم سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے، کہا ہم سے حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رض نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ صلی اللہ علیہ وسالم نے بحث کی، موسیٰ صلی اللہ علیہ وسالم نے کہا کہ آپ آدم ہیں جنہوں نے اپنی نسل کو جنت سے نکلا۔ آدم علیہ السلام نے کہا کہ آپ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے پیغام آخر جنت ذریتک من الجنة قآل آدم: انت

اور کلام کے لیے مفتوب کیا اور پھر بھی آپ مجھے ایک ایسی بات کے لیے  
لامت کرتے ہیں جو اللہ نے میری پیدائش سے پہلے ہی میری تقدیر  
میں لکھ دی تھی۔ چنانچہ آدم ﷺ موسیٰ ﷺ پر غائب آئے۔

مُوسَى الْذِي اضطُفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى بِرِسَالَاتِهِ  
وَبِكَلَامِهِ، ثُمَّ تَلَوْنَيْ عَلَى أَنْفِرْ قَدْ قُدْرَ  
عَلَيْ قَبْلَ انْ أَخْلَقَ فَحَجَّ آدَمَ مُوسَى)).

[راجع: ۳۴۰۹]

**لَئِنْ يَرَحْمَهُ** اس حدیث میں حضرت موسیٰ ﷺ کے لیے کلام کا صاف اثبات ہے پس اس کی تاویل کرنے والے سراسر غلطی پر ہیں۔  
جب اللہ ہر چیز پر قادر ہے تو کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ وہ بلا قوتوں غیرے جس سے چاہے کلام کر سکے جیسا کہ حضرت موسیٰ  
ﷺ سے کیا۔ یہ جمیع اور معتزلہ کے خیال فاسد کی صریح تردید ہے۔

(۷۵۱۶) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے  
ہشام نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا، ان سے  
انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ایمان والے قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے اور وہ کمیں گے  
کہ کاش کوئی ہماری شفاعت کرتا ہا کہ ہم اپنی اس حالت سے نجات  
پاتے چنانچہ وہ آدم ﷺ کے پاس آئیں گے اور کمیں گے کہ آپ آدم  
ہیں انہوں کے پرداوا۔ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، آپ کو  
سجدہ کرنے کافر شتوں کو حکم دیا اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے پس  
آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کریں۔ آپ جواب  
دیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور آپ اپنی غلطی انہیں یاد  
دلائیں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی۔

۷۵۱۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَنَادَةُ، عَنْ أَنْسِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
(يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ:  
لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا  
هَذَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ آدَمُ أَبُوكَ  
الْأَنْسَرِ حَلَقَكَ اللَّهُ بَيْدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ  
الْمَلَائِكَةَ وَعَلَمْتَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ  
فَأَشْفَعْنَاهُ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا فَيَقُولُ  
لَهُمْ: لَبَّيْتَ هَنَاءِكُمْ وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَبِتَهُ  
أَنْتِ أَصَابَ). [راجع: ۴۴]

**لَئِنْ يَرَحْمَهُ** یہ حدیث مختصر ہے اور اس میں دوسرے طریق کی طرف اشارہ ہے جس میں ذکر ہے کہ اس وقت حضرت آدم کمیں گے  
کہ تم ایسا کرو کہ حضرت موسیٰ " کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے ان سے کلام کیا، ان کو تورۃ عنایت فرمائی اور  
اوپر بھی گزرنا ہے کہ یوں کہا کہ موسیٰ " کے پاس جاؤ ان کو اللہ نے تورۃ عنایت فرمائی اور ان سے کلام کیا اس سے باب کا مطلب ثابت  
ہوتا ہے۔

(۷۵۱۷) ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا، انہوں نے  
کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، ان سے شریک بن عبد اللہ  
بن ابی نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی  
اللہ عنہ سے نہ انہوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو مسجد کعبہ سے معراج کے لیے لے جیا گیا کہ وہی  
آنے سے پہلے آپ کے پاس فرشتے آئے۔ آخر حضرت صلی اللہ علیہ و

۷۵۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،  
حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَيْلَةَ  
أَسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ<sup>ﷺ</sup> مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ  
((إِنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةً نَفْرٍ قَبْلَ أَنْ يُوْحَى إِلَيْهِ  
وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ)) قَالَ:

سلم مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ ان میں سب سے بہتر ہیں۔ تیرے نے کہا کہ ان میں جو سب سے بہتر ہیں انہیں لے لو۔ اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد انہیں شیش دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے۔ جب کہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سورہی تھیں لیکن دل نہیں سورہا تھا۔ انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔ چنانچہ انہوں نے آپ سے بات نہیں کی۔ بلکہ آپ کو اٹھا کر زمزم کے کنوں کے پاس لائے۔ یہاں جب تک علیہ السلام نے آپ کا کام سنبھالا اور آپ کے گلے سے دل کے نیچے تک سینہ چاک کیا اور سینہ اور پیٹ کو پاک کر کے زمزم کے زمزم کے پانی سے اسے اپنے ہاتھ سے دھویا۔ یہاں تک کہ آپ کا پیٹ صاف ہو گیا۔ پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں سونے کا ایک برتن ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا۔ اس سے آپ کے سینے اور حلق کی رگوں کو سیا اور اسے برابر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل۔ انہوں نے پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا۔ کیا انہیں بلا یا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ آسمان والوں نے کما خوب اتھے آئے اور اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ آسمان والے اس سے خوش ہوئے۔ ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے جب تک وہ انہیں بتانہ دے۔ آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان دنیا پر آدم علیہ السلام کو پالیا۔ جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے بزرگ ترین دادا آدم ہیں آپ انہیں سلام کیجئے۔ آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ کہا کہ خوب اتھے آئے اور اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ مبارک ہو اپنے بیٹے کو، آپ کیا ہی اتھے بیٹے ہیں۔ آپ

اوَّلَهُمْ إِلَهُمْ هُوَ، فَقَالَ أَنْسَطْهُمْ: هُوَ  
خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ: حُذُوا خَيْرَهُمْ  
فَكَانَتْ بِتْلُكَ الْلَّيْلَةُ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَنَّهَا  
لِيَلَّةٌ أُخْرَى فِيمَا يَرَى قُلُبُهُ، وَتَنَامُ عَيْنَهُ وَلَا  
يَنَامُ قُلُبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ اغْتِنَمْ  
وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَلَمْ يَكُلُّمُهُ حَتَّى  
اخْتَمِلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَرِّ زَمْوَمِ، فَتَوَلَّهُ  
مِنْهُمْ جِبْرِيلُ، فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ  
إِلَى لَيْلَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَنْدُرِهِ وَجَوَدِهِ  
فَفَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ، حَتَّى أَنْقَى  
جَوَنَّهُ ثُمَّ أَتَى بِطَسْتَرٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تُورٌ  
مِنْ ذَهَبٍ مَخْشُوْا إِيمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَّا  
بِهِ صَدْرَهُ وَلَهَادِيَّةً - يَعْنِي غُرُوقَ حَلْقِهِ  
- ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ  
الدُّنْيَا، فَصَرَّبَ بَابَاهُ مِنْ أَنْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ  
السَّمَاءِ مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ قَالُوا:  
وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مَعِي مُحَمَّدٌ قَالَ: وَقَدْ  
بَعِثْتَ قَالَ: نَعَمْ قَالُوا: فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلَهُ  
فَيَسْتَبِّرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ  
السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى  
يَعْلَمُهُمْ، فَوَجَدَهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ  
فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هَذَا أُبُوكَ فَسَلَمَ عَلَيْهِ،  
فَسَلَمَ عَلَيْهِ وَرَدَ عَلَيْهِ آدَمُ فَقَالَ: مَرْحَبًا  
وَأَهْلَهُ بِنَيَّ نَعَمْ الْأَبْنُ أَنتَ، فَلَمَّا هُوَ فِي  
السَّمَاءِ الدُّنْيَا بَنَهَرَتِينِ يَطْرُدَانِ فَقَالَ: مَا  
هَذَا النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا  
النَّيلُ وَالنَّفَرَاتُ غَنْصُرُهُمَا، ثُمَّ مَضَى بِهِ

نے آسمان دنیا میں دو نہریں دیکھیں جو بہر رہی تھیں۔ پوچھا اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ نہل اور فرات کا منبع ہے۔ پھر آپ آسمان پر اور چلے تو دیکھا کہ ایک دوسری نہر ہے جس کے اوپر موئی اور زبرجد کا محل ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ ملک ہے۔ پوچھا جبریل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جسے اللہ نے آپ کے لیے محفوظ رکھا ہے۔ پھر آپ دوسرے آسمان پر چڑھے۔ فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے آسمان پر کیا تھا۔ کون ہیں؟ کما جبریل۔ پوچھا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کما محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا کیا انہیں بلا یا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ فرشتے ہوئے انہیں مر جاؤ اور بشارت ہو۔ پھر آپ کو لے کر تیرے آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان پر کیا تھا۔ پھر چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر پانچوں آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ پھر چھٹے آسمان پر آپ کو لے کر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ ہر آپ کو لے کر ساتوں آسمان پر چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال کیا۔ کہ آسمان پر انبیاء ہیں جن کے نام آپ نے لیے۔ مجھے یہ یاد ہے کہ اور میں علیہ السلام دوسرے آسمان پر ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر، اور دوسرے نبی پانچوں آسمان پر۔ جن کے نام مجھے یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور موئی علیہ السلام ساتوں آسمان پر۔ یہ انہیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی وجہ سے فضیلت ملی تھی۔ موئی علیہ السلام نے کہا میرے رب! میرا خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔ پھر جبریل علیہ السلام انہیں لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں یہاں تک کہ آپ کو سدرۃ المنتہی پر لے کر آئے اور رب العزت تبارک و تعالیٰ سے قریب ہوئے اور اتنے قریب جیسے کمان کے دونوں کنارے یا اس سے بھی قریب۔ پھر اللہ نے اور دوسری باتوں کے ساتھ آپ کی امت پر دن اور رات میں پچاس نمازوں کی بھی دوچی کی۔ پھر آپ اترے اور

فی السَّمَاءِ فَلَمَّا هُوَ بِنَهْرٍ أَخْرَى عَلَيْهِ فَصَرَّ  
مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ فَصَرَّبَ يَدَهُ فَلَمَّا هُوَ  
مِسْكٌ قَالَ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا  
الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ، ثُمَّ عَرَجَ إِلَى  
السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلُ مَا  
قَالَتِ لَهُ الْأُولَى مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ،  
قَالُوا: وَمَنْ مَقْلَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قَالُوا  
وَقَدْ بَعُثْتَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالُوا: مَرْحَبًا بِهِ  
وَأَهْلَهُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْثَالِثَةِ  
وَقَالُوا لَهُ مِثْلُ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ، ثُمَّ  
عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ  
ثُمَّ، عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا  
لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّادِسَةِ  
فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى  
السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، كُلُّ  
سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِياءٌ قَدْ سَمَاهُمْ فَأَوْعَيْتَ  
مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّالِثَةِ، وَهَارُونَ فِي  
الرَّابِعَةِ، وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَخْفَطِ  
إِسْمَةً وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ، وَمُوسَى فِي  
السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى:  
رَبِّ لَمْ أَطِنْ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ، ثُمَّ عَلَّ  
بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى  
جَاءَ سَدْرَةَ الْمُنْتَهِيِّ، وَذَنَّا الْجَبَارُ رَبُّ  
الْعَزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسِينَ  
أَوْ أَذْنِي، فَأَوْحَى اللَّهُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيْهِ  
خَمْسِينَ صَلَةً عَلَى أَمْتَكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةً.  
ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَأَخْتَسَبَهُ مُوسَى

جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھااے مجھ! آپ کے رب نے آپ سے کیا وعدہ لیا ہے؟ فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے دن اور رات میں پچاس نمازوں کا وعدہ لیا ہے۔ موسیٰ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کی امت میں اس کی طاقت نہیں۔ واپس جائیے اور اپنی اور اپنی امت کی طرف سے کمی کی درخواست کریجئے۔ چنانچہ آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے بھی اشارہ کیا کہ ہاں اگر چاہیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ پھر انہیں لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کیا اے رب! ہم سے کمی کر دے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ موسیٰ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو روکا۔ موسیٰ ﷺ آپ کو اسی طرح برادر اللہ رب العزت کے پاس واپس کرتے رہے۔ یہاں تک کہ پانچ نمازوں ہو گئیں۔ پانچ نمازوں پر بھی انہوں نے آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا اور کما اے مجھ! میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ اس سے کم پر کیا ہے وہ ناتوان ثابت ہوئے اور انہوں نے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم، دل، بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے، آپ واپس جائیے اور اللہ رب العزت اس میں بھی کمی کر دے گا۔ ہر مرتبہ آخر خضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبریل ﷺ کی طرف متوجہ ہوتے تھے تاکہ ان سے مشورہ لیں اور جبریل ﷺ اسے پانپند نہیں کرتے تھے۔ جب وہ آپ کو پانچیں مرتبہ بھی لے گئے تو عرض کیا۔ اے رب! میری امت جسم، دل، نگاہ اور بدن ہر حیثیت سے کمزور ہے، پس ہم سے اور کمی کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ وہ قول میرے یہاں بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض کیا ہے۔ اور فرمایا کہ ہر یہی کا ثواب دس گناہ ہے پس یہ ام الکتاب میں پچاس نمازوں ہیں لیکن تم پر فرض پانچ ہی ہیں۔ چنانچہ آپ موسیٰ ﷺ کے پاس واپس آئے اور انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ آپ نے کہا کہ ہم سے یہ تنخیف کی کہ ہر

فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَهْدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ؟  
قَالَ: عَهْدُ إِلَيْيَ خَمْسِينَ صَلَةً كُلُّ يَوْمٍ  
وَيَلَيْهَا قَالَ: إِنْ أَمْتَكَ لَا تَسْتَطِعُ ذَلِكَ،  
فَأَرْجِعْ فَلَيْخَفَّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ  
فَلَقْتَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى جِبْرِيلَ كَانَهُ يَسْتَشِيرُهُ  
فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلَ أَنْ نَعْمَمْ إِنْ  
شِتَّ، فَعَلَّا بِهِ إِلَى الْجَبَارِ فَقَالَ وَهُوَ  
مَكَانُهُ: يَا رَبَّ حَفَّفْ عَنَّا، فَإِنْ أَمْتَكَ لَا  
تَسْتَطِعُ هَذَا، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ  
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ  
بِرَدَدَةٍ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى  
خَمْسِ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ  
الْخَمْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ وَاللهُ لَقَدْ  
رَأَوْدَتْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلَى أَذْنِي مِنْ  
هَذَا، فَضَغَفُوا فَرَكُودَهُ فَأَمْتَكَ اضْعُفَ  
أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا،  
فَأَرْجِعْ فَلَيْخَفَّفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلُّ ذَلِكَ  
يَلْقَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشَيِّرَ عَلَيْهِ  
وَلَا يَكُنْهُ ذَلِكَ جِبْرِيلَ فَوَعَدَهُ عِنْدَ  
الْخَامِسَةِ فَقَالَ: يَا رَبَّ إِنْ أَمْتَكَ ضُعْفَاءَ  
أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَاهُمْ  
فَحَفَّفَ عَنَّا؟ فَقَالَ الْجَبَارُ: يَا مُحَمَّدُ: قَالَ  
لَتَّبِيكَ وَسَعَدَتِكَ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَبْدَأُ الْقَوْنَ  
لَدَيْيَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ  
قَالَ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ بَعْشَرِ أَمْتَالَهَا فَهَيَ  
خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ، وَهِيَ خَمْسَةٌ  
عَلَيْكَ، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: كَيْفَ

تیکی کے بد لے دس کا ثواب ملے گا۔ موسیٰ ﷺ نے کماکہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آزمایا ہے اور انہوں نے چھوڑ دیا۔ پس آپ واپس جائیے اور مزید کمی کرائیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کماے موسیٰ! واللہ مجھے اپنے رب سے اب شرم آتی ہے کیونکہ بار بار آجا چکا ہوں۔ انہوں نے کماکہ پھر اللہ کا نام لے کر اتر جاؤ۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں تھے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام ہی میں تھے کہ جاگ اٹھے۔ جاگ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ حالت معراج کی جاتی رہی اور آپ اپنی حالت میں آگئے۔

### باب اللہ تعالیٰ کا جنت والوں سے باتیں کرنا

(۵۱۸) ہم سے بیکی بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کما مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا، انہوں نے کماکہ مجھے امام مالک نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یار نے بیان کیا اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت والوں سے کے گا اُنے جنت والوں وہ بولیں گے حاضر تیری خدمت کے لیے مستعد، ساری بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تم خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے کیوں نہیں، ہم خوش ہوں گے اے رب! اور تو نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو کسی مخلوق کو نہیں عطا کیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں؟ جتنی پوچھیں گے اے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں اپنی خوشی تم پر اتارتا ہوں اور اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

فَعَلْتُ؟ فَقَالَ: حَفَّفَ عَنَا أَغْطَانًا بِكُلِّ  
حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَى: قَدْ وَاللهِ  
رَأَوْذَتْ بَنَى إِسْرَائِيلَ عَلَى أَذْنِي مِنْ ذَلِكَ،  
فَتَرَكُوهُ، ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلَيُحَفَّفَ عَنِكَ  
إِيَّنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا مُوسَى قَدْ  
وَاللهِ اسْتَحْيَتْ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفَ إِلَيْهِ  
قَالَ: فَاهْبِطْ بِسْمِ اللَّهِ، قَالَ: وَاسْتَبِقْ  
وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ)).

[راجع: ۳۵۷۰]

۳۸- باب كلام الرَّبِّ معَ أهْلِ الْجَنَّةِ  
۷۵۱۸- حدَثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ،  
حَدَثَنِي أَبْنُ وَهْبٍ، قَالَ حَدَثَنِي مَالِكٌ، عَنْ  
زَيْنَدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ  
أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ  
الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ: لَيْكَ رَبُّنَا  
وَسَعْدَنِكَ وَالْخَيْرُ لِي يَدِينِكَ فَيَقُولُ: هَلْ  
رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا  
رَبَّ وَقَدْ أَغْطَيْنَا مَا لَمْ تُغْطِ أَحَدًا مِنْ  
خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: إِلَّا أَغْطِيكُمْ أَفْضَلُ مِنْ  
ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّ وَأَيْ شَيْءٍ أَفْضَلُ  
مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: أَحَلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي  
فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا)).

[راجع: ۶۵۴۹]

اس پر سب انعامات تصدق ہیں۔ غلام کے لیے اس سے بڑھ کر خوشی کی چیزیں نہیں ہو سکتی کہ آقا راضی رہے و درضوان من اللہ اکبر کا یہی مطلب ہے۔

(۵۱۹) ہم سے محمد بن شان نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے فلی

۷۵۱۹- حدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانَ، حَدَثَنَا

بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا تم سے ہلال بن علی نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گفتگو کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک بدھی بھی تھا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے کھتی کی اجازت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کیا وہ سب کچھ تمہارے پاس نہیں ہے جو تم چاہتے ہو؟ وہ کہے گا کہ ضرور ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھتی کروں۔ چنانچہ بہت جلدی وہ بیج ڈالے گا اور پلک جھینکنے تک اس کا گناہ برابر کئنا اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جانا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے گا ابن آدم! اسے لے لے، تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ دیساتی نے کہا یا رسول اللہ! اس کا مزہ تو قریشی یا انصاری ہی اٹھائیں گے کیونکہ وہی کھتی پاڑی والے ہیں، ہم تو کسان ہیں نہیں۔ آنحضرت ﷺ کو یہ بات سن کر ہنسی آگئی۔

فَلَيْحُ، حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيهِ هَرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَحْدُثُ وَعِنْهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ : ((أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الرَّزْعِ فَقَالَ أَوْلَئِنَّتِ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِي أَحِبُّ أَنْ أَرْزَعَ فَاسْرَعَ وَبَذَرَ لِتَبَادِرَ الطَّرفَ بَيَانَهُ وَاسْبَوَاوَهُ وَاسْتِخْصَادَهُ وَتَكْوِيرَهُ امْنَانَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ذُوَنَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءًا)) فَقَالَ الْأَغْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجِدُ هَذَا إِلَّا قُرْبَشَا أَوْ أَنْصَارِيَا فَلَنْهُمْ أَصْحَابُ الرَّزْعِ، فَمَا نَعْنَ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ الرَّزْعِ فَصَحِّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . [راجع: ۲۳۴۸]

### باب اللہ اپنے بندوں کو حکم کر کے یاد کرتا ہے اور بندے اس سے دعا اور عاجزی کر کے اور اللہ کا پیغام دوسروں کو پہنچا کر اس کی یاد کرتے ہیں جیسا کہ سورہ بقرہ میں فرمایا تم میری یاد کرو میں تمہاری یاد کروں گا اور سورہ یوں میں فرمایا ہے پیغمبر! ان کو نوح کا لقصہ سنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ بھائیو! اگر میرا رہنمائی میں اور خدا کی آیات پڑھ کر سنائا تم پر گراں گزرتا ہے تو میں نے اللہ پر اپنا کام چھوڑ دیا (اس پر بھروسہ کیا) تم بھی اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر (میرے قتل یا اخراج کی) ٹھہراؤ۔ پھر اس تجویز کے پورا کرنے میں کچھ فکر نہ کرو بے تامل کر ڈالو۔ مجھ کو ذرا بھی فرصت نہ دو، اگر تم میری باشیں نہ مانو تو خیر میں تم سے کچھ دنیا کی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو اللہ ہی پر ہے اس کی طرف سے مجھ کو اس کے تابع داروں میں شریک رہنے کا حکم ملا ہے۔

٣٩ - باب ذِكْرِ اللَّهِ بِالْأَمْرِ  
وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضْرِعِ وَالرِّسَالَةِ  
وَالإِنْبَلَاغِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ۝فَإِذَا كُرُونَيْ  
أَذْكُرْكُمْ ۝۝وَأَنْلَ عَلَيْهِمْ نَبَأً نُوحَ إِذْ قَالَ  
لِقَوْمِهِ: يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبِيرٌ عَلَيْكُمْ مَقَامِي  
وَتَذَكِّرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكِّلْتُ  
فَاجْعَمُوا أَمْرَكُمْ وَشَرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ  
أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةٌ ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا  
تَنْتَظِرُونَ فَإِنَّ تَوْلِيَتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ  
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأَمْرُتُ أَنْ أَكُونَ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ ۝ غُمَّةٌ : هُمْ وَضِيقٌ

غمہ کا معنی غم اور شگنی۔ محبہ نے کامن اقصوا الی کامنی یہ ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو پورا کر دو الٰو، قصہ تمام کرو۔ عرب لوگ کہتے ہیں الفرق یعنی فصل کر دے اور محبہ نے اس آیت کی تفسیر میں وان احد من المشرکین استجاہ کر اخ (سورہ توبہ میں) کا مانعی اگر کوئی کافر آخر خضرت ﷺ کے پاس اللہ کا کلام اور جو آپ پر اتر اس کو سننے کے لیے آئے تو اس کو امن ہے جب تک وہ اس طرح آتا اور اللہ کا کلام اور جو آپ پر اتر اس کو سننے کے لیے آئے تو اس کو امن ہے جب تک وہ اس طرح آتا اور اللہ کا کلام ستارہ ہے اور جب تک وہ اس امن کی جگہ نہ پہنچ جائے جمل سے وہ آیا تھا اور سورہ نبایش نہ عظیم سے قرآن مراد ہے اور اس سورہ میں جو قال صوابا ہے تو صواب سے حق بات کہنا اور اس پر عمل کرنا مراد ہے۔

باب سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس اللہ کے شریک نہ بناو" اور ارشاد خداوندی (سورہ حم سجدہ میں) تم اس کے شریک بناتے ہو۔ وہ تو تمام دنیا کا مالک ہے۔ اللہ کا ارشاد "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے (سورہ فرقان)" اور بلاشبہ آپ پر اور آپ سے پہلے پیغمبروں پر وہی بھیجنی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل غارت ہو جائے گا اور تم نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے، (سورہ زمر) اور عکرمہ نے کہا "وما يومن اکثراهم بالله الا وهم مشرکون" کامطلب یہ ہے کہ "اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ یہ ان کا ایمان ہے لیکن وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں۔" اور اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ بندے کے افعال ان کا کسب سب مخلوقِ اللہ ہیں کیونکہ اللہ نے سورہ فرقان میں فرمایا "اسی پر ورد گارنے ہر چیز کو پیدا کریا پھر ایک انداز سے اس کو درست کیا۔" اور محبہ نے کہا کہ سورہ حج میں جو ہے وہ منزل الملائکہ الٰ بالحق کا معنی یہ ہے کہ فرشتے اللہ کا پیغام اور اس کا عذاب لے کر اترتے ہیں اور سورہ احزاب میں

قال مُجَاهِدٌ : أَفْضُوا إِلَيْ مَا فِي الْفُسْكِمْ  
يَقَالُ أَفْرَقٌ : أَفْضِ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ : هُوَ إِنَّ  
أَحَدَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَاجْرَهُ حَتَّى  
يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْمَعُ مَا  
يَقُولُ : وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ لَهُوَ آمِنٌ حَتَّى  
يَأْتِيهِ فَيَسْمَعَ مِنْهُ كَلَامَ اللَّهِ وَحَتَّى يَنْلُغَ  
مَاقِهَ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ الْغَظِيمُ الْقُرْآنَ  
صَوَابًا حَقًّا فِي الدُّنْيَا وَعَمِيلٍ بِهِ .

#### ٤۔ باب قول اللہ تعالیٰ:

﴿فَلَا تَجْعَلُوا لَهُ أَنْدَادًا﴾ وَقَوْلُهُ جَلَّ  
ذِكْرُهُ : ﴿هُوَ تَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذَلِكَ رَبُّ  
الْعَالَمِينَ﴾ وَقَوْلُهُ : ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ  
اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ﴾ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى  
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَيْنَ أَشْرَكْتَ لَيْخَطَّنَ  
عَمَلَكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَامِرِينَ بَلِ اللَّهُ  
فَاعْبُدْنَ وَكُنْ مِنَ الشَاكِرِينَ﴾ . وَقَالَ  
عَنْكِرَمَةَ : وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ  
مُشْرِكُونَ، وَلَيْنَ سَائِلُهُمْ مَنْ خَلَقُهُمْ وَمَنْ  
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ لِيَقُولُنَّ : اللَّهُ  
فَذِلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ، وَمَا  
ذِكْرُ فِي حَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَنْكِسَابِهِمْ  
لِقولِهِ تَعَالَى : ﴿هُوَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ  
تَقْدِيرًا﴾ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ : مَا تَرَلَ

جو فرمایا چوں سے ان کی سچائی کا حل پوچھئے یعنی پیغمبروں سے جو اللہ کا حکم پہنچاتے ہیں اور سورہ حجہ میں فرمایا ہم قرآن کے نگہبان ہیں۔ مజہد نے کہا یعنی ا۔ نہ اس اور سورہ زمر میں فرمایا اور سچی بات لے کر آیا یعنی قرآن اور نے اس کو سچا جانا یعنی مومن جو قیامت کے دن پروردگار سے عرض لرے گا تو نے مجھ کو قرآن دیا تھا، میں نے اس پر عمل کیا۔

(۵۲۰) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریئے نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابو واللہ نے، ان سے عمرو بن شریعت نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود بن عثیم نے بیان کیا کہ میں نے نبی کسم شریعت سے پوچھا کہ کون سا اگناہ اللہ کے یہاں سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھراواً حلاکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے کہا یہ تو بت بڑا گناہ ہے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خطرہ کی وجہ سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بڑوی کی بیوی سے زنا کرو۔

**الْفَلَكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ**  
لِيَسْأَلُ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمُ الْمُبْلَغِينَ  
**الْمُؤْمِنُونَ مِنَ الرُّسُلِ، وَإِنَّا لَهُ حَافِظُونَ**  
عِنْدَنَا وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدْقِ الْقُرْآنُ  
وَصَدِقَ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا  
الَّذِي أَغْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ.

٧٥٢٠ - حدَّثَنَا قَتْبَيَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ أَبِيهِ وَأَقْلِيلٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ شَرَخِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتَ رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبٍ أَغْطَمَ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ اللَّهَ بِنَدَأً وَهُوَ خَلَقَكَ)) قَلَّتْ: إِنْ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قَلَّتْ: ثُمَّ أَيِّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَحَافَّ أَنْ يَطْعَمَ مَعْكَ)) قَلَّتْ: ثُمَّ أَيِّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَنْ تَرْزُنَ بِعَلَيْلَةٍ جَارِكَ)). [راجع: ۴۴۷۷]

زن بحال بر اکام ہے مگر یہ بست ہی زیادہ بر اہے۔

**شیخ** امام بخاری نے یہ حدیث لا کراس طرف اشارہ کیا کہ تدرییہ اور معزلہ جو بندے کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہیں وہ گویا اللہ کا برابر والا بندے کو بنتا ہے ہیں تو ان کا یہ اعتقاد بست بڑا گناہ ہوا۔ اللہ کی عبادت کے کاموں میں کسی غیر کو شریک سمجھی ہوتا شرک ہے جو اتنا بڑا گناہ ہے کہ بغیر توبہ کئے ہوئے مرنے والے مشرک کے لیے جنت قطعاً حرام ہے۔ سارا قرآن مجید شرک کی برائی بیان کرنے سے بھرا ہوا ہے پھر کہی نام نہاد مسلمان ہیں جنہوں نے مزارات بزرگان کو عبادت گاہ بنا لیا ہوا ہے۔ مزاروں پر مجده کرنا بزرگوں سے اپنی مرادیں مانگنا اس کے لیے نزرو نیاز کرنا عام جمال نے معمول بنا رکھا ہے جو کھلا ہوا شرک ہے ایسے مسلمانوں کو سچنا چاہیئے کہ وہ اصل اسلام سے کس قدر دور جا پڑے ہیں۔

### باب سورہ حم سجدہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

کہ ”تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہارے کنان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چہرے تمہارے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے (تم قیامت کے قائل ہی نہ تھے) تم سمجھتے رہے کہ اللہ کو ہمارے بست سارے کاموں کی خبر تک

### ٤١ - باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَيْرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعَكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَّتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ﴾.

نہیں ہے۔”

(۵۲) ہم سے حمیدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مصوّر نے بیان کیا، ان سے مجبد نے بیان کیا، ان سے ابو معمر نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو ثقہی اور ایک قلیشی یا (یہ کہا کہ) دو قلیشی اور ایک ثقہی جمع ہوئے جن کے پیٹ کی چبی بست تھی (تو نہ بڑی تھی) اور جن میں سوچہ بوجھ کی بڑی کمی تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا کیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ وہ سب کچھ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ جب ہم زور سے بولتے ہیں تو سنتا ہے لیکن اگر ہم آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ذر سے نہیں کہ تیرے کان تمہاری آنکھیں اور تمہارے چڑے تمہارے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے آخر تک۔

### باب سورہ رحمان میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

”پروردگار ہر دن ایک نیا کام کر رہا ہے“ اور سورہ انبیاء میں فرمایا کہ ”ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نیا حکم نہیں آتا“ اور اللہ تعالیٰ کا سورہ طلاق میں فرمان ”ممکن ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے“ صرف اتنی بات ہے کہ اللہ کا کوئی نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام کرنے سے مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ شوری میں فرمایا ہے ”اس جیسی کوئی چیز نہیں (نہ ذات میں نہ صفات میں) اور وہ بست سننے والا“ بست دیکھنے والا ہے“ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ جو نیا حکم چاہتا ہے درستا ہے اور اس نے نیا حکم یہ دیا ہے کہ تم نماز میں باشیں نہ کرو۔

**لَذِيجُونَ** اس کو ابو داؤد نے وصل کیا۔ یہ باب لا کرام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ اللہ کے صفات نظریہ جیسے کلام کرنا، زندہ کرنا، مارنا، پیدا کرنا، اترنا، چڑھنا، ہنسنا، تجھ کرنا، وقاراً فوقاً حادث ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح ہر ساعت اس پروردگار کے نئے نئے

۷۵۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سَفِيَّاً، حَدَّثَنَا مُنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَغْمِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْتَمْ أَخْتَمْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ تَقْفِيَانَ وَقَرْشَيَّ - أَوْ قَرْشِيَانَ وَتَقْفِيَيْ - كَثِيرَةً شَحْمٌ بُطْوَنِيهِمْ قَلِيلَةً فَقَدْ قُلُوبِهِمْ فَقَالَ: أَخْدُهُمْ أَتَرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعَ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعَ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعَ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعَ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعَ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: هُوَ مَا كُنْتُمْ تَسْنَيْرُونَ إِنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْفُوكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ﴿ الآیة .

[راجع: ۴۸۱۶]

### ۴۲ - باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :

﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأنٍ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذُكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحَدَّثٌ﴾ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أَعْلَمُ اللَّهُ يَعْلَمُ بِمَا بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ وَإِنَّ حَدَّثَنَاهُ لَا يُشْبِهُ حَدَّثَ الْمَعْلُوقَيْنَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ كَمَظِيلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَخْدَثَ أَنْ لَا تُكَلِّمُوا فِي الصَّلَاةِ .

**لَذِيجُونَ**

انظالمات نمود ہوتے رہتے ہیں۔ نئے نئے احکام صادر ہوتے رہتے ہیں اور جن لوگوں نے صفات غلیہ کا اس ناپر انکار کیا ہے کہ وہ حادث ہیں اور اللہ تعالیٰ حادث کا محل نہیں ہو سکتا، وہ یہ قوف ہیں۔ قرآن و حدیث دونوں سے یہ ثابت ہے کہ وہ نئے نئے کام کر رہا ہے۔ نئے نئے احکام اتنا رہتا ہے۔ ان اللہ علی کل شنی قدیر آیات باب میں پلے یہ فرمایا کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تزیینہ ہوئی پھر فرمایا وہ سنتا اور جانتا ہے یہ اس کی صفات کا اثبات ہوا۔ ابحدیث اس اعقاد پر ہیں جو متوسط ہے درمیان تعطیل اور تغییر کے۔ معطلہ تو جمیع اور معطلہ ہیں جو اللہ کی ان تمام صفات کا انکار کرتے ہیں جو مخلوق میں بھی پائے جاتے ہیں جیسے سنا، دیکھنا، بات کرنا وغیرہ اور شبہ مجسم ہیں جو اللہ پاک کی تمام صفات کو مخلوق سے مشہد دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی آدمی کی طرح گوشت پوسٹ سے مرکب ہے۔ ہماری ہی طرح متراوٹ آنکھیں رکھتا ہے۔ حالانکہ لیس کمالہ شنی وہو السمعیع البصیر۔ الہ حدیث صفات باری کو کسی مخلوق سے مشاہدہ نہیں دیتے۔

(۵۲۲) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے حاتم بن وروان نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے عکرمه نے اور ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے مسائل کے بارے میں کیوں نکر سوال کرتے ہو، تمہارے پاس تھوڑا اللہ کی کتاب موجود ہے جو زمانہ کے اعتبار سے بھی تم سے سب سے زیادہ قریب ہے، تم اسے پڑھتے ہو، وہ خالص ہے اس میں کوئی ملاوٹ نہیں۔

(۵۲۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عباس نے بیان کیا کہ اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ میں کیوں پوچھتے ہو۔ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی مسیح پر نازل کی ہے وہ اللہ کے یہاں سے بالکل تازہ آئی ہے، خالص ہے، اس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے خود تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو بدلتا دیا۔ وہ ہاتھ سے ایک کتاب لکھتے اور دعوئی کرتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تھوڑی پونچی حاصل کریں، تم کو جو خدا نے قرآن و حدیث کا علم دیا ہے کیا وہ تم کو اس سے منع نہیں کرتا کہ تم دین کی باتیں اہل کتاب سے پوچھو۔ خدا کی قسم ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے کہ جو کچھ تمہارے اوپر نازل ہوا ہے اس کے متعلق وہ تم سے پوچھتے ہوں۔

۷۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، حَدَّثَنَا أَبُوبَرْ، عَنْ عَكْرِمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أهْلَ الْكِتَابَ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْ دُكْمَ كِتَابُ اللَّهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللَّهِ تَقْرُؤُونَهُ مَخْضَعًا لَمْ يُشَبَّهْ.

[راجح: ۲۸۸۵]

۷۵۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْنِدُ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسَ قَالَ: يَا مَعْشِرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أهْلَ الْكِتَابَ عَنْ شَيْءٍ وَكَيْنَكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ هَذَا أَخْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللَّهِ مَخْضَعًا لَمْ يُشَبَّهْ؟ وَقَدْ حَدَّثُكُمُ اللَّهُ أَنَّ أهْلَ الْكِتَابَ قَدْ بَدَلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَغَيْرُوا، فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ قَالُوا: هُوَ مِنْ عَنْدَ اللَّهِ لِيُشَرِّوْا بِذَلِكَ ثَمَنًا قَلِيلًا أَوْ لَا سِبَقَكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ، عَنْ سَالِكِهِمْ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ سَالِكِهِمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْنِكُمْ

[راجح: ۲۶۸۵]

**لئے** اہل کتاب کی کتابیں پرانی اور مخلوط ہو چکی ہیں پھر تم کو کیا خط ہو گیا ہے کہ تم ان سے پوچھتے ہو حالانکہ اگر وہ تم سے پوچھتے تو ایک بات تھی کیونکہ تمہاری کتاب بالکل محفوظ اور نئی نازل ہوئی ہے۔

باب سورہ قیامہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قرآن نازل ہوتے وقت اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کر" آپ اس آیت کے اتنے سے پہلے وہی اترتے وقت ایسا کرتے تھے ابو ہریرہ رض نے نبی کریم ﷺ سے یہ نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں۔ اس وقت تک جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہے۔"

**لئے** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ذکر وہی معتبر ہے جو زبان سے کیا جائے اور جب تک زبان سے نہ ہو دل سے یاد کرنا اعتبار کے لائق نہیں۔ زبان اور دل ہر دو سے ذکر ہونا لازم و لزوم ہے۔

(۵۲۳) ہم سے قبیلہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے موکی ابن الی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رض نے۔ سورہ قیامہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لا تحرک به لسانک" کے متعلق کہ وہی نازل ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وس علیہ پر اس کا بست بار پڑتا اور آپ اپنے ہونٹ ہلاتے۔ مجھ سے این عباس رض نے کہا کہ میں تمہیں ہلا کے دکھاتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وس علیہ ہلاتے تھے۔ سعید نے کہا کہ جس طرح ابن عباس رض نے ہونٹ ہلا کر دکھاتے تھے، میں تمہارے سامنے اسی طرح ہلاتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہونٹ ہلاتے (ابن عباس رض نے بیان کیا کہ) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "لا تحرک به لسانک" لتعجل بہ ان علینا جمعہ و قرآنہ" یعنی تمہارے سینے میں قرآن کا جما دینا اور اس کو پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم (جبریل علیہ السلام کی زبان پر) اس کو پڑھ چکیں اس وقت تم اس کے پڑھنے کی پیروی کرو۔ مطلب یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہو اور خاموش رہو، یہ ہمارا ذمہ ہے ہم تم سے ویسا ہی پڑھوادیں گے۔ ابن عباس رض نے کہا کہ اس آیت کے اتنے کے بعد جب حضرت جبریل علیہ السلام آتے (قرآن

۴۳ - باب قول اللہ تعالیٰ:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ وَفَلِ النَّبِيِّ  
﴿كَمَا حَيْثُ يَنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَقَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : (أَنَا  
مَعَ عَبْدِي حَيْثُ مَا ذَكَرْنِي وَتَحْرَكْتْ بِي  
شَفَّاتَاهُ).

**لئے** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ذکر وہی معتبر ہے جو زبان سے ہو اور دل سے ذکر ہونا لازم و لزوم ہے۔

۷۵۲۴ - حدیث شفیعہ بن سعید، حدیث ابوبیانہ، عن موسی بن أبي عائشہ، عن سعید بن جبیر عن ابن عباس في قوله تعالى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ قال: كان النبي ﷺ يعالج من التنزيل شدة، وكان يحرّك شفيعه لفافاً لى ابن عباس: أخرّهما لك كما كان رسول الله ﷺ يحرّكهما ف قال سعيد: أنا أخرّهما كما ابن عباس يحرّكهما، فحرّك شفيعه فأنزّل الله تعالى عرّوجاً ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لتعجل بہ ان علینا جمعہ و قرآنہ ﷺ قائل: جمعہ لی صدرک ثم تقرؤہ ﷺ فإذا قرأتنا فائیع قرآنہ ﷺ قائل: فاستمع له و انصت لهم ان علینا له ان تقرأه قائل: فكان رسول الله ﷺ، إذا أتاه جبريل عليه السلام استمع فإذا انطلق جبريل قرأه

ناتے تو آپ کان لگا کر سنتے۔ جب جبریل پڑھ جاتے تو آپ لوگوں کو اسی طرح پڑھ کر سنادیتے جیسے جبریل نے آپ کو پڑھ کر سنایا تھا۔

النبی ﷺ کما آفراہ۔

[راجع: ۵]

**لَئِنْسُرِجَح** حضرت امام تخاری کا مقصود یہ ہے کہ ہمارے الفاظ قرآن جو منہ سے نکلتے ہیں یہ ہمارا فضل ہے اور قرآن اللہ کا کلام ہے جو غیر مخلوق ہے۔ حضرت سعید بن جبیر مشہور تابعی اسدی کوفی ہیں۔ حاجج بن یوسف نے ان کو شعبان سنہ ۶۹ میں ب عمر ۵۰ سال شہید کیا۔ حضرت سعید بن جبیر محدثؑ کی بدعا سے حاجج بن یوسف پندرہ دن بعد مر گیا۔ یوں کہتا ہوا کہ میں جب سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو سعید بن جبیر میرا پاؤں پکڑ لیتا ہے۔ حضرت سعید بن جبیر مضافات عراق میں دفن کئے گئے رحمہ اللہ رحمۃ واحد۔

باب سورہ ملک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ”اپنی بات آہستہ سے“

۴۴- باب قول اللہ تعالیٰ :

کویا زور سے اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو جانے والا ہے۔ کیا وہ اسے نہیں جانے گا جو اس نے پیدا کیا اور وہ بہت باریک دیکھنے والا اور خبردار ہے۔ ”یتھافتون“ کے معنی یتسارون یعنی جو چیزے بات کرتے ہیں۔

﴿وَأَسِرُوا فَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ  
بِذَاتِ الصُّدُورِ إِلَّا يَعْلَمُ مَنْ حَلَقَ وَهُوَ  
اللَّطِيفُ الْخَيْرُ هُوَ يَتَحَافَّونَ: يَتَسَارُونَ.

باب کامطلب یہ ہے کہ تمہاری زبان سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اسی لیے وہ ان کو بخوبی جانتا ہے۔

(۵۵۳۵) (۵۵۳۵) مجھ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، ان سے ہشتم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابو بشر نے خردی، انہیں سعید بن جبیر نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ولا تجهہر بصلاتک ولا تخافت بها“ کے بارے میں کہ یہ آئیت جب نازل ہوئی تو رسول کریم ﷺ کہ میں چھپ کر (اعمال اسلام ادا کرتے تھے) لیکن جب اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے تو قرآن مجید بلند آواز سے پڑھتے، جب مشرکین سنتے تو قرآن مجید کو، اس کے اتارے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو گالی دیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کہا کہ اپنی قرأت میں آواز بلند نہ کریں کہ مشرکین سنتیں اور پھر قرآن کو گالی دیں اور نہ اتنا آہستہ ہی پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کارستہ اختیار کریں۔

۷۵۲۵ - حدیثی عَمْرُو بْنُ زَرَارَةَ، عَنْ  
هَشْتَمَ، أَخْبَرَنَا أَبْوَا بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جَبَّيرٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا  
تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ نَزَّلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ  
مُخْتَفِي بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِاصْنَاحَابِهِ  
رَفَعَ صَوْنَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ  
الْمُشْرِكُونَ سَيُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ  
جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ  
بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ بِقُرَاءَتِكَ، فَيَسْمَعُ  
الْمُشْرِكُونَ فَيَسْمُوُونَ الْقُرْآنَ ﴿وَلَا تُخَافِتْ  
بِهَا﴾ عَنْ أَصْنَاحَابِكَ فَلَا تُسْمِمُهُمْ ﴿وَابْنَ  
بَنِي ذَلِكَ سَيِّلَاهُ﴾ [راجع: ۴۷۲۲]

**لَئِنْسُرِجَح** کفار مکہ کا یکی حال تھا جو یہاں بیان ہوا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے علم و فضل کے لیے خود رسول کریم ﷺ نے دعا فرمائی تھی ان کو اس امت کا رہبان کہا گیا ہے۔ بہرام سال سنہ ۶۸ھ میں فوت ہوئے طائف میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(۵۲۶) ہم سے عبید بن اسما علیؑ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت ولا تجھر بصلاتک ولا تختلف بھا۔ دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔ یعنی دعا نہ بست چلا کر مانگ نہ آہست بلکہ در میانہ راستہ اختیار کر۔

(۵۲۷) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عاصم نے، کہا ہم کو ابن جریر نے خبر دی، کہا ہم کو ابن شاہب نے خبر دی، انسیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خوش آوازی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم مسلمانوں کے طریق پر نہیں ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا کے سوا دوسرا لوگوں نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا ہے یعنی اس کو پکار کرنہ پڑھے۔

**لشیخ** اگلی حدیث اور اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکلا کہ ہمارے منہ سے جو قرآن کے الفاظ لفظتے ہیں وہ الفاظ قرآن فیر مخلوق ہیں مگر ہمارا فعل مخلوق ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جو مجھ سے یوں نقل کرتا ہے کہ لفظی بالقرآن مخلوق وہ جھوٹا ہے میں نے یہ نہیں کمالکہ صرف یہ کہا تھا کہ ہمارے افعال مخلوق ہیں اور بس۔ قرآن مجید اس کا کلام غیر مخلوق ہے یہی سلف صالحین الہ حدیث کا عقیدہ ہے اور یہی امام بخاری کا۔

### باب نبی کریم ﷺ کا رشاو کہ "ایک شخص جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا اور رات اور دن اس میں مشغول رہتا ہے۔" اور ایک شخص ہے جو کرتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا قرآن کا علم ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا کہ یہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اس قرآن کے ساتھ "قیام" اس کا فعل ہے۔ اور فرمایا کہ "اس کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا پیدا کرنا ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔" اور اللہ جل ذکرہ نے سورہ حج میں فرمایا اور نیکی کرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

(۵۲۸) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے۔ ایک اس پر جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا اور وہ اس کی

7526 - حدثنا عبيذ بن إسماعيل، حدثنا أبو أسامة، عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: نزلت هذه الآية: (وَلَا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها) في الدعاء. [راجع: ۴۷۲۳]

7527 - حدثنا إسحاق، حدثنا أبو عاصم، أخبرنا ابن جرير، أخبرنا ابن شهاب، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ((ليس مينا من لم يتعن بالقرآن - وزاد غيره - يجهز بيتها)).

**لشیخ** اگلی حدیث اور اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکلا کہ ہمارے منہ سے جو قرآن کے الفاظ لفظتے ہیں وہ الفاظ قرآن فیر مخلوق ہیں مگر ہمارا فعل مخلوق ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ جو مجھ سے یوں نقل کرتا ہے کہ لفظی بالقرآن مخلوق وہ جھوٹا ہے میں نے یہ نہیں کمالکہ صرف یہ کہا تھا کہ ہمارے افعال مخلوق ہیں اور بس۔ قرآن مجید اس کا کلام غیر مخلوق ہے یہی سلف صالحین الہ حدیث کا عقیدہ ہے اور یہی امام بخاری کا۔

### ۴۵ - باب قول النبي ﷺ :

((رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُولُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَرَجُلٌ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتِ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَيَسِّرْ اللَّهُ أَنْ قِيَامَةَ بِالْكِتَابِ هُوَ فَعَلَهُ)) وَقَالَ: (وَمَنْ أَيَّاهُ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَآخِلَافَ النِّسَتِكُمْ وَالْوَانِكُمْ)) وَقَالَ جَلَ ذِكْرُهُ: (وَافْعُلُوا الْخَيْرَ لِعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)).

7528 - حدثنا قبيطة، حدثنا جرير، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ((لَا تَحَسَّدْ إِلَّا فِي النَّفَرِ)) رجل آتاه اللہ القرآن فھو

تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے تو ایک دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اسی جیسا قرآن کا علم ہوتا تو میں بھی اس کی طرح تلاوت کرتا رہتا اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے اس کے حق میں خرچ کرتا ہے جسے دیکھنے والا کہتا ہے کہ کاش مجھے بھی اللہ اتمام رہتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

يَقْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتِ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعْلَتْ كَمَا يَفْعُلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَنْفَقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتِ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ).

[راجع: ۵۰۲۶]

(۵۲۹) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبینہ نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد بن جعفر نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا رجیک کے قتل تو دوستی آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہوا اور وہ اسے رات دن خرچ کرتا رہا۔ علی بن عبد اللہ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث سفیان بن عبینہ سے کئی بار سنی۔ لیکن "اخبرنا" کے لفظوں کے ساتھ انہیں کہتا سناباوجود اس کے ان کی یہ حدیث صحیح اور متصل ہے۔

۷۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَلَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ، قَالَ الرُّهْفُرِيُّ: عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي النَّفَّنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَنْفَقُهُ فِي حَقِّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)). سَيِّفُتْ سُفِيَّانَ مِرَازًا لَمْ اسْمَعْتُ يَذَكُّرُ الْخَيْرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ.

[راجع: ۵۰۲۵]

**لِشَرِيفِ** باب اور احادیث ذیل سے امام بخاریؓ نے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید غیر مخلوق ہے اور ہم جو تلاوت کرتے ہیں یہ ہمارا فعل ہے جو فعل ہونے کی کیثیت سے مخلوق ہے۔ کلام الٰہی ہر وقت اور ہر حالات میں کلام الٰہی ہے جو غیر مخلوق ہے۔

### باب اللہ تعالیٰ کاسورہ مائدہ میں فرماتا

"اے رسول! تم بے پروردگار کی طرف سے جو تجوہ پر اتر اس کو (بے کلکے) لوگوں کو پہنچا دے۔ اگر تو ایسا نہ کرے تو تو نے (جیسے) اللہ کا پیغام نہیں پہنچا۔" اور زہری نے کہا اللہ کی طرف سے پیغام پہنچانا اور ہمارے اوپر اس کا تسلیم کرتا ہے اور رسول پر اللہ کا پیغام پہنچانا اور ہمارے اوپر اس کا تسلیم کرتا ہے اور سورہ جن میں فرمایا "اس لیے کہ وہ پیغمبر جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا" اور سورہ اعراف میں (نوح اور ہود کی زیانوں سے) فرمایا "میں تم کو اپنے مالک کے پیغامات پہنچاتا ہوں" اور کعب بن مالک جب آخر فرست ﷺ کو چھوڑ کر غزوہ تبوک میں پیچے رہ گئے تھے انہوں نے کہا عنقریب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام

### ۴۶ - باب قولِ اللہ تعالیٰ:

هُنَّا أَئْبَهَا الرَّسُولُ بَلْغَ مَا أَنْوَلَ إِلَيْكَ مِنْ رِبَّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّفْتَ رِسَالَتَنِّي وَقَالَ الرُّهْفُرِيُّ: مِنْ اللَّهِ عَزُّ وَجَلُّ الرِّسَالَةِ وَعَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيمُ، وَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَنْ قَدْ أَنْلَفُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ تَعَالَى: هَلْ أَنْلَفْكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّيْهِمْ، وَقَالَ كَفَّرُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَحَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (وَسَيِّرِيَ اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِذَا

دیکھ لے گا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کا جب تھجھ کو کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہہ کے عمل کے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارا کام دیکھ لیں گے، کسی کا نیک عمل تھجھ کو دھوکا میں نہ ڈالے اور معمر نے کہا سو رہ بقرہ میں یہ جو فرمایا ذالک الکتاب لاریب فیہ تو کتاب سے مراد قرآن ہے وہ ہدایت کرنے والا ہے یعنی سچا راستہ بتانے والا ہے پر ہیز گاروں کو۔ ”جیسے سورہ مجذہ میں فرمایا۔ ”یہ اللہ کا حکم ہے اس میں کوئی شک نہیں“ یعنی بلا شک یہ اللہ کی امارتی ہوئی آیات ہیں یعنی قرآن کی نشانیاں (مطلوب یہ ہے کہ دونوں آیات میں ذالک سے هذا مراد ہے) اس کی مثال یہ ہے جیسے سورہ یونس میں وجودین بھم سے وجودین بکم مراد ہے اور انس نے کما آنحضرت ﷺ نے ان کے ماموں حرام بن طحان کو ان کی قوم بنی عامر کی طرف بھیجا حرام نے ان سے کہا کیا تم مجھ کو امان دو گے کہ میں آنحضرت ﷺ کا پیغام تم کو پہنچا دوں اور ان سے باشیں کرنے لگے۔

**لشیخ** اس باب سے غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ اللہ کا پیغام یعنی قرآن غیر مخلوق ہے لیکن اس کا پہنچانا اس کا سنانا یہ رسول کریم ﷺ کا فعل ہے۔ اسی لیے اللہ نے اسی کے خلاف کے لیے فان لم تفعل میں فعل کا صیغہ استعمال فرمایا۔ قرآن مجید کا غیر مخلوق ہونا امت کا متفقہ عقیدہ ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ان لوگوں سے متعلق ہے جو بظاہر قرآن کے بڑے قاری اور نمازی تھے مگر عثمان بن عثیمین کے باعث ہو کر ان کے قتل پر مستعد ہوئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی ایک آدھ اچھی بات دیکھ کر یہ اعتقاد نہ کر لیں گا یہی کہ وہ اچھا آدمی ہے بلکہ اخلاق اور عمل کے لحاظ سے اس کی اچھی طرح سے جائز کر لیتی چاہیے۔

(۵۳۰) ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن جعفر ارتقی نے بیان کیا، ان سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے سعید بن عبد اللہ ثقفی نے بیان کیا، ان سے بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ نے بیان کیا، ان سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (ایران کی فوج کے سامنے) کما کہ ہمارے بھی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے رب کے پیغامات میں سے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو (فی سبیل اللہ) قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

(۵۳۱) ہم سے محمد بن یوسف فرمایا نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان

اغجبک حسن عتل امریء فقل: ((اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسوله والمؤمنون)، ولا يستخفنك أحد و قال معمراً : (ذلك الكتاب) هذا القرآن (هذا نسقين) بيان وذلة كقوله تعالى : (ذلك حكم الله) هذا حكم الله لا رتب فيه لا شك بذلك آيات الله يعني هذه أعلام القرآن ومثله (حتى إذا كنت في الفلك وحررين بهم) يعني بكم، وقال أنس: بعث النبي صلى الله عليه وسلم خاله حاما إلى قومه وقال: أتو منوني أبلغ رساله رسول الله ( يجعل يحد لهم).

۷۵۳۰ - حدثنا الفضل بن يعقوب، حدثنا عبد الله بن جعفر الرقبي، حدثنا المعتمر بن سليمان، حدثنا سعيد بن عبد الله الثقفي، حدثنا بكر بن عبد الله المزنني وزياد بن جبير بن حية، عن جبير بن حية قال المغيرة : أخيرنا نبينا ﷺ، عن رساله ربنا، أنه من قتل مينا صار إلى الجنة. [راجع: ۳۱۵۹]

۷۵۳۱ - حدثنا محمد بن يوسف،

ثُرِیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے اس اعمال نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسوق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اگر کوئی تم سے یہ بیان کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے کوئی چیز چھپائی (دوسرا سند) اور محمد بن یوسف فربالی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے، ان سے اس اعمال بن الی خالد نے، ان سے شعبی نے، ان سے مسوق نے اور ان سے عائشہ یعنی نسوانے بیان کیا کہ اگر تم سے کوئی یہ بیان کرتا ہے کہ نبی کرم ﷺ نے وہی میں سے کچھ چھپا لیا تو اس کی تصدیق نہ کرنا (وہ جھوٹا ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ ”اے رسول! پسخدا یتکے وہ پیغام جو آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اگر آپ نے یہ نہیں کیا تو آپ نے اپنے رب کا پیغام نہیں پسچاہیا۔“

(۵۳۲) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو داکل نے، ان سے عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہو نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ؟ کون سا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت میں کسی کو بھی سا جھی بناو حالانکہ تمیں اللہ نے پیدا کیا ہے۔ پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ پوچھا پھر کون سا؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پرنسپ کی بیوی سے زنا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ فرقان میں اس کی تصدیق میں قرآن نازل فرمایا ”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود باطل کو نہیں پکارتے اور جو کسی ایسے کی جان نہیں لیتے جسے اللہ نے حرام کیا ہے سو احتج کے اور جو زنا نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ گناہ سے بھر جائے گا۔“

**لَئِنْ يَرْجِعُوا** امامہ ایک وزن کا نالہ ہے وہ اس میں ڈالا جائے گا۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرت شرحبیل کی تبلیغ و تضمیں کی تھی۔ ایک تو یہ کہ خاص قرآن کی جو آئینی اتریں وہ آپ لوگوں کو سناتے دوسرے قرآن سے جو تم تکال کر آپ بیان کرتے پھر آپ کے استنباط ارشاد کے مطابق قرآن میں صاف صاف وہی اللہ کی طرف سے اتارا جاتا۔

حدَّثَنَا سَفِيَّةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الشَّفَّاعِيِّ عَنْ مَسْرُوقَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّداً ﷺ كَتَمَ شَيْئًا؟ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرُ الْعَقْدِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَّةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّفَّاعِيِّ عَنْ مَسْرُوقَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقُهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: هُبَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلْغَ مَا أُنْزِلَ إِنَّكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ». [راجح: ۳۲۳۴]

۷۵۲۲ - حَدَّثَنَا قَتْبَيْةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَغْمَشِ، عَنْ أَبِي وَاثِلٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ: قَالَ عَنْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّنْبُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: ((أَنْ تَذَغُّ اللَّهَ بِنَدَاءَ وَهُوَ خَلَقَكَ)) قَالَ: ثُمَّ أَيِّ؟ قَالَ: ((لَمْ أَنْ تَقْتُلْ وَلَدَكَ فَخَافَتَا أَنْ يَطْعَمَ مَعْكَ)) قَالَ: لَمْ أَيِّ؟ قَالَ: ((أَنْ تُرَاهِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى قَوْنَاهُ هُوَ وَالَّذِينَ لَا يَذْعُونَ مَعْيَ اللَّهِ إِلَيْهَا آخِرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الْقَيْ خَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزِنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ هُوَ الظَّالِمُ). [راجح: ۴۴۷۷]

### باب اللہ تعالیٰ کاسورہ آں عمران میں یوں فرماتا

”اے رسول! کہہ دے اچھا تو راہ لاؤ اسے پڑھ کر سناؤ اگر تم پچھے ہو“ اور آنحضرت ﷺ کا یوں فرمانا کہ تورۃ والی تورۃ دیئے گئے انہوں نے اس پر عمل کیا۔ انجیل والے انجیل دیئے گئے انہوں نے اس پر عمل کیا۔ تم قرآن دیئے گئے تم نے اس پر عمل کیا اور ابو زین بن علی کیا۔ یعنی حق تلاوتہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی بیروی کرتے ہیں اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ویسا عمل کرتے ہیں تو تلاوت کرنا ایک عمل ٹھہرا۔ عرب کہتے ہیں یعنی یعنی پڑھا جاتا ہے اور کہتے ہیں فلاں شخص کی تلاوت یا قراءات اچھی ہے اور قرآن میں سورہ واقعہ میں ہے لا یمسه الا المطہرون۔ یعنی قرآن کا مزہ وہی پائیں گے اس کا فائدہ وہی اٹھائیں گے جو کفر سے پاک یعنی قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن کو اسکے حق کے ساتھ وہی اٹھائے گا جس کو آخرت پر یقین ہو گا کیونکہ سورہ جمعہ میں فرمایا ان لوگوں کی مثال جن سے تورۃ اٹھائی گئی پھر انہوں نے اس کو نہیں اٹھایا (اس پر عمل نہیں کیا) اسی ہے جیسے گدھے کی مثال جس پر کتابیں لدی ہوں۔ جن لوگوں نے اللہ کی باتوں کو جھٹلایا ان کی اسکی ہی بری گستاخ ہے اور اللہ ایسے شریر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا اور آنحضرت ﷺ نے اسلام اور ایمان دونوں کو مکمل فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے بلال بن عثیم سے فرمایا تم مجھ سے اپنا وہ زیادہ امید کا عمل بیان کرو جس کو تم نے اسلام کے زمانہ میں کیا ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اسلام کے زمانہ میں اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا ہے کہ میں نے جب وضو کیا تو اسکے بعد تجھیے الوضو کی درکعت نماز پڑھی اور آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پھر وہ حج جس کے بعد گناہ نہ ہو۔ (۷۵۳۳) ہم سے عبدال نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے،

### ۴۷۔ باب قول اللہ تعالیٰ:

﴿فَلَمْ فَأُتُوا بِالْتُّورَاةِ فَأَتَلُوهَا﴾ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَغْنَطَيْ أَهْلَ التُّورَاةِ التُّورَاةَ، فَعَمِلُوا بِهَا وَأَغْنَطَيْ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ، وَأَغْنَطَيْ أَهْلَ الْقُرْآنِ فَعَمِلْتُمْ بِهِ)) وَقَالَ أَبُو رَزِينَ يَتَلَوَّنَهُ حَقُّ تِلَاؤَتِهِ يَتَبَعُونَهُ وَيَغْمَلُونَ بِهِ حَقُّ عَمَلِهِ، يَقَالُ يَتَلَى: يُفَرَا حَسَنُ التِّلَاؤَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ.

لَا يَمْسُسُهُ: لَا يَجِدُ طَغْمَةً وَنَفْعَةً إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَخْمِلُهُ بِحَقْقِهِ إِلَّا المُؤْمِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَثُلُّ الَّذِينَ حَمَلُوا التُّورَاةَ لَمْ لَمْ يَخْمُلُوهَا كَمَثَلُ الْحِمَارِ يَخْمِلُ اسْفَارًا بِنَسْ بَمَثَلِ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ وَسَمِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ عَمَلاً، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ: ((أَخْبَرْتِنِي بِأَنْجَحِي عَمَلِ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ؟)) قَالَ: مَا عَمِلْتَ عَمَلاً أَرْجُحُهُ عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسَلَّيْتُ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجَّ مَبْرُورٌ)).

۷۵۳۳ حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله، أخبرنا يونس، عن الزهراني أخبرني سالم،

انہیں سالم نے خبر دی اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ امتوں کے مقابلہ میں تمہارا وجود ایسا ہے جیسے عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ اہل توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ پھر انہیں ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ انہیں بھی ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ تمہیں دو دو قیراط دیے گئے۔ اس پر اہل کتاب نے کہا کہ یہ ہم سے عمل میں کم ہیں اور اجر میں زیادہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارا حق دینے میں کوئی ظلم کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرافضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

عن ابن عمر رَبْنَ عَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّمَا يَقْأُظُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأَمْمِ كَمَا يَبْيَنْ صَلَةَ الْعَصْرِ إِلَى غَرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتَيْ أَهْلَ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى اتَّسَقَ النَّهَارُ، ثُمَّ عَجَزُوا فَأَغْطَطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتَيْ أَهْلَ الْأَنْجِيلِ الْأَنْجِيلَ، فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ عَجَزُوا فَأَغْطَطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتَيْتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَغْطَطْتُمْ قِيرَاطِينِ قِيرَاطِينِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَ: هُؤُلَاءِ أَقْلُ مِنَا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقَّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوْبِتُهُ مِنْ أَشَاءُ)). [راجع: ۵۵۷]

**تشیخ** یعنی بہ نسبت یہود اور نصاریٰ کے دونوں کو ملا کر مسلمانوں کا وقت بہت کم تھا جس میں انہوں نے کام کیا کیونکہ کمال صحیح سے لے کر عصر تک کمال عصر سے سورج ڈوبنے تک، اب خفیہ کا یہ استدلال صحیح نہیں کہ عصر کا وقت دو مل سایہ سے شروع ہوتا ہے۔

### باب نبی کریم ﷺ نے نماز کو عمل کیا

اور فرمایا کہ جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے  
اس کی نماز نہیں

### ۴۸ - باب وَسَمَّيَ النَّبِيُّ

الصلاة عملاً و قال : ((لَا صلاته لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب)).

**تشیخ** اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جب بغیر قرأت فاتحہ کے نماز درست نہ ہوئی تو نماز کا جزو اعظم قرأت فاتحہ ہوا اور آخر ضرط **تشیخ** نے دوسری حدیث میں نماز کو عمل فرمایا تو قرأت بھی ایک عمل ہو گی۔

(۷۵۳۲) مجھ سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ بن حاج نے بیان کیا، ان سے ولید بن عیزار نے (دوسری سند) اور امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے عباد بن یعقوب اسدی بن بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عباد بن العوام نے خبر دی، انہیں شبیانی نے اور انہیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے

حدّثنی سُلَيْمَانُ، حدّثنَا شُعْبَةُ، عنْ الْوَلِيدِ وَحَدّثنِي عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ الأَسْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ، عنْ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرُو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِنِ مَسْعُودٍ أَنَّ

نبی کرم علی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیک معاملہ کرنا، پھر اللہ کے راستے میں جادو کرنا۔

باب سورۃ معارج میں اللہ تعالیٰ کافرمان کہ آدم زادوں کا کچا

پیدا کیا گیا ہے

جب اس پر کوئی مصیبت آئی تو آہ و زاری کرنے لگ جاتا ہے اور جب راحت ملتی ہے تو خیل بن جاتا ہے۔ ہلوغاً معنی ضجوراً۔ بے صبراً۔ اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جیسا اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے ویسے ہی اس کی صفات اور اخلاق کا بھی خالق ہے اور جب صفات و اخلاق کا بھی خالق خدا ہوا تو اس کے افعال کا بھی خالق وہی ہو گا اور مترقبہ کا رد ہوا۔

(۵۳۵) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا، ان سے امام حسن بصری نے، ان سے عمرو بن تغلب بن شٹر نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ کے پاس مال آیا اور آپ نے اس میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا کہ اس پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا اور جسے نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں گھبراہت اور بے چینی ہے اور دوسرے لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے۔ انہیں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو بن شٹر نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے اس کلمہ کے مقابلہ میں مجھے لال لال اونٹ ملتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔

باب نبی کرم ﷺ کا اپنے رب سے روایت کرنا

(۵۳۶) مجھ سے محمد بن عبد الرحیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو زید سعید بن ربيع ہروی نے، کہا ہم سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن شٹر نے کہ نبی کرم ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا

رجلاً سأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالُ أَفْضَلُ؟  
فَقَالَ: ((الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا، وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ  
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). [راجع: ۵۲۷]

۴۹ - باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ حُلْقَ هَلْوَعًا﴾

﴿إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الدُّخْرُ  
مُنْوَعًا هَلْوَعًا ضَجَّورًا﴾

(۷۵۳۵) - حدثنا أبو النعمان، حدثنا  
جرير بن حازم، عن الحسن، حدثنا  
عمرو بن تغلب قال: أتني النبي ﷺ، مال  
فاغطى قوماً ومنع آخرین، بلغه أنهم  
عتبوا فقال: ((إنِي أَغْطِي الرُّجُلَ وَأَذْعِنُ  
الرُّجُلَ وَالَّذِي أَذْعِنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي  
أَغْطِي)، أغطي أقواماً لما في قلوبهم من  
الجزع والهلع، وأكمل أقواماً إلى ما جعل  
الله في قلوبهم من العين والخير منهم  
عمرو بن تغلب) فقال عمرو: ما أحب  
أَنْ لِي بِكَلِمةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حُمْرَ النَّعْمَ.

[راجعت: ۹۲۳]

۵۰ - باب ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ

وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

(۷۵۳۶) - حدثني محمد بن عبد الرحيم،  
حدثنا أبو زيد سعيد بن الربيع الهراوي،  
حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس رضي الله

کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آ جاتا ہوں۔

حدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے غرض یہ ہے کہ اس کے عمل سے کہیں زیادہ ثواب دیتا ہوں۔

(۷۵۳۷) ہم سے مدد نے بیان کیا، ان سے بھی نہ، ان سے تمی نے، ان سے انس بن مالک بن عثیمین نے اور ان سے ابو ہریرہ بن عوف نے بیان کیا کہ اکثر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔ اور معترنے کما کہ میں نے اپنے والد سے نہ، انہوں نے انس بن عوف سے سنا کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے تھے۔

(۷۵۳۸) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ بن عوف سے سن، ان سے نبی کریم ﷺ نے، اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ پروردگار نے فرمایا ہرگناہ کا ایک کفارہ ہے (جس سے وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے) اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے نزدیک مٹک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔

(۷۵۳۹) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قاتا ہے (دوسری سند) اور امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے سعید نے، ان سے قاتا ہے، ان سے ابوالحالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے پروردگار سے

عنہ عن النبی ﷺ یرویہ عن رَبِّهِ قَالَ: ((إِذَا تَقْرَبَ الْعَنْدَ إِلَيْ شِبْرَا تَقْرَبَتْ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقْرَبَ مِنِي ذِرَاعًا تَقْرَبَتْ مِنِي بَاغًا، وَإِذَا أَتَانِي مَشْتَأْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)).

(۷۵۳۷) - حدثنا مُسْدَدٌ، عن يحيى عن النبِيِّ، عن أنسِ بن مالك، عن أبي هريرة، عن أبي هريرة قال: رَبِّما ذَكَرَ النبِيُّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَقْرَبَ الْعَنْدَ مِنِي شِبْرَا، تَقْرَبَتْ مِنِي ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقْرَبَ مِنِي ذِرَاعًا، تَقْرَبَتْ مِنِي بَاغًا أَوْ بُوغا)). [راجع: ۷۴۰۵]. وَقَالَ مُعْمَرٌ: سَمِعْتُ أَبِي سَعِيدَ أَنَّهَا عَنِ النبِيِّ ﷺ یرویہ عن رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. حدیث اور باب میں مطابقت ظاہر ہے۔

(۷۵۳۸) - حدثنا آدم، حدثنا شعبہ، حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قال: سمعت أبا هريرة عن النبِيِّ ﷺ یرویہ عن رَبِّكُمْ قَالَ: ((لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَارَةٌ، وَالصَّوْمُ لِي، وَأَنَا أَجزِي بِهِ، وَلَخُلُوفَ فِيمَ الصَّائمِ أطْبَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمَسْنَكِ)). [راجع: ۱۸۹۴].

اس حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے۔

(۷۵۳۹) - حدثنا حفصُ بنُ عمرٍ، حدثنا شعبہ، عن قَنَادَةَ حَ وَقَالَ لَهُ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْبَعَ، عن سَعِيدٍ، عن قَنَادَةَ، عن أَبِي الْغَالِيَةِ، عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النبِيِّ ﷺ فيما یرویہ عن رَبِّهِ

روایت کیا پروردگار نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ  
یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اور آپ نے یونس کو ان  
کے باپ کی طرف نسبت دی۔

[راجح: ۳۳۹۵] اللہ سے آنحضرت ﷺ کا خود براہ راست روایت کرنا یعنی باب سے مطابقت ہے۔

(۵۲۰) ۷۵۴۰ ہم سے احمد بن ابی سرتخ نے بیان کیا، کہا ہم کوشابہ نے خبر  
دی، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے معاویہ بن قرہ نے، ان سے  
عبداللہ بن مغفل مزنی ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے دن  
رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی ایک اونٹی پر سوار تھے اور سورہ  
الفتح پڑھ رہے تھے یا سورہ الفتح میں سے کچھ آیات پڑھ رہے تھے۔  
انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ نے اس میں ترجیح کی۔ شعبہ نے کہا یہ  
حدیث بیان کر کے معاویہ نے اس طرح آواز دہرا کر قرأت کی جیسے  
عبداللہ بن مغفل کیا کرتے تھے اور معاویہ نے کہا اگر مجھ کو اس کا  
خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پاس جمع ہو کر ہجوم کریں گے تو میں  
اسی طرح آواز دہرا کر قرأت کرتا جس طرح عبداللہ بن مغفل نے  
آنحضرت ﷺ کی طرح آواز دہرانے کو نقل کیا تھا۔ شعبہ نے کہا میں  
نے معاویہ سے پوچھا اب مغفل کیوں کر آواز دہراتے تھے؟ انہوں  
نے کہا آآآتین تین بار مدد کے ساتھ آواز دہراتے تھے۔

[راجح: ۴۲۸۱] آواز کو دہرا دہرا کر پہلے پست پھر بلند آواز سے پڑھنا ترجیح کلاتا ہے۔

**باب توریت اور اس کے علاوہ دوسری آسمانی کتابوں کی تفسیر**  
اور ترجمہ عربی وغیرہ میں کرنے کا جائز ہونا  
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی نو شنی میں کہ ”پس تم توریت لاو اور  
اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔“

(۵۲۱) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے ابوسفیان بن حرب  
نے خبر دی کہ ہر قل نے اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر نی کشم صلی اللہ علیہ  
وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت  
رحم کرنے والا بڑا امیران ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد  
ﷺ کی طرف سے ہر قل کی جانب۔ پھر یہ آیت لکھی تھی کہ اے

قال: ((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ  
مِنْ يُونُسَ بْنَ مَتَّى)) وَنَسْبَةً إِلَى أَبِيهِ.

[راجح: ۳۳۹۵]

۷۵۴۰ - حدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ أَبِي سُرْبَيْحٍ،  
أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ  
فُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْفُلِ الْمَزَّانِيِّ قَالَ:  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ  
أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قَالَ: فَرَأَخْرَجَ فِيهَا قَالَ:  
ثُمَّ قَرَأَ مَعَاوِيَةً يَخْكُمْ قِرَاءَةَ ابْنِ مَعْفُلٍ  
وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْمِعَ النَّاسُ عَلَيْنِكُمْ  
لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعَ ابْنُ مَعْفُلٍ يَخْكُمُ التَّبَّيِّنَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمَعَاوِيَةَ:  
كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْفُهُ؟ قَالَ إِنَّمَا هُوَ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ.

[راجح: ۴۲۸۱]

۱۵ - بَابٌ مَا يَجْوُزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْزِعَةِ  
وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: هُوَ فَلَتُورِا بِالتَّوْزِعَةِ فَاتَّلُوْهَا  
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٩﴾.

۷۵۴۱ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو  
سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَاهُ تَرْجِمَانَهُ،  
ثُمَّ دَعَاهُ بِكِتَابِ التَّبَّيِّنِ ﷺ فَقَرَأَهُ بِسِمِّ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلٍ وَهُبَّيَا أهْلَ الْكِتَابِ

تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۝  
كِتَابٌ وَالوْ! اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں کیساں مانی جاتی ہے آخر  
آیت تک۔ [راجع: ۷]

**لَشَّيْخ** اس سے امام بخاری نے ترجمہ کا جواز نکلا۔ آنحضرت ﷺ نے ہر قل کو عربی زبان میں خط لکھا حالانکہ آپ جانتے تھے کہ ہر قل عربی نہیں سمجھتا اور اس لیے اس نے ترجمان کو بلایا تو گویا آپ نے ترجمہ کی اجازت دی۔ اس باب سے حضرت امام بخاری نے ان یہودوں کا رد کیا جو آسمانی کتابوں یا اور دوسری کتابوں مثلاً حدیث کی کتابوں کا ترجمہ دوسری زبان میں کرنا، بتر نہیں جانتے اور اس آیت سے اس پر اس طرح استدلال کیا کہ تورات اصل عبرانی زبان میں تھی اور عربوں کو لا کر سنانے کا جو اللہ نے حکم دیا تو یقیناً اس کا مطلب یہ ہو گا کہ عربی میں ترجمہ کر کے سناؤ کیونکہ عرب لوگ عبرانی زبان نہیں سمجھتے تھے اور ترجمہ اور تفسیر کے جواز پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔

(۵۳۲) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا، انہیں علی بن مبارک نے خبر دی، انہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انہیں ابو سلمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی میں پڑھتے اور مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ اس کی تکذیب، بلکہ کہو کہ ہم اللہ اور اس کی تمام نازل کی ہوئی کتابوں پر ایمان لائے۔ الآیہ۔

۷۵۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ عَمْرٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَبَارِكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَفْرُوْنَ التُّورَّةَ بِالْغَيْرَانِيَّةِ، وَيَفْسُرُونَهَا بِالْغَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ الله ﷺ: ((لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ ۝ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أَنْزَلَ لَهُ ۝)) الآیہ۔ [راجع: ۴۴۸۵]

باب کا مطلب اس حدیث سے یوں لکلا کہ اگر اہل کتاب عجیب ہیں تو ان کی کتاب کا ترجمہ بھی وہی ہو گا جو اللہ کی طرف سے اترتا۔ امام یحییٰ نے کہا کہ اللہ کا کلام باختلاف لغات مختلف نہیں ہوتا۔

(۵۳۳) ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور عورت لائے گئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے یہودیوں سے پوچھا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کا منہ کلا کر کے انہیں رسوا کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر توریت لاو اور اس کی تلاوت کرو اگر تم چے ہو چنانچہ وہ (توریت) لائے اور ایک شخص سے جس پر وہ مطمئن تھے کہا کہ اے اعور! پڑھو۔ چنانچہ اس نے پڑھا اور جب اس کے ایک مقام پر پہنچا تو

۷۵۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي أَيْوبَ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ وَأَمْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لِلْيَهُودِ: ((مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا؟)) قَالُوا: نَسْخَمُ وَجُوْهَرَهُمَا وَنُخْزِيَهُمَا قَالَ: ((فَأَتُوا بِالْتُّورَّةَ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)) فَجَاءُوْا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمْنُ بَرْضَوْنَ يَا أَغْوَرُ أَفْرَا فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ

اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس میں آیت رجم بالکل واضح طور پر موجود تھی، اس نے کہا۔ اے محمد! ان پر رجم کا حکم تو داقتی ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں۔ چنانچہ دونوں رجم کئے گئے۔ میں نے دیکھا کہ مرد عورت کو پھر سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

اس حدیث سے باب کامطلب یوں نکلا کہ آنحضرت ﷺ عربانی زبان نہیں جانتے تھے پھر جو آپ نے حکم دیا کہ قورۃ لا کر سناؤ۔ گویا ترجمہ کرنے کی اجازت دی۔

باب نبی کرم ﷺ کا ارشاد کہ قرآن کا جید حافظ قیامت کے دن لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہو گا جو عزت والے اور خدا کے تابع دار ہیں اور یہ فرماتا کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

قرآن مجید کو فصاحت و بلاغت کے ساتھ جانے اور الفاظ کے معانی و مطالب کو سمجھنے اور اچھی رقت آمیز آواز سے اس کو پڑھنے والا قرآن مجید کا ماہر کہا جا سکتا ہے۔ اسی کی فضیلت بیان ہو رہی ہے۔ اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہی غرض ہے کہ تلاوت یا حفظ کئی طرح پر ہے کوئی جید کوئی غیر جید کوئی خوش آوازی کے ساتھ کوئی بد آوازی کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ تلاوت اور حفظ قاری کی صفت ہے اور یہ تکون ہے۔

(۷۵۳۴) ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے ابن الی حازم نے بیان کیا، ان سے یزید نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رض نے کہ انسوں نے نبی کرم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے اچھی آواز سے پڑھنے پر نبی کے قرآن مجید کو سنتا ہے۔

منہا فَوَاضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكُمَا نُكَاتَتْهُ يَبْيَنُنَا فَأَمَرْتُ بِهِمَا فَرُجِمُوا فَرَأَيْتُهُ يُعْجَانِي عَلَيْهَا الْعِجَارَةَ۔ [راجح: ۱۳۲۹]

اس حدیث سے باب کامطلب یوں نکلا کہ آنحضرت ﷺ عربانی زبان نہیں جانتے تھے پھر جو آپ نے حکم دیا کہ قورۃ لا کر سناؤ۔ گویا ترجمہ کرنے کی اجازت دی۔

#### ۵۲ - باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ :

((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ سَفَرَةِ الْكِرَامِ الْبُرَّةِ، وَرَأَيُوْا الْقُرْآنَ بِأصْوَاتِكُمْ)).

قرآن مجید کو فصاحت و بلاغت کے ساتھ جانے اور الفاظ کے معانی و مطالب کو سمجھنے اور اچھی رقت آمیز آواز سے اس کو پڑھنے والا قرآن مجید کا ماہر کہا جا سکتا ہے۔ اسی کی فضیلت بیان ہو رہی ہے۔ اس باب کے لانے سے امام بخاری کی یہی غرض ہے کہ تلاوت یا حفظ کئی طرح پر ہے کوئی جید کوئی غیر جید کوئی خوش آوازی کے ساتھ کوئی بد آوازی کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ تلاوت اور حفظ قاری کی صفت ہے اور یہ تکون ہے۔

(۷۵۳۵) ہم سے ابراہیم بن حمزہ، حدثنا ابراہیم بن ابی حازم، عن یزید، عن حدثني ابْنُ ابِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَعَى النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنٍ الصَّوْنُ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ)).

[راجح: ۵۰۲۳]

(۷۵۳۶) ہم سے نبی بن بکیر نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شاسب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقہ بن وقاری، اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی عائشہ رضی اللہ عنہ کی بات کے سلسلہ میں جب تھمت لگانے والوں نے ان پر تھمت لگائی تھی اور ان راویوں میں سے ہر ایک نے واقعہ کا ایک ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے بتایا

پھر میں روتے روتے اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ جب میں اس تھمت سے بری ہوں تو اللہ تعالیٰ میری برات کرے گا، لیکن واللہ! اس کا مجھے گمان بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں قرآن کی آیات نازل ہوں گی جن کی قیامت تک تلاوت کی جائے گی اور میرے خیال میں میری حیثیت اس سے بہت کم تھی کہ اللہ میرے بارے میں پاک کلام نازل فرمائے جس کی تلاوت ہو اور اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیت نازل کی ”بلاشبہ وہ لوگ جنوں نے تھمت الگلی“ پوری دس آیتوں تک۔

(۷۵۳۶) ہم سے ابو عیم نے بیان کیا، کہا ہم سے مسخر نے، ان سے عدی بن ثابت نے، میرا یقین ہے کہ انہوں نے براء بن عازب سے نقل کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ عشاء کی نماز میں والیں والزیتون پڑھ رہے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے زیادہ بہترین آواز سے قرآن پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں سنایا۔ انہوں نے سن ۴۲۳ میں رے کوچ کیا۔ حضرت علی رضا کے ساتھ جگ نہروان میں شریک ہوئے۔ بہ زمانہ مصعب بن زیبر کوفہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ دارضاه۔

(۷۵۳۷) ہم سے حاجج بن منہال نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، ان سے ابو بشر نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا اور ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپ کر تبلیغ کرتے تھے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے۔ مشرکین جب سنتے تو قرآن کو برا بھلا کتے اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ”اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بست پست۔“

(۷۵۳۸) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے ان سے

طائفۃ من الحدیث قالت : فاضطجعت  
علی فراشی وَأَنَا حِينَذِ اغْلَمُ أَنِي بِرَبِّي،  
وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنَّ وَاللَّهَ مَا كُنْتَ أَظْنَ  
أَنَّ اللَّهَ يُنَزِّلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُنَزِّلُ وَلَشَأْنِي  
فِي نَفْسِي كَانَ أَخْفَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي  
بَأْفَرِ يُنَزِّلِي، وَأَنَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هُبَان  
الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ غَصْنَةً مِنْكُمْ  
الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلُّهَا۔ [راجع: ۲۵۹۳]

۷۵۴۶ - حدثنا أبو نعيم، حدثنا مسفر، عن عدي بن ثابت أرأه عن البراء قال: سمعت النبي ﷺ يقول في العشاء هؤلؤتين والزريقون) فما سمعت أحداً أحسن صوناً أو قراءة منه. [راجع: ۷۶۷]

حضرت براء بن عازب رض ابو عمارة الصاری حارثی ہیں۔ انہوں نے سن ۴۲۳ میں رے کوچ کیا۔ حضرت علی رضا کے ساتھ جگ نہروان میں شریک ہوئے۔ بہ زمانہ مصعب بن زیبر کوفہ میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ دارضاه۔

۷۵۴۷ - حدثنا حجاج بن منهال، حدثنا هشیم، عن أبي بشر، عن سعيد بن جعفر، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان النبي ﷺ متوارياً بمكة، وكان ينزله صونته فإذا سمع المشركون سموا القرآن ومن جاء به فقال الله عز وجل لنسمه ﷺ ولا تجهز بصلاتك ولا تخافت بها). [راجع: ۴۷۲۲]

۷۵۴۸ - حدثنا إسماعيل، حدثني مالك، عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن أبيه، أنه أخبره أن آبا سعيد الخذري رضي الله

کما میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کو اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ پس جب تم اپنی بکریوں میں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز کے ساتھ دو کیونکہ موزن کی آواز جمال تک بھی پہنچے گی اور اسے جن و انس اور دوسری جو چیزوں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائے۔

عَنْهُ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَأَكَ تُحِبُّ الْقَمَّ وَالنَّادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَيْرِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَاقْتُلْنَاهُ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنَّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهَدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ۶۰۹]

**لِتَشْرِيكِ** اس باب کی پہلی حدیث میں قرآن کو اچھی آواز سے زینت دینے کا، دوسری حدیث میں اس کی حلاوت کا، تیسرا حدیث میں قرأت کی عدمگی خوش آوازی کا، چوتھی حدیث میں قرأت بلند یا پست آواز سے کرنے کا، پانچھیں حدیث میں اذان بلند آواز سے دینے کا بیان ہے۔ ان سب احادیث سے امام بخاریؓ نے یہ نکلا کہ قرأت اور چیز ہے قرآن اور چیز ہے۔ قرأت ان صفات سے متصف ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ قاری کی صفت اور مخلوق ہے برخلاف قرآن کے کہ وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔

(۵۳۹) ۷۵۴۹ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفِيَّا، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمَّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسَهُ فِي حَجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ۲۹۷]

هم سے قبیصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ان کی والدہ نے اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ بنی کرم مشریعہ اس وقت بھی قرآن پڑھتے تھے جب آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حالت حیض میں ہوتی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ میں مشور تین خاتون حرم محترم رسول کرم مشریعہؓ بن کے بہت سے مناقب ہیں۔ بخاریؓ ۱/۱۷، رمضان سن ۷۵ھ میں منگل کی رات میں انتقال فرمایا اور رات ہی کو بقعیج میں دفن ہوئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھا لیا۔ پس باب سورہ مزمل میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ”پس قرآن میں سے

۵۳ - باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَاقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ)

وہ پڑھوجو تم سے آسانی سے ہو سکے (یعنی نماز میں) (۵۵۰) ۷۵۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ، عَنْ عَفَّيْلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي غَرْوَةُ أَنَّ الْمُسْنَوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرُّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْفَارِيِّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَمْعَتْ لِقُرَاءَتِهِ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ

دوں تکن میں نے صبر سے کام لیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گروں میں اپنی چادر کا پھند الگاریا اور ان سے کہا تمہیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی ہے میں نے ابھی تم سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول کرم ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹے ہو، مجھے خود آنحضرت ﷺ نے اس سے مختلف قرأت سکھائی ہے جو تم پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ میں انہیں لکھنچتا ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کیا کہ میں نے اس شخص کو سورۃ الفرقان اس طرح پڑھتے سا جو آپ نے مجھے نہیں سکھائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں ان سے سن چکا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ اے عمر! اب تم پڑھو! میں نے اس قرأت کے مطابق پڑھا جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح بھی نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن عرب کی سات بولیوں پر اتارا گیا ہے۔ پس تمہیں جس قرأت میں سکولت ہو پڑھو۔

اس حدیث سے حضرت امام بخاری نے یہ نکلا کہ قرأت اور چیز ہے اور قرآن اور چیز ہے اس لیے قرأت میں اختلاف ہو سکتا ہے جیسے عمر بن الخطب اور ہشام بن عاصی کی قرأت میں ہوا۔ مگر قرآن میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قرأت قرآن میں سب سے زیادہ آسان سورۃ فاتحہ ہے۔ لہذا وہ بھی اس میں داخل ہے۔ یہ بھی مطلب ہے کہ جہاں سے قرآن مجید یاد ہو وہاں سے قرأت کر سکتے ہو اور جتنا آسانی سے قرأت کر سکواتا ہی قرأت کرو۔ امام کو خاص ہدایت ہے کہ وہ قرأت کے وقت مقتدیوں کا ضرور لحاظ رکھے۔

### باب سورۃ قمر میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

”اور ہم نے قرآن مجید کو سمجھنے یا یاد کرنے کے لیے آسان کیا ہے“ اور نبی کرم ﷺ نے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی امر آسان کیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ ”میسر“ بمعنی تیار کیا گیا (آسان کیا گیا) اور مجید ہے کہا کہ ”یسروا القرآن بلسانک“ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس کی قرأت کو تیری زبان میں آسان کر دیا۔ یعنی اس کا پڑھنا تھجھ پر آسان کر دیا۔ اور مطر الوراق نے کہا کہ ”ولقد یسروا القرآن للذکر فھل من للذکر فھل من مذکر“ فہل: هلن من طالب علم فیغان

اللہ ﷺ قلتُ إني سمعتُ هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها فقال ((أَرْسَلْتَ أَفْرَايا هِشَامَ)) فقرأ القراءة التي سمعتها فقال رسول الله ﷺ: ((كَذَلِكَ أَنْزَلْتَ)) ثم قال رسول الله ﷺ: ((أَفْرَايا عمرٌ)) فقرأ أشيء القراءة التي أقرأني فقال: ((كَذَلِكَ أَنْزَلْتَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلْتَ عَلَى سَبْعَةِ أَخْرَفٍ فَافرُوا مَا تَيَسَّرَ منه)). [راجع: ۲۴۱۹]

علیہ؟

قرآن کی خواہش رکھتا ہو پھر اللہ اس کی مدد نہ کرے؟

(۵۵۵۱) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوہاب نے، ان سے یزید نے کہ مجھ سے مطرف بن عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے عمران بن شٹو نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! پھر عمل کرنے والے کس لیے عمل کرتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

**لشیخ** [یعنی جس کی قسم میں جنت ہے اس کو خود بخود اعمال خیر کی توفیق ہو گی وہ نیک کاموں میں راغب ہو گا اور جس کی تقدیر میں دوزخ ہے اس کو نیک کاموں سے نفرت اور برے کاموں کی رغبت ہو گی۔ یہ دونوں احادیث اپر گزر ہی ہیں۔ یہاں لفظ تیسری کی مناسبت سے ان کو لائے۔

(۵۵۵۲) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور اور اعمش نے، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انہوں نے ابو عبد الرحمن اسلی سے اور انہوں نے علی بن شٹو سے کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں تھے۔ پھر آپ نے ایک لڑکی لی اور اس سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنم میں یا جنت میں لکھا ہے جا چکا ہو۔ صحابہ نے کہا پھر ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ جس شخص نے بخشش کی اور تقویٰ اختیار کیا۔ آخر آیت تک۔

### باب اللہ تعالیٰ کا سورہ بروج میں فرمانا

”بلکہ وہ عظیم قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔“ اور سورہ طور میں فرمایا۔ ”اور طور پہاڑ کی قسم اور کتاب کی قسم جو مسطور ہے۔“ قادہ نے کہا مسطور کے معنی لکھی گئی اور اسی سے ہے یہ سطروں یعنی لکھتے ہیں۔ فی ام الکتاب یعنی مجموعی اصل کتاب میں یہ جو سورہ قن میں فرمایا مایل لفظ من قول اس کا معنی یہ ہے کہ جوبات وہ منہ سے نکالتا ہے اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا نیکی اور بدی یہ فرشتہ لکھتا ہے۔ یحرفون الجلم عن مواضعہ

۷۵۵۱ - حدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ يَزِيدُ: حَدَّثَنِي مُطَرْفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ زَادَهُ اللَّهُ شَرَفَهُ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَالَمُونَ؟ قَالَ : ((كُلُّ مُسِرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) . [راجع: ۶۵۹۶]

لشیخ میں دوزخ ہے اس کو نیک کاموں سے نفرت اور برے کاموں کی رغبت ہو گی۔ یہ دونوں احادیث اپر گزر ہی ہیں۔ یہاں لفظ تیسری کی مناسبت سے ان کو لائے۔

۷۵۵۲ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنَّدَرٌ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَعْدًا سَعْدًا بْنَ عَيْنَدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلَىٰ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَّاتَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُبِّبَ مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالُوا: أَلَا نَتَكَلَّ؟ قَالَ: ((أَغْمَلُوا فَكُلُّ مُسِرٌ هُوَ مَا مِنْ أَغْطَى وَأَنْقَى)) الآیة۔

[راجع: ۱۳۶۲]

### ۵۵ - باب قول اللہ تعالیٰ:

﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ﴾  
 ﴿وَالْطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْتُطُورٍ﴾ قَالَ قَنَادَةُ مَكْتُوبٍ يَسْنَطُرُونَ: يَخْطُونَ فِي أَمَ الْكِتَابِ جُمْلَةُ الْكِتَابِ وَأَصْلُهُ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُبِّبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَكْتُبُ الْغَيْرُ وَالشَّرُّ يَحْرُفُونَ: يُزَيْلُونَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ

لغنوں کو اپنے ٹھکانوں سے ہٹادیتے ہیں کیونکہ اللہ کی کتاب میں سے کوئی لفظ بالکل نکال ڈالنا یہ کسی سے نہیں ہو سکتا مگر اس میں تحریف کرتے ہیں یعنی ایسے معنی بیان کرتے ہیں جو اس کے اصلی معنی نہیں ہیں۔ وان کناعن دراستہم میں دراست سے تلاوت مراد ہے واعیہ جو سورہ حافظہ میں ہے یاد رکھنے والا۔ تعیہا یعنی یاد رکھے اور یہ جو سورہ یونس میں ہے) واوْحَى إِلَى هَذَا الْقُرْآنَ لِأَنذِرْكُمْ بِمِنْ كُمْ سے خطاب مکہ والوں کو ہے و من بلع سے دوسرے تمام جہان کے لوگ ان سب کو یہ قرآن ڈرانے والا ہے۔

امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا۔

(۵۵۳) کماہم سے معتبر نے بیان کیا، کماہم نے اپنے والد سليمان سے نا، انہوں نے قادہ سے، انہوں نے ابو رافع سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب خلقت کا پیدا کرنا ٹھرا چکا (یا جب خلقت پیدا کرچکا) تو اس نے عرش کے اوپر اپنے پاس ایک کتاب لکھ کر رکھی اس میں یوں ہے میری رحمت میرے غھے پر غالب ہے یا میرے غھے سے آگے بڑھ چکی ہے۔

[راجع: ۳۱۹۴] [تشریح] حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ اپنی کتاب باب خلق افعال العباد میں کہا کہ قرآن مجید یاد کیا جاتا ہے، کہا جاتا ہے، زبانوں سے پڑھا جاتا ہے۔ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو تکوّن نہیں ہے۔ مگر کافر سیاہی اور جلدی یہ سب چیزیں تکوّن ہیں۔ مضمون باب میں کتب سابقہ کی تحریف کا ذکر ہے آج کل جو شیخ تورۃ و انھیل کے نام سے دنیا میں مشہور ہیں ان میں تحریف لفظی اور معنوی ہر دو طرح سے موجود ہے۔ اسی لیے اس پر اجماع ہے کہ ان کتابوں کا مطالعہ اور اشتھنال مغبوط الائیمان لوگوں کے لیے جائز ہے جو ان کا رد کرنے اور جواب دینے کے لیے پڑھیں۔ آخر میں لوح محفوظ عرش کے پاس ہے۔ حدیث سے یہ بھی لکھتا ہے کہ صفات افعال میسے رحم اور غصب وغیرہ یہ حدیث ہیں ورنہ قسم میں سابقہ اور مسبوقت نہیں ہو سکتا۔

(۵۵۴) مجھ سے محمد بن غالب نے بیان کیا، ان سے محمد بن اسماعیل بھری نے بیان کیا، کماہم سے معتبر بن سليمان نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے نا، انہوں نے کہا کہ ہم سے قادہ نے بیان کیا، ان سے ابو رافع نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نا، آپ نے فرمایا کہ اللہ

بُرْيَل لفظِ کتابِ من كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ،  
وَلَكُنْهُمْ يَحْرُفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ  
دِرَاسَتْهُمْ تَلَاقُتْهُمْ وَاعْيَةً: حَافِظَةً وَتَعْيَاهَا  
تَحْفَظُهَا وَأُوحِيَ إِلَيْهِ هَذَا الْقُرْآنَ  
﴿لَأَنذِرْكُمْ بِهِ﴾ يَغْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ  
هَذَا الْقُرْآنَ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ.  
وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ حَيَّاطٍ :

۷۵۵۳ - حَدَّثَنَا مُعَمِّرٌ سَمِعَتْ أَبِي عَنْ  
قَنَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَنَا قَضَى اللَّهُ الْعَلْقَافَ  
كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ - أَوْ قَالَ -  
سَمِعَتْ رَحْمَقَ غَصَبَيَ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ  
الْأَرْضِ)).

[راجع: ۳۱۹۴]

۷۵۵۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ،  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعَمِّرٌ  
سَمِعَتْ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا قَنَادَةَ أَنَّ أَبَا  
رَافِعٍ حَدَّثَهُ اللَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک مکتب لکھا کہ میری رحمت میرے غصب سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ یہ اس کے پاس عرش کے اوپر لکھا ہوا ہے۔

((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ، إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَصَبَيِ فَهُوَ مَكْتُوبٌ عَنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ)).

[راجع: ۳۱۹۴]

**لئے تجھے** اگلی روایت میں یہ گزرا کہ خلقت پیدا کرنے کے بعد یہ کتاب لکھی تو دونوں میں اختلاف ہوا۔ اس کا جواب یہی دیا ہے کہ قضی الخلق سے یہی مراد ہے کہ پہلے خلقت کا پیدا کرنا مخان لیا اگر یہ مراد ہو کہ پیدا کرچکا تب بھی موافقت اس طرح ہو گی کہ اس حدیث میں پیدا کرنے سے پہلے کتاب لکھنے سے یہ مراد ہے کہ کتاب لکھنے کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ ازل میں کرچکا تھا اور خلقت پیدا کرنے سے پہلے وہ موجود تھا۔

**باب سورۃ صفات میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد** ”اور اللہ نے پیدا کیا تمہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو۔“ اور سورۃ قمر میں فرمایا ”بلاشبہ ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا۔“ اور مصوروں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔ اور سورۃ اعراف میں فرمایا ”بلاشبہ تمہارا مالک اللہ وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو چھے دونوں میں پیدا کیا۔ پھر زمین آسمان بنا کر تخت پر چڑھا۔ رات کو دن سے ڈھانپتا ہے اور دن کو رات سے۔ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے دوڑتے رہتے ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تالیع ہیں۔ ہاں سن لو! اسی نے سب کچھ بنا لیا اسی کا حکم چلتا ہے۔ اللہ کی ذات بست بابرکت ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ اللہ نے امر کو خلق سے الگ کیا تب تو یوں فرمایا۔ اور نبی کریم ﷺ نے ایمان کو بھی عمل کہا۔ ابوذر اور ابو ہریرہؓ نے بتاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”یہ بدله ہے اس کا جو وہ کرتے ہے۔“ قبیلہ عبدالقیس کے وفادے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ ہمیں آپ چند ایسے جامع اعمال بتا دیں جن پر اگر ہم عمل کر لیں تو جنت میں داخل ہو جائیں تو آنحضرت ﷺ نے انسیں ایمان، شادت، نماز، قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا۔ اسی طرح آپ نے ان سب چیزوں کو عمل قرار

## ۵۶ - باب قول اللہ تعالیٰ:

هُوَ اللَّهُ خَلَقْكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦﴾ إِنَّا كُلُّنَا  
شَيْءٌ خَلَقْنَاهُ بِقَدْرِهِ وَيَنَالُ لِلْمُصْوَرِينَ:  
أَخْيَا مَا خَلَقْنَا مَا خَلَقْنَا مَا خَلَقْنَا هُوَ اللَّهُ الَّذِي  
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ  
اسْتَوَى عَلَى الْقَرْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ  
يَطْلُبُهُ حَتَّىٰ، وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ  
مُسَخَّرَاتٍ بِإِمْرِهِ إِلَّا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ  
تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٧﴾ قَالَ ابْنُ عَيْنَةَ  
يَبْيَنُ اللَّهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ بِلِقَوْلِهِ تَعَالَى:  
هُوَ لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَسَمِّيَ النَّبِيُّ ﷺ  
الإِيمَانَ عَمَلاً قَالَ أَبُو ذَرٍّ: وَأَبُو هُرَيْرَةَ  
سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:  
إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ، وَقَالَ:  
جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفَدْ عَبْدِ  
الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُرِنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ  
عَمِلْنَا بِهَا دَحَلْنَا الْجَنَّةَ، فَأَمْرَهُمْ بِالإِيمَانِ  
وَالشَّهَادَةِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ  
فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلُّهُ عَمَلاً.

ریا۔

**شیخ** باب کے ذیل میں ذکر کردہ آیات اور احادیث سے المحدث کا رد ہب ثابت ہوتا ہے کہ بندہ اور اس کے افعال دونوں اللہ کے مخلوق ہیں کیونکہ خالق اللہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے فرمایا ہل من خالق اللہ اور امام بخاری خلق افعال العباد میں یہ حدیث لائے ہیں۔ ان اللہ یصنع کل صانع و صنعتہ یعنی اللہ ہی ہر کارگیر اور اس کی کار بناتا ہے اور رد ہوا معترض اور قدریہ اور شیعہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق بتاتے ہیں۔

(۵۵۵۷) ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا، ان سے عبد الوہاب نے، کہا ہم سے ایوب سختیانی نے، ان سے ابو قلابة اور قاسم تیمی نے، ان سے زہم نے بیان کیا کہ اس قبیلہ جرم اور اشعریوں میں محبت اور بھائی چارہ کا معاملہ تھا۔ ایک مرتبہ ہم ابو موسیٰ اشعری رضا کے پاس تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا۔ ان کے ہاں ایک بنی تم اللہ کا بھی شخص تھا۔ غالباً وہ عرب کے غلام لوگوں میں سے تھا۔ ابو موسیٰ رضا کے پاس اپنے پاس بلایا تو اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا ہے اور اسی وقت سے قسم کھالی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤ گا۔ ابو موسیٰ رضا کے نے کہا، سنو! میں تم سے اس کے متعلق ایک حدیث رسول کشمیں شیعیت کی بیان کرتا ہوں۔ میں آنحضرت شیعیت کے پاس اشعریوں کے کچھ افراد کو لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آنحضرت شیعیت نے فرمایا کہ واللہ! میں تمہارے لیے سواری کا انتظام نہیں کر سکتا، نہ میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے جسے میں تمہیں سواری کے لیے دوں۔ پھر آنحضرت شیعیت کے پاس مال غنیمت میں سے کچھ اونٹ آئے تو آنحضرت شیعیت نے ہمارے متعلق پوچھا کہ اشعری لوگ کیا ہیں؟ چنانچہ آپ۔۔۔ ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم انہیں لے کر چلے تو ہم نے اپنے عمل کے متعلق سوچا کہ آنحضرت شیعیت نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری کے لیے کوئی جائز نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جائز ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں۔ ہم نے سوچا کہ آنحضرت شیعیت اپنی قسم بھول گئے ہیں واللہ! ہم کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔ ہم واپس آنحضرت شیعیت کے پاس پہنچے اور آپ سے

۷۵۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ، حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ أَبِيهِ قِلَّابَةَ وَالْفَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدِمِ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكَانَ عِنْدَ أَبِيهِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرَبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ الَّذِي كَانَهُ مِنَ الْمَوَالِيِّ فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُكُمْ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ لَا أَكُلُّهُ فَقَالَ: هَلْمُ فَلَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْرَةِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَخْمِلُهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَخْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَخْمِلُكُمْ فَأَتَى الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَبَّ إِلَيْهِ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: أَيْنَ النَّفْرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ فَأَمَرَ لَهُ بِخَمْسٍ ذُوْدٍ غَرَّ الدُّرَّيِّ ثُمَّ انطَّلَقَ فَلَمَّا نَأْتَنَا مَا صنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَخْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا تَهْلِكَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبْدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَلَقَنَاهُ اللَّهُ فَقَالَ: (لَسْتَ أَنَا أَخْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ،

صورت حال کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سواری نہیں دے رہا ہوں بلکہ اللہ دے رہا ہے۔ واللہ! میں اگر کوئی قسم کھا لیتا ہوں اور پھر بھائی اس کے خلاف میں دیکھتا ہوں تو میں وہی کرتا ہوں جس میں بھائی ہوتی ہے اور قسم کا لفڑا دے دیتا ہوں۔

[راجح: ۳۱۳۳] اس حدیث کو امام بخاری رض یہاں اس لیے لائے کہ بندے کے انفال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے جب تو آخرت پڑھیں نے یہ فرمایا کہ میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

(۷۵۵۶) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے قرہ بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابو جمرہ ضبعی نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رض سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انہوں نے کما کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں اور ہم آپ کے پاس صرف باحرمت میمیزوں میں ہی آسکتے ہیں۔ اس لیے آپ کچھ ایسے جامع احکام ہمیں بتاتے تھے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں تو جنت میں جائیں اور ان کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آخرت پڑھیں نے فرمایا کہ میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار کاموں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ یہ اس کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور غیرت میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں اور تمہیں چار کاموں سے روکتا ہوں۔ یہ کہ کدو کی توبی اور لکڑی کے کریدے ہوئے برتن اور روغنی برتوں اور سبز لاکھی برتوں میں مت پیا کرو۔

یہاں حضرت امام بخاری اس حدیث کو اس لیے لائے کہ اس میں ایمان کو عمل فرمایا تو ایمان بھی اور اعمال کی طرح مخلوق الہی ہو گا۔

(۷۵۵۷) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے لیث نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا، ان سے قاسم بن محمد نے بیان کیا اور ان سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویروں کو بنانے والوں پر قیامت میں

ابنی وَاللَّهُ لَا أَخِيلُ عَلَى يَعْيَنِ فَارَى  
بَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ  
وَتَحَلَّتْهَا)).

[راجح: ۳۱۳۳]

(۷۵۵۸) حدثنا عمرُو بْنُ عَلَيْ، حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا قُرَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا  
أَبُو جَمْرَةَ الصُّبْعِيَّ قَلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ  
فَقَالَ: قَدِيمٌ وَقَدِيمٌ عَنِ الْفَقِيسِ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوا: إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْمُشْرِكِينَ  
مِنْ مُصْرَرٍ وَإِنَا لَا نَصِيلُ إِلَيْكُمْ إِلَّا فِي أَشْهَرِ  
حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمْلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ  
ذَهَلْنَا الْجُنَاحَةَ وَنَدَغُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَأَنَا قَالَ:  
((أَمْرُكُمْ بِإِيمَانٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ،  
أَمْرُكُمْ بِإِيمَانٍ بِاللَّهِ وَهُنَّ تَذَرُونَ مَا  
الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،  
وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَتَعْطُوا مِنَ  
الْمَغْفِرَةِ الْخَمْسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: لَا  
تَشْرِبُوا فِي الدَّبَّابِ، وَالنَّقْرِ، وَالظُّرُوفِ  
الْمُزْفَقَةِ وَالْحَنْتَمَةِ)). [راجح: ۵۳]

(۷۵۵۹) حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا  
اللينث، عن نافع، عن القاسم بن محمد،  
عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قال: ((إن أصحاب

عذاب ہو گا اور ان سے کماجائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ۔

**تَسْبِيحٌ** مراد وہ لوگ ہیں جو تصویریں بناتا حال جان کر بنائیں وہ کافری ہوں گے۔ بعضوں نے کہا یہ بطور زجر کے ہے کیونکہ مسلمان یہیش کے لیے عذاب میں نہیں رہ سکتا۔

(۷۵۵۸) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، ان سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تصویریوں کے بنانے والوں پر قیامت میں عذاب ہو گا اور ان سے کماجائے گا کہ تم نے جو بنایا ہے اسے زندہ بھی کرو۔

(۷۵۵۹) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، ان سے ابن فضیل نے بیان کیا، ان سے عمرہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور انسوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس شخص سے حد سے تجاوز کرنے والا اور کون ہے جو میری خلوق کی طرح خلوق بناتا ہے۔ ذرا وہ پنچے کا دانہ پیدا کر کے تو دیکھیں یا گیوں کا ایک دانہ یا جو کا ایک دانہ پیدا کر کے تو دیکھیں۔

**تَسْبِيحٌ** اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حیوان بناتا تو بت مسئلک ہے بھلا بناتا ہی کی قسم سے جو حیوان سے ادنیٰ تر ہے کوئی دانہ یا پھل بنادیں۔ جب بناتا بھی نہیں بناتے تو بھلا حیوان کیا بنائیں گے۔

باب فاسق اور منافق کی تلاوت کا بیان اور اس کا بیان کہ ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔

**تَسْبِيحٌ** اس باب کو لاگر امام بخاری نے وہی مسئلک ثابت کیا کہ تلاوت قرآن کے مخالف ہے جب تو تلاوت تلاوت میں فرق وارد ہے کیا معنی منافق اور فاسق کی تلاوت کو فرمایا کہ وہ حلق کے نیچے نہیں اترتی۔ میں تلاوت خلوق ہو گی اور قرآن غیر خلوق ہے۔

(۷۵۶۰) ہم سے ہبہ بن خالد نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے ہبہ نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے تلاوت نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے تلاوت نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے

هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيِوْا مَا خَلَقْتُمْ؟). [راجع: ۲۱۰۵]

- ۷۵۵۸ - حدثنا أبو النعمان، حدثنا حماد بن زيد، عن أثيوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال النبي ﷺ: ((إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة ويقال لهم: أحيوا ما خلقتم؟)). [راجع: ۵۹۵۱]

- ۷۵۵۹ - حدثنا محمد بن العلاء، حدثنا ابن فضيل، عن عمارة، عن أبي زرعة سمع أبا هريرة رضي الله عنه قوله: سمعت النبي ﷺ يقول: ((قال الله عز وجل ومن أظلم ممن ذهب بخلق كخلقي، فليخلقوا ذرة أو ليخلقو حبة أو شعرة)). [راجع: ۵۹۵۳]

**تَسْبِيحٌ** اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حیوان بناتا تو بت مسئلک ہے بھلا بناتا ہی کی قسم سے جو حیوان سے ادنیٰ تر ہے کوئی دانہ یا پھل بنادیں۔ جب بناتا بھی نہیں بناتے تو بھلا حیوان کیا بنائیں گے۔

۵۷ - باب قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَأَصْنَوْا لَهُمْ وَتَلَوَّهُمْ لَا تُجَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ

- ۷۵۶۰ - حدثنا هذبة بن خالد، حدثنا همام، حدثنا قتادة، حدثنا أنس عن أبي

سے انس پریش نے اور ان سے ابو موسیٰ رضا پریش نے کہ بنی کرم شیعیہ نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے تنج کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی اچھا اور اس کی خوبی بھی عمر ہے اور وہ مومن جو نہیں پڑھتا سمجھو کر طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس میں خوبی نہیں اور اس فاقس کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے مردہ کی طرح ہے کہ اس کی خوبی تو اچھی ہے لیکن اس کا مزہ کروا ہے اور جو فاقس قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندر رائے کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی کروا ہے اور کوئی خوبی بھی نہیں۔

مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأَنْرُجَةِ، طَفْعُهَا طَيْبٌ وَرِيحُهَا طَيْبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالْعَنْزَةَ طَفْعُهَا طَيْبٌ، وَلَا رِيحٌ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيْبٌ وَطَفْعُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَفْعُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحٌ لَهَا)).

[راجع: ۵۰۲۰]

**لئے پڑھیجئے** قرآن شریف اپنی جگہ پر اللہ کا کلام غیر خلوق اور بہتر ہے مگر اس کے پڑھنے والوں کے عمل و اخلاق کی بنا پر وہ ریحان اور اندرائیں کے پہلوں کی طرح ہو جاتا ہے۔ مومن مخلص کے قرآن شریف پڑھنے کا فعل خوبی دار ریحان کی طرح ہے اور منافق کے قرآن شریف پڑھنے کا فعل اندرائیں کے پھل کی طرح ہے۔ پس قرآن شریف اللہ کا کلام غیر خلوق اور مومن و منافق کا تلافت کرنا ان کا فعل ہے جو فعل ہونے کے طور پر خلوق ہے۔ ایسا یعنی خارجیوں کے قرآن شریف پڑھنے کا فعل ہے جو حدیث ذیل میں بیان ہوا ہے۔ ان کا یہ فعل خلوق ہے۔ کتب خلق افعال العباد کی خاصہ ہے کہ بندوں کے افعال سب خلوق ہیں۔ جن کا غالق اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔

(۱۵۶۱) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو معمرنے خبر دی، انہیں زہری نے (دوسری صد) امام تخاری رے لما اور بخت سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عنبه بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس بن زیریڈ ایلی نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے کہا مجھ کو تیجی بن عروہ بن زیر نے خبر دی کہ انہوں نے عروہ بن زیر سے سن کہ عائشہ رضی اللہ عنہی نے کہا کہ کچھ لوگوں نے نبی کرم شیعیہ سے کافیوں کے متعلق سوال کیا۔ آنحضرت شیعیہ نے فرمایا ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لوگ بعض ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضرت شیعیہ نے فرمایا کہ یہ صحیح بات وہ ہے جسے شیطان فرشتوں سے سن کر یاد رکھ لیتا ہے اور پھر اسے مرغی کے کٹ کٹ کرنے کی طرح (کافیوں) کے کافیوں میں ڈال

۷۵۶۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الرُّهْبَرِيِّ ح. وَحَدَّثَنِي أَخْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةً، قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَزْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّهُ سَمِعَ عَزْوَةَ بْنَ الرَّبِيعِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ أَنَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْكَهْنَاءِ فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَسُوْا بِشَيْءٍ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يَحْدُثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُلُهَا الْجِنُّ فَيَقْرَرُهَا فِي أَذْنِ وَلِيَهُ، كَفَرَ قَوْةُ الدُّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ

ریتا ہے اور یہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملاتے ہیں۔ فیہ اکثر من مائۃ کذبۃ))۔

[راجع: ۳۲۱۷]

**لشیخ** اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ کہاں کبھی شیطان کے ذریعہ سے اللہ کا کلام اڑایا تھا لیکن اس کا بیان کرنا یعنی تلاوت کرنا برآ ہے منافق کی طرح اسی طرح شیطان کا تلاوت کرنا حالانکہ فرشتے جو اس کلام کی تلاوت کرتے ہیں وہ اچھی ہے تو معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن سے مفارک ہے۔

(۵۶۲) ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مددی بن میمون ازدی نے بیان کیا، کما کہ میں نے محمد بن سیرین سے سنا، ان سے معبد بن سیرین نے بیان کیا اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح دور پھینک دیئے جائیں گے جیسے تیر پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ کبھی دین میں نہیں واپس آسکتے۔ یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ (خود) واپس آجائے۔ پوچھا گیا کہ ان کی علامت کیا ہو گی؟ تو فرمایا کہ ان کی علامت سر منڈوانا ہو گی۔

۷۵۶۲ - حدثنا أبو النعمان، حدثنا مهديٌ بن ميمون، سمعتَ مُحَمَّدَ بنَ سيرينَ يَحْدِثُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سيرينَ، عَنْ أَبي سعيدِ الْخُدَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرُؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعْوِذُونَ فِيهِ حَتَّى يَمْرُدُ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ)) قيل ما سيماهم؟ قال: ((سيماهم التخليق - أو قال - التنسيد)).

**لشیخ** عراق میں سے مشرق کی طرف ہے وہاں سے خارجی نکلے جھوٹوں نے حضرت علیؑ اور حضرت عثمانؑ کے خلاف بغاوت کی۔

**حدیث قرن الشیطان والی اصلی معنوں میں** : جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے سمجھنے کا ملکہ ہے اور جو حدیث شریف کے نکات و دقات اور رموز سے کامقاً واقف اور آشنا ہیں وہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام پاک پر مغزاً و مختصر ہوتا ہے کیونکہ خیر الكلام ماقول و دل کلام کی غلبی یہی ہے کہ مختصر ہو لیکن مکمل اور پراز مطالب ہو۔ اس اصول کو مد نظر رکھ کر اب احادیث ذیل پر غور کرنے سے حقیقت امر طاہر ہو جائے گی اور طالبان حق پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرق کی جانب بِرَخ فرماتے ہوئے جس قند اور جس شراروں کے خطرات سے ہمیں اطلاع دی دراصل اس اشارہ کا مشاریعیہ عراق اور ہندوستان ہے۔ کیونکہ عراق تو قتوں اور شراروں کی وجہ سے وہ نام پیدا کر چکا ہے کہ شاید ہی دنیاۓ اسلام کے ممالک میں کوئی ایسا بد ترین قند خیز ملک ہو۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے بصہر کے ذکر پر فرمایا کہ بہا خسف و ورجف و قدم و قدم و بیرون قردا و خنازیر (ابوداؤد) یعنی یہاں کے لوگ ایسے شری اور بد اعمال ہوں گے اور ایسے قتلون المراج، بزدل اور ڈھل مل یقین اور ناقابل اعتماد و اعتبار ہوں گے کہ رات کو کچھ خیالات لے کر سوئیں گے اور دن کو کچھ اور ہی بن کر اٹھیں گے، بذر اور سور ہوں گے۔

یا تو علات میں دیوبندی بے فیرت اور مکار یا خل و شبہت میں۔ اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عراق کے لئے دعا نہیں

فرمائی حالانکہ آپ کو بار بار توجہ بھی دلائی گئی کہ حضور! ہماری وہاں سے بستی حاجتیں اور ضرورتیں ہیں۔ بلکہ اس کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے اس ملک کی غداری و فتن پروری کے متعلق کمری کمری باشیں فرمادیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عن الحسن قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بارک لنا فی مدینتنا اللہ بارک لنا فی شامنا اللہ بارک لنا فی یمننا  
فقال رجل يا رسول الله! فالعراق فان فيها میرتنا و فيها حاجاتنا فسكت ثم اعاد عليه فسكت فقال بها يطلع قرن الشيطان و هناك الزلازل  
والفتنه (کنز العمال، جلد: ہجت / ص: ۲۶)

حضرت حسن راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ اور شام و یمن کے لئے دعاۓ برکت فرمائی تو ایک صحابی دست بستے عرض کرنے لگا۔ حضور ﷺ عراق کے لئے بھی دعا فرمائیے کیونکہ وہ ملک ہمارے پوس ہی میں ہے اور ہم وہاں سے غلہ لاتے ہیں اور تجارت وغیرہ اور بست سے ہمارے کاروبار اس ملک سے رہتے ہیں تو آپ خاموش رہے۔ جب اس شخص نے با اصرار عرض کیا تو حضور ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اس ملک سے شیطان کا سینگ طوع ہو گا اور فتنے اور فساد ایسے ہوں گے جن سے امت مرحومہ کے افراد میں ایک زلزلہ ساپیدا ہو جائے گا تو چونکہ رسول اللہ ﷺ نے صاف طور پر صحابہ کے ذہن نشین کرایا تھا کہ عراق ہی فتنے اور باعث فساد فی الامت ہو گا اس لیے یہی وجہ ہے کہ وہ (صحابہ) اور ان کے بعد والے لوگ اور شارحین حدیث جو اپنی دینی انظری اور تحریر علمی اور معلومات کی بناء پر نجد والی حدیث کا اصلی مطلب سمجھ کر عوام کے سامنے پیش کرتے رہے اور انہوں نے ”نجد“ ملک عراق کو قرار دیا۔ جو دراصل ہے بھی۔

میں جیان ہوں کہ آج کل کے لوگ کس قدر تجھ خیال اور متعقب واقع ہوئے ہیں کہ ذرا سے اختلاف پر راضیوں کی سی تبرا بازی پر اتر آتے ہیں اور اپنی اصلاحیت سے بے خبر ہو کر مومنین قاتین و صالحین پر لعنیں بھیجا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ انہی کا ہم خیال شیخ دھلان اپنی کتاب کے ص ۳۶ پر لکھتا ہے۔

”ایسے امر کے سبب سے جس کا ثبوت برائیں سے ہے اہل اسلام کی تکفیر پر اقدام کیسے ہو سکتا ہے (تو پھر کیوں کرتے ہو۔ آہ یقولون با فواہهم مالیس فی قلوبهم) حدیث صحیح میں ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہ کر پکارے گا تو ان میں سے ایک پر یہ بات لوئے گی۔ اگر وہ ایسا ہے جب تو اس پر پڑے گی ورنہ کئنے والے پر۔ اس بارہ میں احتیاط واجب ہے۔ اہل قبلہ میں سے کسی پر حکم کفر ایسے ہی امر کے باعث کیا جائے جو واضح اور قاطع ہو (الدارالسینہ فی روا الوبایہ اردو ص ۳۶)

میں منجب ہوں کہ اتنی میں صراحت کے ہوتے ہوئے پھر یہ لوگ کیوں ”نجد ہائے نجد“ پکارتے ہوئے شیخ محمد بن عبد الوہاب (رحمۃ اللہ علیہ) اور ان کے جانشینوں کو کوس رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو کہ جو نجد فتوتوں کا باعث ہے حقیقت میں وہ عراق ہی ہے اور جو مشرق ہے وہ ہندوستان میں ”دارالکفیر“ برلی ہے۔ کنز العمال میں ”اماکن نذمومہ“ کے تحت میں آتا ہے۔ مسند عمر ابی مجاز قال اراد عمر ان لا یدع مصر اهن الامصار الا اتاه فقال له كعب لا تاتی العراق فان فيه تسعة اعشار الشر (کنز العمال)، یعنی حضرت عمر بن الخطوب نے اپنے مدد حکومت میں تمام ممالک مخصوصہ کا دورہ کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو حضرت کعب نے عرض کیا کہ آپ ہر جگہ جائیں لیکن عراق کی طرف نہ جائیں کیونکہ وہاں تو نوحیے برائی اور شر موجود ہے۔“

(۲) عن ابی الفریس قال قدم علينا عمر ابن الخطاب الشام فقال ابی العراق فقال له كعب الاخبار اعیذك بالله يا امیر المؤمنین من ذلك قال و ما تکرہ من ذلك قال بها تسعة اعشار الشر وكل داء عضال و عصابة الجن و هاروت و ماروت و بهایا خل ابلیس دفرخ۔

ابو اوریں گئے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطوب جب شام میں تشریف فرمایا ہوئے تو آپ نے وہاں سے پھر عراق جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو حضرت کعب احبار نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! خدا کی پناہ وہاں جانے کا خیال تک نہ فرمائی۔ حضرت عمر بن الخطوب نے براہ استغاب اس

مخالفت اور کراہت عراق کا سبب پوچھا تو حضرت کعبؓ نے جواب میں عرض کیا کہ حضور وہل تو نو مسے شر اور فاد ہے۔ سخت سخت بیاریاں اور سرکش اور گمراہ کن جن، ہاروت و ماروت ہیں اور وہی شیطان کا مرکز ہے اور اسی جگہ اس نے اعڑے پنجے دے رکھے ہیں۔“

اللہ اللہ کس قدر پر مفخر کلام ہے جو کھلے کھلے اور صاف الفاظ میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "بہا یطلع قرن الشیطان و هنک الرلازل والفتنه" کی صاف صاف صراحت کر رہے ہیں۔

اگر خود علم نہیں تھا تو کسی الہ علم ہی سے اس حدیث کی تصریح اور مطلب پوچھ لیتے، ماشاء اللہ بخجل اور ہندوستان میں ہزاروں علماء الہل حدیث موجود ہیں۔ (کثر اللہ سوادہم و عم فیوضم) اور پھر اس کو تاہ نظری پر فخر کرتے ہوئے یہ لوگ شار میں حدیث رحمہم اللہ تعالیٰ اجھیں پر لے دے کرتے اور ان پر اعتراضات کرتے اور آوازے کتے ہیں۔

اب ان تصریحات کے ہوتے ہوئے پھر مجذب ہی کو قرن الشیطان کا مطلع رئے جانا کون سا انصاف اور کمال کی حکیم مندی ہے جب کہ مطالعہ حدیث سے یہ صاف صاف علم ہو چکا ہے کہ فتنہ اور شر اور قرن الشیطان عراق ہی سے طوع ہوں گے جہاں بصرہ بغداد اور کوفہ وغیرہ شہر ہیں۔

**قابل غور بات :** یہ ہے کہ ایک طرف تو رسول اللہ ﷺ مجذب کے لوگوں یعنی بو حمیم کی تعریف و توصیف فرماتے ہیں اور ان کو غیور محبہین اور عظیم کا خطاب دے رہے ہیں۔ مستند ابی هریرہ ذکرت القبائل عند رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا يا رسول الله فما تقول في تمیم قال (صلی اللہ علیہ وسلم) یا بی اللہ تعمیم الاخیرا۔ البت الاقدام عظام الہام رجح الاحلام هفتہ حمراء لا يضر من نواها اشد الناس على المجال اخر الزمان (روجالہ ثقات) (کمز العمال، ج: ۶/ ص: ۳۲۳)

"یعنی رسول اللہ کے سامنے قبائل عرب کا ذکر ہو رہا تھا۔ پہلے ہوازن اور بخمار کا تذکرہ آیا پھر لوگوں نے بنی حمیم کے متعلق استفسار کیا تو حضور ﷺ نے الفاظ ذیل میں ان کی تعریف و تکریم فاہر فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے بھتری کو اس قوم کے لئے واجب کر دیا (اللہ اللہ) یہ لوگ (یعنی مجذبی) غیر متزلزل طبائع کے مالک، پہلے سروالے عصل مند با تدبیر کمل سیاست داں اور سرخ نیلہ داں ہیں۔ کوئی طاقت خواہ کتنی ہی تجھ پاکار کرے اور ان کے برخلاف ہر چند پر پہنچنا پہنچلانے ان کا بابل بھی بیکا نہیں کر سکے گی۔ ہل ہل وہ اخیر زمانہ کے مجال پر جو لوگ ان کے برخلاف نہایت متعقب اور ضدی بد اخلاق ہوں گے اور جھڑاؤ اسلام کے دشمن اور فتنہ دوز ہوں گے نہایت سختی سے شعائر اسلام کی پابندی کرتے ہوئے باوجود ہزاروں دھمکیوں اور گیدڑ مھمکیوں کے غالب رہیں گے۔ وظہر امر اللہ و ہم کارہوں۔ یعنی اخیر زمانہ میں مجال کے مقابل بڑے مضبوط اور نذر نہ ڈالتے واملے لوگ ہوں گے۔ ولا یبغالون لومة لائم۔"

غور فرمائیے کہ اخیر زمانہ میں جب کہ حقیقی اسلام کی تعلیم دنیا میں بہت کم ہوگی، جمل و باطل، کفر و شرک، بھرپوری اور قبہ پرستی عام ہو گی۔ قدم قدم پر ایک آدمی لغوش کھائے گا۔ بیصحیح مونتا و یمسی کافرا اور وہ زمانہ ہو گا جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ من تمسک بستنی عند فساد امتی فلہ اجرمانہ شہید۔ یعنی "اس وقت جو سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل ہیجرا ہوں گے ان میں کاہر ایک درجہ میں سو شہید کے برابر ہو گا۔" غور کریں کہ ایسے زمانے میں جن لوگوں کی رسول اللہ ﷺ تعریف فرمائیں کہ اخیر زمانہ میں مجال پر بہت سخت ہوں گے۔ بھلا اللہ کے ہاں ان کی کمال سکن قدر ہوگی اور وہ کس عالی رتبہ کے لوگ ہوں گے۔

یہ امر محتاج بیان نہیں ہے اور ہر ایک مخالف مطابق اس بات کا قائل ہے کہ موجودہ الہل مجذب اور مجدد اسلام شیخ محمد بن عبد الوہاب نور اللہ مرقدہ بنی حمیم ہی سے ہیں۔ اور اب موجودہ سلطان ایہ اللہ بنصرہ اور ان کی قوم مجذبی بھی بنی حمیم ہی سے ہیں ان کا زبردست معانہ و حلال لکھتا ہے کہ "یہ بات صراحت سے معلوم ہو چکی ہے کہ یہ مغورو (یعنی محمد بن عبد الوہاب رحلیجی) حمیم سے ہے۔" اور سید علی جلاء الظلام میں لکھتا ہے۔ "یہ مغورو محمد بن عبد الوہاب قبلیہ بنی حمیم سے ہے۔ نیز مولوی قطب الدین فرجی محل لکھنؤ واملے بھی

اپنے رسالہ "آشوبِ نجد" میں حتمیم کرتے ہیں کہ "شیخ محمد بن عبد الوہاب انار اللہ برہانہ قبیلہ بنی تمیم میں سے ہیں" اس کے ملاوہ تاریخی طور پر بھی یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ نجدی قوم بنی تمیم میں سے ہے۔ ان حالات کے بعد غور فرمائیے کہ حدیث میں اس قوم کو رسول اللہ ﷺ نے کس بلند پایہ کی قوم فرمایا کہ:

عن ابی هریرہ قال مازلت احباب بنی تمیم مذکوراً سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول فيهم هم اشد امتی على الدجال و قال وجاءت صدقاتهم فقال هذه صدقات قومنا و كانت سبة منهم عند عائشة فقال اعنيتها فانها من ولد اسماعيل (تخاری احمدی، ص: ۲۳۵) "ابو ہریرہ جیسے جلیل القدر صحابی فرماتے ہیں کہ بھائی میں تو بھائی تمیم کو برا عنزیر رکھتا ہوں۔ اس کی وجہات ذیل ہیں۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا کہ یہ لوگ میری تمام امت میں سے دجال پر سخت ہوں گے۔

(۲) جب بنو تمیم کی زکوٰۃ کامان بمحروم ہو کر آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ آج ہماری قوم کے صدقات آئے ہیں۔

(۳) یہ لوگ (نجدی) اولاد اساعیل ﷺ میں سے ہیں۔ ثبوت یہ ہے کہ عائشہ صدیقہؓ بنی تمیم کے پاس ایک نجدی لوٹڈی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو جب علم ہوا آپ نے فرمایا۔ عائشؓ! اسے آزاد کرو کے کیونکہ یہ اولاد اساعیل ﷺ میں سے ہے۔"

اب غور فرمائیں کہ ایک طرف تو آخر حصہ ﷺ نے نجدیوں کو اولاد اساعیل سے فرمایا۔ کچھ مسلمان، عتل مند، مدبر اور باسیست کا خطاب دیا۔ وہاں کے لوگوں کو جنت کی بشارت دی۔ جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اهل نجد فاذہ هو یسئل عن

الاسلام فقال صلی اللہ علیہ وسلم من سره ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلينظر الی هذه

لیکن ایک نجدی نے رسول اللہ ﷺ سے چند سوالات کئے اور ان کے جوابات تسلی بخش پاکر جب جارہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں شخص جتنی آدمی کو دیکھ کر خوش ہوتا چاہے وہ اس نجدی کو دیکھ لے۔

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اسی زبان سے رسول اللہ ﷺ اس قوم کی ذمۃ فرمائیں اور اس قوم کو قرن الشیطان سے تعمیر فرمائیں اور ان کے لئے دعا نہ فرمائیں (خدارا الصاف) کہ ان رکی خفیوں بریلویوں، رضاویوں، دیداریلوں اور جماعتیوں (هداہم اللہ الی صراط مستقیم) نے رسول اللہ ﷺ کی بھی عزت اور بھی قدر کی کہ پیک کے سامنے عیاں کر دیا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) ایک طرف تو ایک شخص کی منہ پر تعریف فرماتے تھے اور جب وہ چلا جاتا پھر ذمۃ اور اس کے لئے بد دعا۔ آہ ثم آہ۔ فما لہو لاء القوم لا يکادون يفقهون حدیثا۔ (الاصف۔ الصاف)

### باب سورہ انبیاء میں اللہ کا فرمان

#### ۵۸ - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :

هُوَ نَصِيبُ الْمَوَازِينَ الْقِسْنَطُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ  
وَأَنَّ اغْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوزَنُ، وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ: الْقِسْنَطُ أَعْدَلُ بِالرُّوْمِيَّةِ وَيَقَالُ  
الْقِسْنَطُ: مَصْدَرُ الْقِسْنَطِ وَهُوَ الْعَادِلُ،  
وَأَمَا الْفَاقِسِطُ: فَهُوَ الْجَانِبُ.

"اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازوں میں رکھیں گے اور آدمیوں کے اعمال اور اقوال ان میں تو لے جائیں گے۔ مجہد نے کہا کہ قسطاس کا لفظ جو قرآن شریف میں آیا ہے رومی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ترازو کے ہیں قسط بالکسر مصدر ہے مقصط کا، مقط کے معنی عادل اور منصف کے ہیں اور سورہ جن میں جو قاسطون کا لفظ آیا ہے وہ قسط کی جمع ہے مراد ظالم اور گنگہار ہیں۔

**لشیخ** حضرت امام تخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں میزان یعنی اعمال کے تو لے جانے کا اثبات کیا ہے۔ اہل سنت کا اس پر اجماع ہے اور محققہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ افعال یا اقوال خود تو لے جائیں گے یا ان کے دفتر۔ بعضوں نے کہا کہ قیامت میں اعمال اور افعال مجسم نظر آئیں گے تو ان کے خود تلنے سے کیا مانع ہے۔ میزان کے ثبوت میں بہت سی